جماعت اسلامی ہند
کی تعلیمی خدمات

(۱۹۴۸ تا ۲۰۱۷ء)

مرتب
محمد اشفاق احمد
(سابق سکریٹری شعبۂ تعلیم جماعتِ اسلامی ہند)

ترتیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

جماعت اسلامی ۱۹۴۱ء میں اپنی تاسیس اور ۱۹۴۸ء میں اپنی تشکیل نو کے ہر دو ادوار میں ملک وملت کی تعلیم کے سلسلے میں مخلصانہ طور پر کوشاں رہی ہے۔ ۱۹۳۶ء اوراس کے بعد مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اسلام کے تعلیمی نظریات کے مطابق ابتدا سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک کا ایک خاکہ پیش کیا۔ اس کی تفصیلات 'تعلیمات' نامی کتاب میں موجود ہیں جس میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے مضامین، نصابی خاکوں اور جماعتِ اسلامی کی ابتدائی کوششوں کو یکجا کر کے شائع کر دیا گیا ہے۔ جماعتِ اسلامی ہند کی تشکیل نو کے بعد اُس نے ابتدائی اٹھارہ بیس برسوں میں تعلیم کے میدان میں جو کوششیں کی ہیں اُن کی تفصیلات 'جماعتِ اسلامی ہند اور دینی تعلیمی تحریک' نامی کتابچہ میں مل جاتی ہیں جس کو مشہور ماہر تعلیم اور قیم جماعت اسلامی ہند جناب افضل حسینؒ نے مرتب کیا تھا۔ اس کے بعد اسی کتاب کو چند حواشی کے اضافے کے ساتھ ۱۹۹۲ء میں 'جماعتِ اسلامی ہند کی تعلیمی کاوشیں' کے نام سے شائع کیا گیا۔ لیکن اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی تھی کہ جماعت اسلامی ہند کی گزشتہ ۶۴ سالہ تعلیمی خدمات کا ایک تعارف نامہ ترتیب دیا جائے۔ سابق امیر جماعتِ اسلامی ہند ڈاکٹر محمد عبدالحق انصاری مرحوم عرصے سے اس طرف متوجہ تھے۔ اور انھوں نے اپنی نگرانی میں پہلے کچھ کام کرایا بھی تھا۔ برادر جاوید احسن فلاحی (علی گڑھ) نے کچھ ابتدائی کام کیا تھا۔ اُس کے بعد جناب محمد عبدالقیوم (مہاراشٹر) سابق سکریٹری نے جماعتِ اسلامی ہند کی تاریخ مرتب فرمائی تھی۔ اس مسوّدے سے بھی استفادہ کیا گیا۔ ضرورت اس بات کی محسوس کی گئی کہ جماعت نے اس دوران جو نمایاں تعلیمی خدمات انجام دی ہیں ان کا اجمالاً تذکرہ ہو جائے۔ ضخامت کے ڈر سے بہت زیادہ جزوی تفصیلات سے گریز کیا گیا ہے۔

اس کام میں رفیق شعبۂ تعلیمات محترم ابوالمجاہد زاہدؔ مرحوم کی رہ نمائی بھی جگہ جگہ کام آئی۔ موصوف خود بھی ایک طویل عرصے تک مرکزی درس گاہ رام پور کی تعلیمی سرگرمیوں سے قریب رہے اور ۱۹ سال وہاں تدریسی خدمات بھی انجام دیں۔ پیرانہ سالی کے باوجود آپ نے مسوّدے کو ازاوّل تا آخر دیکھا اور زبان و بیان کے لحاظ سے بہت سی اصلاحات کیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کو غریقِ رحمت کرے۔

شعبۂ تعلیمات کے رفیق برادر محمد شفیق عالم ندوی نے بھی مواد اور حوالوں کی تلاش میں پورا تعاون کیا۔ اسی طرح مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز کے اسٹاف، منیجر سید عتیق الرب، پروڈکشن منیجر جناب محمد نیر نے بہت تیزی سے طباعت اور برادر محمد رضوان نے کمپوزنگ کے مراحل سے گزارا۔ اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کی خدمات قبول فرمائے اور کتاب کو ہر طرح مفید بنائے۔ آمین

دہلی

۱۱؍صفر ۱۴۲۶ھ — محمد جعفر

مطابق ۲۲؍مارچ ۲۰۰۵ء — قیم جماعت اسلامی ہند

نظر ثانی شدہ ایڈیشن ۲۰۱۸ء

اشاعت دوم ۲۰۰۹ء کے بعد اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ اس کتاب کے تیسرے ایڈیشن کی اشاعت کے موقع پر اس دوران جماعت اسلامی ہند کی تعلیمی سرگرمیوں میں جو اضافہ ہوا ہے، ان کو کتاب میں شامل کر دیا جائے۔ ان سرگرمیوں کا تعلق بالخصوص مرکزی شعبۂ تعلیم کی سرگرمیوں سے ہے۔ مسودہ کی تجدید اور معلومات کی تصحیح برادر انعام اللہ فلاحی معاون شعبۂ تعلیم نے تعاون کیا۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس کوشش کو مفید بنائے۔ آمین

دہلی — محمد اشفاق احمد

۱۷؍جنوری، ۲۰۱۸ — (سابق سکریٹری شعبۂ تعلیم)

جماعت اسلامی ہند کی تعلیمی خدمات

تمہید

ہر نظریاتی تحریک کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے نظریۂ زندگی کے مطابق لوگوں کے طرز زندگی کو ڈھالے، بالخصوص اپنی نوخیز نسلوں کی تعلیم وتربیت کے لیے وہ اپنے نظریہ کے مطابق نظام تعلیم وتربیت وضع کرے۔ اسلام ایک جامع نظام زندگی ہے۔ اس کا بھی اپنا ایک مخصوص نظام تعلیم ہے۔ جماعت اسلامی، جو اسلام کے غلبہ واقامت کے لیے نصف صدی سے زائد عرصے سے جدوجہد کررہی ہے اس نے گزشتہ ۷۰ برسوں میں تعلیم کے میدان میں جو نمایاں کوششیں کی ہیں، ذیل کے صفحات میں ان کا ایک اجمالی تعارف پیش کیا جارہا ہے۔

اسلام کا نظریۂ تعلیم

اسلام کا انسان وکائنات کے بارے میں نقطۂ نظر یہ ہے کہ اس کائنات کا خالق ومالک اور حاکم اللہ ہے اور انسان کی حیثیت اس کے نائب اور خلیفہ کی ہے۔ اس لیے انسان کے لیے صحیح بات یہی ہے کہ وہ اپنے خالق ومالک کی منشا کے مطابق کائنات کے انتظام کو چلا کر نیابت کا حق ادا کرے۔ انسانوں کے خالق ومالک نے اپنی مرضیات اور اپنے پسندیدہ طریقۂ زندگی کی رہ نمائی اپنے انبیا کے ذریعے سے ہر دور میں فرمائی۔ اس سلسلے کی آخری کڑی حضرت محمد مصطفی ﷺ ہیں

جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل فرمائی۔ اب انسانوں کے لیے صحیح رویہ یہی ہوگا کہ وہ آخری رسول حضرت محمد ﷺ کے اسوۂ زندگی کو اپنے لیے رہ نما مان کر خدا کی مرضی کو اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں نافذ کریں اور دنیا و آخرت کی کامیابیوں کو اپنے لیے یقینی بنائیں۔

اسلام کے ان اساسی تصورات کی روشنی میں تعلیم کے بارے میں اسلام کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ انسانوں کو اس طرح کی تعلیم دی جائے کہ وہ اس دنیا میں نیابت الٰہی کا فریضہ بہ خوبی انجام دے سکیں۔ کائنات کی ان بنیادی حقیقتوں کا عرفان حاصل کرنے اور ان کو مان لینے کے بعد خدا کی مرضی کے مطابق کائنات کی تمام چیزوں کو خدا کے دیے ہوئے اختیارات کے دائرے میں رہتے ہوئے استعمال کر سکیں۔ اس طرح اسلام کے نقطۂ نظر کے مطابق علم کا دائرہ بہت وسیع ہو جاتا ہے۔

جماعت اسلامی کی کوششیں

مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی علیہ الرحمہ نے اگست ۱۹۴۱ء میں، جماعت اسلامی کی تشکیل سے چند سال پہلے ہی ماہ نامہ ترجمان القرآن کا از سر نو اجرا کر کے اسلامی بنیادوں پر سماج کی تشکیل جدید کے لیے جہاں اجتماعی جدو جہد پر ابھارا تھا وہیں رائج الوقت نظام کا مختلف پہلوؤں سے تحلیل و تجزیہ کر کے اس کے حسن و قبح کو بھی واضح کیا تھا۔ کسی ملک میں اس کی نوخیز نسلوں کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر نظام تعلیم کی جو کچھ اہمیت ہے اس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ چناں چہ مولانا مودودیؒ نے صراحت کے ساتھ اگست ۱۹۳۶ء میں اور اس کے بعد 'ہمارے نظام تعلیم کا بنیادی نقص'، 'مسلمانوں کے لیے جدید تعلیمی پالیسی اور لائحہ عمل' اور 'نیا نظام تعلیم' وغیرہ موضوعات پر علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی اور ندوۃ العلما لکھنو کے نصاب ہائے تعلیم میں اصلاح و تبدیلی کے ذیل میں اظہار خیال فرماتے ہوئے یہ بات واضح کی تھی کہ دنیا کی امامت و قیادت کے جس منصب جلیلہ پر امت مسلمہ کو فائز کیا گیا ہے، اس کے لیے مروّج نظام تعلیم بالکل غیر موزوں ہے۔

جماعت اسلامی اپنی تشکیل کے ساتھ ہی اس نئے نظام تعلیم و تربیت کی صورت گری

کے لیے فکر مند ہوگئی۔ چناں چہ ۱۴/ اگست ۱۹۴۴ء کو دارالاسلام پٹھان کوٹ میں نئے نظام تعلیم کی تشکیل کے لیے باقاعدہ مجلس تعلیمی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مولانا مرحوم نے اس نئے نظام تعلیم کا پورا خاکہ پیش کیا تھا، جو اعلیٰ، ثانوی اور ابتدائی تعلیم کے معیارات مطلوبہ پر مشتمل تھا۔ مجلس تعلیمی نے اس ضمن میں ابتدائی قدم بھی اٹھایا اور اساسی تعلیم کی درس گاہ بھی قائم کردی گئی۔ دارالاسلام میں جو کارکن اپنے کنبوں کے ساتھ آبسے تھے، ان کے بچے اس درس گاہ کے ابتدائی طالب علم تھے۔ عبدالجبار غازی صاحب اس کے انچارج تھے۔ بچوں کی تعلیم کی ذمّہ داری ابتدا میں محمد حامد صاحب کے سپرد تھی۔ پھر سید نقی علی صاحب بھی معلم کی حیثیت سے آگئے۔ یہ دونوں اصحاب تعلیم و تدریس کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ محدود ذرائع کے ساتھ محدود دائرے میں رہتے ہوئے انھوں نے اپنے اس تجربے سے بھرپور کام لیا۔ جو چند طلبہ ان کے زیر تعلیم تھے ان کی تعلیم اور ان کی فکری و اخلاقی تربیت میں ہمہ تن مصروف ہوگئے۔ مقصد کی راہ میں، ایک متعین منزل کو نظر میں رکھتے ہوئے جدید خطوط پر تعلیم و تدریس کا یہ اوّلین تجربہ تھا۔ سید نقی علی اس تجربے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ’’درس گاہ کی ابتدا جولائی ۱۹۴۶ء میں باقاعدہ ہو چکی تھی۔ میں اور محمد حامد صاحب اس ابتدائی درس گاہ کے مدرس تھے۔ غازی صاحب عمومی ناظم بھی تھے اور ناظم درس گاہ بھی۔ غازی صاحب اور مولانا مودودی صاحب کے مشورے سے نظام الاوقات، نصاب تعلیم، زائد از نصاب مصروفیات، کھیل اور تفریح کے سلسلے شروع کیے گئے تھے۔ بچوں میں ابتدائی ادبی تحریریں لکھنے کا ذوق پیدا کرنے کے لیے ’نور‘ کے نام سے ایک دیواری اخبار بھی جاری کیا گیا۔‘‘

یہ نظام تعلیم ابھی صورت گری کے مرحلے ہی میں تھا کہ اگست ۱۹۴۷ء میں ملک دو حصوں (ہند و پاک) میں تقسیم ہوگیا۔ جماعت اسلامی کا نظم بھی الگ الگ ہوگیا۔ ۲۰/ اپریل ۱۹۴۸ء کو بھارت میں موجود ارکان جماعت نے بھارت کے لیے علٰحدہ جماعت کی تشکیل کا فیصلہ کیا۔

جماعت اسلامی ہند کی پیش رفت

جماعت اسلامی ہند نے روز اول ہی سے اپنی سرگرمیوں میں اس امر کو بہت اہمیت دی کہ اسلام کو جس طرح کی تعلیم وتربیت مقصود ہے اس کی تشکیل کی کوشش کی جائے۔ چناں چہ ۲۸ر ستمبر ۱۹۴۸ء کو نوتشکیل شدہ نصاب کمیٹی کا اجلاس رام پور میں منعقد ہوا جس میں ابتدائی تعلیم کا خاکہ مرتب کیا گیا۔ اور یکم ربیع الاول ۱۳۶۸ھ (۱۹۴۹ء) کو ۲۱ طلبہ سے اس نئے نصاب تعلیم کے تحت ایک ماڈل درس گاہ کے طور پر مرکزی درس گاہ جماعت اسلامی ہند کا افتتاح عمل میں آیا۔ جناب افضل حسین صاحب جو اس وقت ضلع جھانسی (یوپی) کے ٹیچرس ٹریننگ کالج میں وائس پرنسپل کی حیثیت سے کام کر رہے تھے اور جلد ہی پرنسپل کے عہدے پر فائز ہونے والے تھے، اس ابتدائی مرکزی درس گاہ کے ناظم مقرر کیے گئے۔ اور درس گاہ کو ہمہ جہتی ترقی دینے کے لیے کوشاں رہے، افضل حسین صاحب ۱۱ سال تک درس گاہ کے ناظم رہے بعد میں وہ جماعت اسلامی ہند کے معاون قیم (۱۹۶۰ء تا ۱۹۷۳ء) اور قیم (۱۹۷۳ء تا ۱۹۹۰ء) مقرر کیے گئے۔ اسی طرح جناب محمد شفیع مونس بھی مرکزی درس گاہ میں معلم کی حیثیت سے بلائے گئے۔ مونس صاحب اس وقت دہلی کے مشہور تعلیمی ادارے اینگلو عربک اسکول میں استاد کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ مرکزی درس گاہ جماعت اسلامی کا اجمالی نصابی خاکہ ۱۹۴۸ء میں جن خطوط پر مرتب ہوا تھا۔ انہی خطوط پر ۱۹۶۰ء میں تفصیلی نصاب تعلیم مرتب ہوا اور اس کے بعد ۱۹۷۹ء اور ۱۹۹۰ء میں بعض مضامین کے نصاب پر نظر ثانی کی گئی اس کے بعد ۲۰۰۰ء میں پھر تفصیلی تبدیلیوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔

نصاب تعلیم اور درسی کتب کی تیاری

۱۹۴۹ء میں ایک نئے نظام اور نئے نصاب کے تحت قائم درس گاہ کے سامنے سب سے بڑا چیلنج یہ تھا کہ وہ اپنے مقاصد کے مطابق درسی کتب تیار کرے۔ مروّجہ درسی کتب اس قابل نہ تھیں کہ انھیں قبول کرلیا جاتا۔ ان کتابوں کا سب سے بڑا نقص یہ تھا کہ ان میں خدا پرستی،

اخلاقی اقدار کی پاس داری اور اپنے اعمال کے لیے کسی بالاتر قوت کے سامنے جواب دہی کا کوئی تصور نہ تھا۔ تعلیم کو دینی اور دنیوی دو حصوں میں تقسیم کرنے کا جو عمل یورپ میں ایک خاص پس منظر میں شروع ہوا تھا۔ اس کا اثر ان ممالک میں بھی پڑا جو یورپی ممالک کے زیر تسلط تھے۔ یورپ نے کلیسا کے جبر و استبداد کے مقابلے میں مذہب کو اجتماعی زندگی سے یہ کہہ کر بے دخل کر دیا تھا کہ مذہب ہماری علم و تحقیق کی راہ کا روڑا ہے۔ چناں چہ اس تصور کو انھوں نے اپنے نظام تعلیم میں بھی سمو دیا۔ ہندستان بھی اس وقت چوں کہ برطانوی استعمار کے غلبہ سے نیا نیا آزاد ہوا تھا، اس نے بھی اپنی تشکیل نو کے لیے ایک ایسے نقطۂ نظر کو اختیار کر لیا جس میں خدا اور مذہب کا اجتماعی زندگی میں کوئی کردار نہیں تھا۔ اس لیے ملک کے آئندہ تعلیمی نظام کے رنگ ڈھنگ کا اندازہ کرنا کچھ دشوار نہ تھا۔

ان حالات میں مرکزی درس گاہ جماعت اسلامی ہند نے اپنے ناظم جناب افضل حسین کی نگرانی میں اپنے مقاصد کے مطابق درسی کتابوں کی تیاری کا سلسلہ شروع کیا اور پرائمری سطح کی تمام مضامین کی درسی کتابیں اور معاون کتب تیار کرائی گئیں، جن کی تعداد نوے (۹۰) کے قریب ہے۔ ان درسی کتابوں پر چند سال کے بعد نظر ثانی کا اہتمام بھی کیا گیا۔ ۱۹۹۰ء سے ''شعبۂ تعلیم و درسیات'' کے قیام کے بعد درسی کتب میں مسلسل نظر ثانی، حذف و اضافہ، نئی درسی کتابوں کی تیاری، ہندی، انگریزی اور دیگر علاقائی زبانوں میں ان کی منتقلی کا کام ہو رہا ہے۔ یہ درسی کتابیں اردو، اسلامیات، ہندی، ریاضی، تاریخ، جغرافیہ، علم شہریت سائنس، عربی اور انگریزی مضامین پر مشتمل ہیں جن کی ایک فہرست دی جا رہی ہے۔

مجوّزہ نصابی کتب بہ صراحت درجات

نمبرشمار	درجہ	اردو	ہندی	انگریزی	ریاضی	سائنس	علم شہریت	تاریخ	جغرافیہ	اسلامیات	عربی/ناظرہ
۱	پری پرائمری	منی کتاب		ABC						اسلامیات (نرسری، جونیئر کے جی، سینیئر کے جی)	
۲	اوّل	ہماری کتاب اول قاعدہ نستعلیق	ہماری پوتھی اول	-	جدید آسان ریاضی (اوّل)					اسلامیات اوّل	تیسیر القرآن قاعدہ وسہل قرآنی قاعدہ
۳	دوم	ہماری کتاب دوم منی کہانیاں	ہماری پوتھی دوم		جدید آسان ریاضی (دوم)	ہم اور ہمارا ماحول حصہ اوّل				اسلامیات دوم	ناظرہ قرآن مجید
۴	سوم	ہماری کتاب سوم پیاری نظمیں حصہ اوّل اخلاقی کہانیاں اول	ہماری پوتھی سوم		جدید آسان ریاضی (سوم)	ہم اور ہمارا ماحول حصہ دوم			ہماری دنیا اول	سچا دین اوّل	ناظرہ قرآن مجید
۵	چہارم	ہماری کتاب چہارم پیاری نظمیں حصہ دوم اخلاقی کہانیاں دوم	ہماری پوتھی چہارم		جدید آسان ریاضی (چہارم)	ہم اور ہمارا ماحول حصہ سوم			ہماری دنیا دوم	سچا دین دوم	ناظرہ قرآن مجید

(۱) نوٹ: 'سچا دین' اسلامیات کا یہ سیٹ جو چار حصوں پر مشتمل ہے۔ اردو کے علاوہ ہندی اور انگریزی میں بھی ہے۔

نمبرشمار	درجہ	اردو	ہندی	انگریزی	ریاضی	سائنس	علم شہریت	تاریخ	جغرافیہ	اسلامیات	عربی
۶	پنجم	ہماری کتاب پنجم ہمارے نغمے حصہ اوّل اخلاقی کہانیاں سوم	ہماری پوتھی پنجم		جدید آسان ریاضی (پنجم)	ہم اور ہمارا ماحول حصہ چہارم			ہماری دنیا سوم	سچادین سوم	منہاج العربیہ اوّل
۷	ششم	ہماری کتاب ششم ہمارے نغمے حصہ دوم اخلاقی کہانیاں چہارم	ہماری پوتھی ششم			سائنس پنجم	علم شہریت درجہ ششم	جدید آئینۂ تاریخ اول	جغرافیہ درجہ ششم	سچادین چہارم	منہاج العربیہ دوم
۸	ہفتم	ہماری کتاب ہفتم					علم شہریت درجہ ہفتم	جدید آئینۂ تاریخ دوم	جغرافیہ درجہ ہفتم	دینیات فقہ اسلامی، رحمت عالم، خلافت راشدہ (منتخب ابواب)	تعلیم النحو اوّل، دوم (منتخبات) اسباق النحو اول، دوم (منتخبات) عربی کا معلم اول
۹	ہشتم	ہماری کتاب ہشتم								دینیات فقہ اسلامی رحمت عالم خلافت راشدہ (منتخب ابواب)	تعلیم النحو اوّل، دوم (منتخبات) اسباق النحو اول دوم (منتخبات) عربی کا معلم دوم

نمبرشمار	درجہ	اردو	ہندی	انگریزی	ریاضی	سائنس	علم شہریت	تاریخ	جغرافیہ	اسلامیات	عربی
۱۰	نہم	ہماری کتاب نہم									عربی کا معلم سوم
۱۱	دہم	ہماری کتاب دہم (زیر طبع)									عربی کا معلم چہارم

درسی کتب کی خصوصیات

ان درسی کتابوں کی یہ خصوصیت ہے کہ ان میں جہاں اسلامی نقطۂ نظر کو کلیدی حیثیت دی گئی ہے وہیں زبان و بیان اور مواد کو سلیس، آسان، سادہ اور دل چسپ بنا کر بچوں کے ذوق و رجحان اور ان کی نفسیات کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا۔ تعلیم کی جدید ٹیکنیک اور تدریج کے تقاضوں کو بھی ہر قدم پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ان سب چیزوں نے ان درسیات کو دوسری مروجہ درسی کتابوں کے مقابلے میں کافی مقبول بنا دیا ہے۔ ان کتابوں کے بے شمار ایڈیشن اب تک شائع ہو چکے ہیں۔

اردو زبان

(ا) ہماری کتاب

درسیات کا سب سے زیادہ مقبول سلسلہ اردو کی 'ہماری کتاب' کا سیٹ ہے جو قاعدہ نستعلیق کے علاوہ چھے حصوں پر مشتمل ہے۔ ان کتابوں کے متنوع مضامین، دل چسپ کہانیوں، بامقصد مکالموں، پہیلیوں، لطائف اور شگفتہ منظومات نے بچوں کے لیے انھیں ایک دل چسپ کھلونا بنا دیا ہے۔ ابتدائی درجات کی عبارتوں اور جملوں میں پائے جانے والے صوتی آہنگ اور الفاظ کی تکرار نے ایسا حسن پیدا کر دیا کہ بچے سبق کے سبق فر فر سنا دیتے ہیں۔ قاعدہ نستعلیق جناب شوکت علی صاحب کا مرتب کردہ ہے اور ہماری کتاب اوّل تا ششم کو جناب افضل

حسین صاحب نے آج سے تقریباً ۵۷ سال پہلے مرتب فرمایا تھا۔ ۱۳۷۰ھ میں اس سلسلے کا پہلا حصہ منظر عام پر آیا اور حصہ ششم ۱۳۷۸ھ میں شائع ہوا۔ اس لیے اردو کے سیٹ سے دینی ضرورتوں کی بھی تکمیل کی گئی۔ اس سے لگ بھگ دس سال کے بعد افضل حسین صاحب نے اسلامیات کا سیٹ 'سچا دین' کے نام سے مرتب کیا۔ موصوف نے ۱۹۸۷ء میں راقم الحروف کے سامنے اس خیال کا اظہار فرمایا تھا کہ اردو کے سیٹ پر نظر ثانی کے دوران میں زبان دانی کے پہلو پر مزید توجہ کرنی چاہیے اور متنوع موضوعات کا احاطہ کیا جانا چاہیے۔

ہماری کتاب کے اس سلسلے کو از سرِ نو تیار کیا جا رہا ہے۔ ان میں اسباق کے ساتھ نئی مشقوں کا بھی اس نقطۂ نظر سے اضافہ کیا گیا ہے کہ مواد سبق طلبہ و طالبات کے ذہن میں اچھی طرح راسخ ہو جائے۔ اب تک ہماری کتاب قاعدہ کے علاوہ ۸ مزید کتابیں نئے سرے سے ۲۰۱۷ء تک شائع ہو چکی ہیں۔ نئی اشاعت کے دوران میں [illegible] بات کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ کتابوں کا سائز بڑا کر دیا جائے۔ چناں چہ اب یہ کتابیں $\frac{20\times30}{8}$ (میگزین) سائز پر شائع ہو رہی ہیں۔

آئندہ اس سلسلے کو بڑھا کر جماعت دہم تک اردو کتابوں کی اشاعت پیش نظر ہے۔

(ب) تعمیری ادب نظم ونثر

ہائی اسکول کے درجات کے لیے تعمیری ادب نظم ونثر کے نام سے دو کتابیں شائع کی گئی ہیں جو ثانوی اور اس کے اوپر کے درجات کے طلبہ کے علاوہ ادب پسند قارئین کے لیے بھی معیاری ادب فراہم کرتی ہیں۔ تعمیری ادب نظم کی اشاعت ۱۹۷۲ء میں اور نثر کی اشاعت ۱۹۸۴ء میں ہوئی۔ مدارس اور جدید تعلیمی درس گاہوں کے اعلیٰ درجات کے طلبہ و طالبات کے لیے یہ ایک مفید سیٹ ہے۔

(ج) منّی کتاب

پری پرائمری اسکولوں کے رواج پا جانے کی وجہ سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ اردو زبان کے حروف تہجی کی پہچان کے لیے کوئی باتصویر اور دیدہ زیب رنگین کتاب بچوں کے لیے شائع کی جائے۔ افضل حسین صاحب کی مرتبہ 'منّی کتاب' اس ضرورت کو پورا کرتی ہے جس

سے طلبہ دس تک گنتی بھی سیکھ لیتے ہیں۔ ۱۹۷۲ء سے اس کتاب کے بے شمار ایڈیشن شائع ہوکر مقبول عام ہو چکے ہیں۔ اس کتاب کی نظر ثانی کے بعد اشاعت عمل میں آ رہی ہے۔

(د) قاعدہ (بچیوں کی کتاب)

بچیوں کے ذوق، نفسیات اور ان کی مخصوص دل چسپیوں کی رعایت کرتے ہوئے ڈاکٹر ابن فرید صاحب نے ان کے لیے قاعدہ کے نام سے ترتیب دیا ہے۔ اس کا اولین ایڈیشن ذی الحجہ ۱۳۷۴ھ میں شائع ہوا تھا۔ اب برابر یہ قاعدہ شائع ہو رہا ہے۔ پہلی کتاب ربیع الاول ۱۳۷۶ھ میں شائع ہوئی تھی۔

معاون کتب

بچوں کی ذہن سازی میں معاون کتب (Supplementary readers) کا کردار مسلّمہ ہے۔ یہ کتابیں جہاں بچوں کے ذخیرۂ الفاظ کو بڑھاتی ہیں وہیں یہ اُن کی معلومات میں اضافہ، ذہن سازی اور مطالعہ کی عادت بھی پیدا کرتی ہیں۔ اس نقطۂ نظر سے درج ذیل کتب مختلف درجات کے لحاظ سے اردو زبان کے ساتھ پڑھانے کے لیے تیار کی گئی ہیں۔

درجہ دوم: منی کہانیاں (از افضل حسین) یا معلوماتی کہانیاں (ڈاکٹر ابن فرید)

درجہ سوم: آسان کہانیاں از افضل حسین

اخلاقی کہانیاں: اوّل یا موتیوں کا ہار: حصہ اوّل (بچیوں کے لیے)

پیارے رسولؐ از افضل حسین

پیاری نظمیں اوّل از افضل حسین

درجہ چہارم: (۱) اخلاقی کہانیاں: دوم یا موتیوں کا ہار: حصہ دوم از افضل حسین (بچیوں کے لیے)

(۲) پیاری نظمیں دوم از افضل حسین

(۳) ہادیٔ اعظم ازابوخالد

درجہ پنجم: (۱) اخلاقی کہانیاں سوم یا موتیوں کا ہار سوم ازافضل حسین (بچیوں کے لیے)

(۲) ہمارے نغمے اوّل ازافضل حسین

(۳) ہادیٔ اعظم دوم ازابوخالد

درجہ ششم: (۱) اخلاقی کہانیاں چہارم یا موتیوں کا ہار چہارم ازافضل حسین (بچیوں کے لیے)۔

(۲) ہمارے نغمے دوم ازافضل حسین

اسلامیات

(۱) سچا دین

نوعمر طلبہ و طالبات کو اسلام کے بنیادی عقائد، ارکانِ اسلام، عبادات، اوراذکار سے روشناس کرانے کے لیے، سیرت رسولؐ، سیرتِ انبیا، سیرت خلفائے راشدین، اصحابِ رسول، فقہائے امت، محدثین اور صلحائے امت کے حالات سے واقفیت بہم پہنچانے کے لیے 'سچا دین' کے نام سے چار حصوں پر مشتمل ایک مفید اور دل چسپ سیٹ تیار کیا گیا ہے۔ پہلے دو حصے جناب افضل حسینؒ کے مرتب کیے ہوئے ہیں، تیسرا اور چوتھا حصہ مولانا محمد یوسف اصلاحی نے ترتیب دیا ہے۔ ۱۹۶۱ء سے اس کے اب تک بے شمار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ سچّا دین کے اس سلسلے کی خصوصیت یہ ہے کہ طلبہ و طالبات کو مذکورہ بالا موضوعات پر اُن کی عمر، ذوق، دل چسپی، ذہنی سطح اور نفسیات کی رعایت کے ساتھ تدریجاً معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ دین کے بنیادی تصورات و عقائد کو موثر ڈھنگ سے راسخ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سچا دین کا یہ سیٹ ہندی اور اب انگریزی زبان میں بھی منتقل کر دیا گیا ہے۔ اب ان حصوں کو میگزین سائز پر جدید مشقوں کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ دیگر علاقائی زبانوں میں بھی اس کے مختلف حصے شائع ہو چکے ہیں۔

پری پرائمری درجات کے لیے زبانی تعلیم دی جاتی تھی اب ان درجات کے لیے بھی پانچ کتابیں (اسلامیات نرسری، جونیر کے جی، سینیر کے جی، اوّل اور دوم) تیار کی گئی ہیں۔

(ب) پرائمر آف اسلام

انگریزی ذریعۂ تعلیم سے پڑھنے والے طلبہ اور دیگر لوگوں کے لیے جو اسلام کے بنیادی عقائد اور ارکان سے واقفیت حاصل کرنا چاہیں Primar of Islam کے نام سے تین حصوں پر مشتمل ایک سیریز تیار کی گئی ہے جو:

1- First Primar of Islam
2- Second Primar of Islam
3- Third Primar of Islam

کے نام سے موسوم ہے۔ یہ کتابیں مسلم ایجوکیشن ٹرسٹ لندن نے اپنے طلبہ کی دینی ضرورتوں کو سامنے رکھ کر تیار کی تھیں۔ ۱۹۷۰ء سے یہ سلسلہ آسان انگریزی زبان میں طلبہ کو دینی تعلیم بہم پہنچانے میں ممد و معاون ہے۔

(ج) اسلام ــــ بلیفس اینڈ ٹیچنگس Islam—Beliefs and Teachings

یہ کتاب سب سے پہلے ۱۹۸۰ء میں مسلم ایجوکیشن ٹرسٹ لندن کی جانب سے برطانیہ کے ثانوی درجات کے طلبہ و طالبات کی دینی ضرورتوں کو سامنے رکھ کر مرتب کی گئی تھی۔ ۲۴۶ صفحات کی اس کتاب میں عقائد، ارکان اسلام، سیرت نبوی، سیرت انبیا، سیرت خلفائے راشدین، خواتین اسلام کے حالات، اسلامی شریعت، اسلام میں سماجی، معاشی اور سیاسی زندگی، لباس، تہوار، قرآن کی منتخب سورتیں، منتخب احادیث، مسلم دنیا اس کی آبادی اور وسائل جیسے موضوعات کا بڑے جامع انداز میں احاطہ کیا گیا ہے۔ کتاب کی زبان آسان ہے اور بچوں کی ذہنی سطح کو ملحوظ رکھ کر مرتب کی گئی ہے۔ انگریزی زبان میں اسلامیات پر اسکولی طلبہ کے لیے یہ ایک منفرد کتاب ہے۔

ہندستان میں مرکزی مکتبہ اسلامی کو عرصے تک اس کتاب کے حقوق اشاعت حاصل رہے اور ۱۹۸۳ء سے اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اب یہ کتاب اسلامک فاؤنڈیشن ٹرسٹ چنئی (تمل ناڈو) سے شائع ہو رہی ہے۔

ناظرہ قرآن

(الف) قاعدہ تیسیر القرآن   از مولانا سید حامد علی

۱۹۷۰ء میں مولانا سید حامد علی صاحب نے ایک قاعدہ تیسیر القرآن کے نام سے مرتب کیا۔ اس قاعدہ کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں حسب ضرورت تجوید کے قاعدے بھی بیان کیے گئے ہیں، اور ضروری تعلیمی ہدایات بھی دی گئی ہیں۔ مشقیں بھی اچھی خاصی بہم پہنچائی گئی ہیں اور کوشش کی گئی ہے کہ الفاظ حتّی الامکان قرآن مجید سے اخذ کیے جائیں۔ ۲۰۱۶ ءمیں اس پر نظر ثانی کے بعد بڑی تقطیع پر اشاعت ہو رہی ہے۔

(ب) سہل قرآنی قاعدہ   از مولانا محمد عبدالرحمٰن لطیفی

مروّجہ قاعدوں کی خامیوں کو محسوس کر کے یہ قاعدہ مرتب کیا گیا ہے۔ اس قاعدہ میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ قرآن سے لیے گئے ہیں۔ قاعدے کے آخری حصے میں کلمے، اذکار، نماز کی دعائیں، پارہ عم کی چند سورتیں، نمازِ جنازہ کا طریقہ اور چند مسائل بھی درج کر دیے گئے ہیں۔

(ج) التّبیان (قرآنی قاعدہ)   از ڈاکٹر ف۔ عبدالرحیم

طلبہ خصوصاً زیادہ عمر والوں کے لیے قرآن حکیم کی خواندگی و تلاوت سکھانے والا منفرد قاعدہ ہے۔ اس قاعدے میں آسان حروف کو مقدم اور مشکل حروف کو موخر کیا گیا ہے اور ہر سبق میں ایک نیا صرف سکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

عربی زبان

(ا) منہاج العربیہ   از جناب سید نبی حیدر آبادی

عرصۂ دراز سے دوسری زندہ زبانوں کی ریڈروں کی طرح عربی زبان میں بھی ایک ایسی درسی کتاب کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جو زبان کے ساتھ ساتھ صرف ونحو کے

اصول ومبادی کی طرف بھی رہ نمائی کر سکے۔

عثمانیہ یونی ورسٹی شعبۂ عربی کے سابق استاد جناب سید نبی حیدرآبادی کی کتاب منہاج العربیہ کے سیٹ نے بڑی حد تک اس ضرورت کی تکمیل کردی ہے۔ یہ سیٹ پانچ حصوں پر مشتمل ہے۔ مرکزی مکتبہ کے تحت ۱۹۶۴ء سے اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس کتاب کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ عربی صرف ونحو کے ایسے قواعد جن کی پڑھنے لکھنے میں زیادہ ضرورت ہوتی ہے ان کی جماعت وار تقسیم کی گئی ہے۔ اور ہر جماعت کے لیے متعلم کی عمر اور استعداد کے لحاظ سے مناسب قواعد مختص کیے گئے ہیں۔ قرآنی الفاظ یا مادوں کا استعمال اس سلسلے کی نمایاں خصوصیت ہے۔ عربی اسباق کے اردو ترجموں میں قرآن مجید کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ ہر قاعدہ صرفی ہو یا نحوی بہ تدریج بیان کیا گیا ہے اور باہم خلط ملط نہیں کیا گیا ہے۔ ان حصوں پر اب نظر ثانی کا کام کیا جارہا ہے۔ ابتدائی دو حصے بڑی تقطیع پر رنگین شائع ہو چکے ہیں۔

(ب) تعلیم النحو — مرتّبہ: مولانا محمد ایوب اصلاحی

تعلیم النحو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب پچھلے کئی برسوں سے مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز دہلی سے شائع ہورہی ہے اور ملک کے طول وعرض میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس کتاب میں فاضل مؤلف نے نحو وصرف کے عام طریقۂ تعلیم سے ہٹ کر عملی تطبیق اور مشق وتمرین کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ ۱۹۶۷ء سے یہ کتاب برابر شائع ہورہی ہے۔

اس کتاب کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

☆ نحو کے بنیادی ابتدائی مسائل نہایت آسان انداز میں سمجھائے گئے ہیں۔

☆ ہر سبق کے آخر میں مختلف قسم کے مشقی جملے کافی مقدار میں جمع کیے گئے ہیں تاکہ خوب مشق ہو جائے اور ہر نیا قاعدہ ذہن نشین ہو جائے۔

☆ مشقی جملوں کی ترتیب میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ غیر مشکول (بلا اعراب) عبارت پڑھنے اور مطالعہ کرنے کی استعداد بتدریج بڑھتی جائے اور عربی لکھنے کی

صلاحیت پیدا ہو سکے۔

☆ ہر مشق کے جملوں میں طلبہ کی نفسیات اور دل چسپی کا پورا لحاظ کیا گیا ہے۔

(ج) تحفۃ الصرف ازاول تا سوم مرتبہ: سراج الدین ندوی

(د) تحفۃ النحو ازاوّل تا سوم مرتبہ: سراج الدین ندوی

مولانا سراج الدین ندوی صاحب کا مرتبہ درسی کتب کا یہ سلسلہ صرف ونحو کے فن پر درسی اسلوب و انداز کا ایک مفید سلسلہ ہے۔ ۱۹۸۸ء سے یہ کتب شائع ہو رہی ہیں۔ فاضل مؤلف کو احساس تھا کہ عربی تعلیم کے ابتدائی مرحلے کے لیے اردو میں صرف ونحو کے ایک ایسے سلسلے کی ضرورت ہے، جس میں اصول وقواعد کو پیش کرنے کے لیے تدریجی مراحل کا خیال رکھا گیا ہو۔ اس کتاب میں تدریجی مراحل کا انداز یہ رکھا گیا ہے کہ موضوع کو تین مراحل میں پیش کیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں صرف سادہ مضامین کا ابتدائی انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔ دوسرے مرحلے میں کسی حد تک تفصیل کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ اور ضروری جزئیات کا تذکرہ بھی ہے۔ اور تیسرے مرحلے میں مزید تفصیل اختیار کی گئی ہے، اس میں وہ کمی بھی پوری کر دی گئی ہے جو گزشتہ دو مرحلوں میں رہ گئی تھی۔

موصوف نے اس سلسلۂ کتب میں جدید طریقۂ تعلیم کا لحاظ رکھتے ہوئے اسباق کے ساتھ عملی مشقیں بھی دی ہیں اور سوال و جواب کے طریقے سے ان کو مزید نکھارنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلوب بیان آسان اور رواں اختیار کیا ہے۔

(ھ) Learning the Language of the Quran از ڈاکٹر محمد عبدالحق انصاری

ڈاکٹر محمد عبدالحق انصاری نے یہ کتاب ان انگریزی داں طلبہ و طالبات بالخصوص بالغین وبالغات کے لیے لکھی ہے جو عربی زبان پڑھنا، اور اس کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ مصری کتاب النحو الواضح کی چھے جلدوں میں جن قواعد سے متعلق اسباق کا احاطہ ہوا ہے، وہ سب اس کتاب میں زیر بحث لائے گئے ہیں۔ مصنف کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ وطالبات میں قرآن وحدیث اور عربی

لٹریچر کا فہم پیدا ہو سکے۔ اس کتاب میں طلبہ کی ذہنی سطح کو ملحوظ رکھتے ہوئے صرف ونحو کے قواعد تدریجاً متعارف کرائے گئے ہیں۔ کتاب میں کل ۳۶ اسباق ہیں ہر سبق کے بعد مشقوں کے اہتمام کے علاوہ اعادہ کی ۹ مشقیں (Review Exercise) بھی ہیں۔ مشقوں کے لیے قرآن و حدیث سے آیات اور جملوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مصنف کا یہ تجربہ ہے کہ اس کتاب کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد قرآنی اور قدیم عربی کا فہم قاری کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔ ۱۹۹۷ء میں اس کتاب کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا تھا۔ مارچ ۲۰۰۰ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز دہلی سے شائع ہوا ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ ''قرآنی عربی سیکھیے'' (مع کلید) بھی شائع ہو چکا ہے۔

(و) عربی کا معلم

مولوی عبدالستار خاں نے چار حصوں پر مشتمل 'عربی کا معلم جدید' نامی سلسلہ تحریر کیا تھا۔ اب اس پر نظر ثانی کر کے اُسے بڑی تقطیع پر شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کتاب میں آسان قواعد کے ساتھ زبان دانی اور اس کی مناسب مشق وتمرین کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ انفرادی طور سے عربی زبان سیکھنے والوں کے لیے بھی یہ کتاب بہت مناسب ہے۔ اس کے چاروں حصے شائع ہو چکے ہیں۔

ریاضی

جدید آسان ریاضی از اول تا پنجم، پانچ حصوں پر مشتمل اس سلسلے نے حساب جیسے خشک مضمون کو آسان، سہل اور دل چسپ بنا دیا ہے۔ ریاضی کے ان حصوں میں سرکاری نصاب کے مطابق ریاضی کے تمام بنیادی اصول واعمال اور موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ، عشر اور ترکے وغیرہ سے متعلق اسباق بھی شامل کیے گئے ہیں۔ روز مرّہ زندگی سے ایسے مشقی سوالات بنائے گئے کہ وہ طلبہ وطالبات کی ذہنی وعملی تربیت کا سامان بھی بہم پہنچاتے ہیں۔ آسان ریاضی کے پہلے تین حصے جناب افضل حسین صاحب نے ۱۹۷۳ء میں مرتب کیے تھے چوتھا اور پانچواں حصہ ادارے نے بعض تجربہ کار اساتذہ سے مرتب کرایا ہے۔ مجلس تدوین وترتیب درسیات نے

ان پانچوں کتابوں کو نئے سرے سے تیار کیا ہے اور اب یہ سلسلہ 'جدید آسان ریاضی' کے نام سے شائع کیا جارہا ہے۔ حصّہ سوم سے انگریزی ہندسوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ اردو اصطلاحات کے ساتھ ساتھ انگریزی اور ہندی میں بھی ریاضی کی اصطلاحات کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ اب یہ کتابیں ہندی اور انگریزی زبانوں میں بھی تیار کرائی گئی ہیں تاکہ ہندی اور انگریزی میڈیم سے پڑھنے والے طلبہ وطالبات بھی ان سے یکساں طور پر فائدہ اٹھاسکیں۔

ہم اور ہمارا ماحول

بچے کی ذہنی سطح کو سامنے رکھ کر اس کے اطراف وجوانب کے فطری ماحول کو بنیاد بنا کر ابتدائی درجے میں سائنس، جغرافیہ اور سماجی زندگی سے متعلق معلومات 'عام معلومات' نامی سیریز میں بہم پہنچائی گئیں ہیں۔ عام معلومات، از اوّل تا سوم جناب افضل حسین صاحب نے ۱۳۷۱ھ میں مرتب کی تھیں جب کہ عام معلومات حصہ چہارم وپنجم جناب منظور الحسن ہاشمی نے مرتب کیا ہے۔ جناب منظور الحسن ہاشمی صاحب درس گاہ اسلامی رام پور کے دوسرے ناظم تھے۔

عام معلومات کے اس سلسلے کو اب 'ہم اور ہمارا ماحول' کا نام دیا گیا ہے اور اس کے نصاب پر نظرثانی کر کے نئے سرے سے میگزین سائز پر ان کتابوں کی طباعت کا کام ہورہا ہے۔

ان کتابوں کو ہندی اور انگریزی میں بھی شائع کیا جارہا ہے۔ ششم تا ہشتم درجات کے لیے سائنس کی کتابوں کی بھی اشاعت پیش نظر ہے۔ سائنس برائے درجہ ششم طبع ہو چکی ہے اور بقیہ حصہ زیر طبع ہیں۔

تاریخ

اس سلسلۂ کتب میں تاریخ کی کتابوں کو 'آئینۂ تاریخ' کا نام دے کر قوموں اور گروہوں کی زندگی کو بناؤ اور بگاڑ کی قوتوں کی کسوٹی پر پرکھا گیا ہے اور ان کے عروج وزوال کی داستان کو بغیر کسی لاگ لپیٹ کے پیش کر دیا گیا ہے۔ آئینۂ تاریخ کے حصہ اوّل میں ہندستان کی قدیم تاریخ اور حصہ دوم میں دورِ وسطیٰ کی تاریخ کا احاطہ کیا گیا ہے۔ جناب افضل حسین صاحب

کی مرتبہ یہ کتابیں ۱۹۷۲ء سے برابر شائع ہورہی ہیں۔ جماعت ششم اور ہفتم کے طلبہ کے لیے یہ درسی کتابیں مفید تاریخی مواد پیش کرتی ہیں۔ موجودہ نصاب کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کے نئے حصوں کی اشاعت پیش نظر ہے۔ اس سلسلے میں ششم اور ہفتم درجات کے لیے جدید آئینۂ تاریخ کے نام سے دو حصے شائع ہوچکے ہیں۔

جغرافیہ

جغرافیہ کی کتابوں کے سلسلے کا نام 'ہماری دنیا' رکھ کر ابتدا ہی سے بچوں کے ذہنوں کو مصنوعی زمینی حدود کے تنگ دائرے سے نکال کر پوری دنیا کو ایک اکائی تصور کرنے کی طرف موڑا گیا ہے۔ یہ سلسلۂ کتب تین حصوں پر مشتمل ہے جو سوم تا پنجم درجات میں پڑھایا جاتا ہے۔ ۱۹۷۳ء سے ان کتابوں کے کئی ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں۔ ۱۹۹۱ء میں ان حصوں پر نظر ثانی ہوچکی ہے۔ اب نئے نصاب کے مطابق نئے سرے سے جغرافیہ ششم اور ہفتم کے حصے شائع ہوچکے ہیں۔

علمِ شہریت

قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۰۵ کے مطابق چھٹویں سے آٹھویں جماعت کے نصاف میں علم شہریت کو ایک علیحدہ مضمون کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ چناں چہ اس ضرورت کے تحت چھٹویں اور ساتویں جماعت کے لیے علم شہریت پر دو کتابیں شائع ہوچکی ہیں۔ اور آٹھویں جماعت کے لیے علم شہریت کے نصاب پر کام جاری ہے۔ ان کتابوں میں ہمارے ملک کا دستور، جمہوری حکومت، پنچایتی راج، روزگار کے ذرائع، بنیادی حقوق، ذرائع ابلاغ اور مساوات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

ہندی

اردو ذریعۂ تعلیم کے طلبہ وطالبات کو ہندی زبان سے واقف کرانے کے لیے ہماری پوتھی نامی سلسلۂ کتب تیار کیا گیا ہے جو پکچر بک کے علاوہ پرائمر اور تین کتابوں پر مشتمل ہے۔ ہماری پوتھی

پرائمر جناب شوکت علی صاحب نے مرتب کی، پکچر بک اور حصہ اول تا سوم کو جناب افضل حسین نے مرتب فرمایا ہے ۱۹۷۲ء سے ان کتابوں کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

اب ان کتابوں پر تفصیلی نظر ثانی کر کے مواد میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں کی گئی ہیں اور میگزین سائز پر ان کتب کی اشاعت عمل میں آرہی ہے۔ نئے سرے سے تفصیلی مشقیں دی گئی ہیں۔ اور نئے موضوعات کے تحت مواد شامل کیا گیا ہے۔ اب یہ کتب ہماری پوتھی اول تا ششم مکتبہ سے شائع ہو رہی ہیں۔

انگریزی

طلبہ و طالبات کو خوش رنگ تصویروں کی مدد سے انگریزی حروف تہجی کی شناخت کے لیے ABC نامی یہ کتاب جناب افضل حسین صاحب نے ۱۹۷۴ء میں مرتب فرمائی۔ حروف تہجی کے علاوہ ترکاریوں پھلوں اور رنگوں سے طلبہ کو متعارف کرایا گیا ہے۔ انگریزی میں دس تک گنتی بھی سکھادی گئی ہے۔ پرائمری درجات کے لیے انگریزی ریڈرس کی تیاری کا کام جاری ہے۔

انشا اور معلومات

متین طارق باغ پتی صاحب نے پرائمری اور جونیئر ہائی اسکول کے طلبہ و طالبات کے لیے انشا اور معلومات کے نام سے ایک مفید سلسلۂ کتب مرتب فرمایا ہے جو ۱۹۷۴ء سے برابر شائع ہو رہا ہے۔ اس کتاب میں جنرل نالج کے ساتھ ساتھ عام دینی معلومات اور انشا و قواعد سے متعلق مفید معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ اردو میں بچوں کے لیے یہ اپنی نوعیت کا منفرد سلسلہ ہے ــــ یہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصّہ دوم و سوم درجات کے لیے دوسرا حصہ چہارم پنجم کے لیے اور تیسرا حصہ ششم تا ہشتم کے طلبہ و طالبات کی ضرورتوں کو سامنے رکھ کر مرتب کیا گیا ہے۔ تین حصوں پر نظر ثانی کر کے مکتبہ سے اس کی اشاعت ہو چکی ہے۔

درسی کتابوں کے اثرات

۱۹۴۹ء میں مرکزی درس گاہ جماعت اسلامی کا آغاز ہوا اور اُس کے لیے ایک نصاب تعلیم اور درسی کتب کی تیاری کے ساتھ ساتھ اس درس گاہ اور اس کے نصاب تعلیم کا تعارف ملک کے مختلف حصوں میں ہوا۔ اور مرکزی درس گاہ کے نمونے پر تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں آیا۔ مسلمانوں کے بعض تعلیمی ادارے جو پہلے سے قائم تھے یا بعد میں قائم ہوئے انھوں نے بھی ان درسی کتابوں سے کلی یا جزوی طور پر استفادہ کیا اور انھیں اپنے تعلیمی اداروں کے نصاب میں شامل کیا۔ بعض کتابوں کو حکومت کے تحت قائم مدارس کے بورڈ نے بھی اپنے نصاب میں جگہ دی۔ سرکاری درسیات میں بھی ہماری درسیات سے بعض اسباق کو اخذ کر کے شامل کیا گیا۔ دینی تعلیمی کونسل اتر پردیش نے عرصۂ دراز تک ان کتابوں کو اپنے نصاب میں شامل رکھا۔

بہ ہر حال یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ پچاس ساٹھ سال سے یہ کتابیں نئی نسل کی دینی و عصری تعلیمی ضرورتوں کی تکمیل کر رہی ہیں۔ ملک کے طول و عرض میں یہ کتابیں مقبول ہیں۔

خارجی مطالعہ کے لیے کتابیں

آج کل اس بات کی اہمیت کو محسوس کیا گیا ہے کہ طلبہ و طالبات میں مطالعہ کی عادت پیدا کرنے کے لیے مختلف درجات میں معاون کتب کے علاوہ خارجی مطالعہ کے لیے بھی اچھی کتابوں کی نشان دہی کی جائے۔ چناں چہ اس ضرورت کے تحت ہر درجے میں معتد بہ کتب کا تعین کیا جاتا ہے۔ بعض تعلیمی اداروں میں اس کی اہمیت کے پیش نظر امتحانات میں اس کے کچھ نمبر بھی مقرر کر دیے گئے ہیں جو امتحان میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اس نقطۂ نظر سے طلبہ و طالبات کے لیے سو (۱۰۰) کے لگ بھگ کتب تیار کی گئی ہیں جو پرائمری، ثانوی اور اعلیٰ درجات کے اسکولوں اور مدارس دینیہ کے طلبہ و طالبات کے لیے یکساں طور پر مفید ہیں۔ یہ کتب زبان دانی، عام معلومات، دینی معلومات اور ذہن سازی میں غیر معمولی معاون ہیں۔ ان کتب کی ایک فہرست دی جارہی ہے۔ ان میں سے کچھ کتابوں کا ہندی اور انگریزی زبان میں بھی ترجمہ ہوا ہے۔

طلبہ وطالبات کے خارجی مطالعہ کے لیے منتخب کتابیں

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین	ریمارکس
۱	آبگینے	عرفان خلیلی	
۲	آپ ﷺ کیسے تھے؟	عرفان خلیلی	ہندی
۳	اب تک یاد ہے	مائل خیرآبادی	
۴	ابلیس کی مجلس شوریٰ پر ایک نظر	متین طارق باغ پتی	
۵	ابن بطوطہ کا بیٹا	مائل خیرآبادی	
۶	اچھی، سچی اور مزیدار باتیں	مائل خیرآبادی	
۷	اچھی نظمیں (اول، دوم)	مائل خیرآبادی	
۸	اچھے افسانے	مائل خیرآبادی	
۹	اچھے لوگ	عرفان خلیلی	ہندی
۱۰	احسان	نسیم سحر	
۱۱	اسلام کے جاں نثار	رفیع الزماں زبیری	
۱۲	افشاں	نعیم صدیقیؒ	
۱۳	ام المومنین حضرت عائشہؓ	مائل خیرآبادی	ہندی
۱۴	امانت کا بوجھ	مائل خیرآبادی	ہندی
۱۵	امرود بادشاہ	مائل خیرآبادی	
۱۶	اندھا انصاف	متین طارق باغ پتی	ہندی
۱۷	اندھیرے سے اجالے کی طرف	متین طارق باغ پتی	
۱۸	اندیشوں کے گرفتار	مائل خیرآبادی	ہندی
۱۹	ایک انسان دو کردار	مائل خیرآبادی	ہندی، انگریزی

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنّفین	ریمارکس
۲۰	ایک شعر ایک کہانی	مائل خیرآبادی	
۲۱	بچوں کی رباعیاں	عادل اسیر دہلوی	
۲۲	بچوں کے لیے اچھی کہانیاں	مولانا مقبول احمد سیوہاروی	
۲۳	بدنصیب	مائل خیرآبادی	انگریزی
۲۴	بڑوں کا بچپن	مائل خیرآبادی	ہندی، انگریزی
۲۵	بڑوں کی آپ بیتیاں	مائل خیرآبادی	ہندی، انگریزی
۲۶	بڑوں کی مائیں	مائل خیرآبادی	ہندی، انگریزی
۲۷	بسم اللہ کی برکت	مائل خیرآبادی	ہندی، انگریزی
۲۸	بشریٰ کے خطوط	مائل خیرآبادی	ہندی، انگریزی
۲۹	بلال حبشیؓ	عزیز ملک	ہندی
۳۰	بنت اسلام	مائل خیرآبادی	
۳۱	بنت حوا	مائل خیرآبادی	
۳۲	بہاریں لوٹ آئیں گی	وصی اقبال	
۳۳	بہت خوب	مائل خیرآبادی	ہندی
۳۴	بھولے بھیا	مائل خیرآبادی	
۳۵	بیت بازی	ترتیب: عرفان خلیلی	
۳۶	بے وقوف کی تلاش	مائل خیرآبادی	
۳۷	تربیتی کہانیاں (اول، دوم)	مائل خیرآبادی	
۳۸	پھول کی پتی	مائل خیرآبادی	
۳۹	پیار کے چراغ	ابرار محسن	ہندی
۴۰	پیاری بیٹی کے نام	متین طارق باغ پتی	

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنّفین	ریمارکس
۴۱	پیارے خلیفہ	مائل خیرآبادی	ہندی
۴۲	پیارے رسول ﷺ	افضل حسین	ہندی
۴۳	پیارے رسولؐ کے پیارے ساتھی	مائل خیرآبادی	ہندی
۴۴	پیارے نبی ایسے تھے	مائل خیرآبادی	ہندی
	پیارے نبیؐ کے چار یار:		
۴۵	حصہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ	عرفان خلیلی	ہندی
۴۶	حصہ دوم حضرت عمر فاروقؓ	عرفان خلیلی	"
۴۷	حصہ سوم حضرت عثمان غنیؓ	عرفان خلیلی	"
۴۸	حصہ چہارم حضرت علیؓ	عرفان خلیلی	"
۴۹	پیاسی روحیں	عرفان خلیلی	ہندی
۵۰	پیشین گوئیاں	مائل خیرآبادی	
۵۱	ترکستان سے ترکی تک	مائل خیرآبادی	
۵۲	ٹیپو سلطان	پروفیسر عبدالمغنی	
۵۳	حشراتِ قرآنی	ڈاکٹر شمس الاسلام فاروقی	
۵۴	حضرت علیؓ	صابر قرنی	
۵۵	حضرت سلمان فارسیؓ	بہاول خاں ناگرہ	
۵۶	جنتی بچہ	مائل خیرآبادی	ہندی
۵۷	عہد نبویؐ کی جاں باز خواتین	مائل خیرآبادی	ہندی
۵۸	چمکتے کردار	متین طارق باغ پتی	
۵۹	حضرت ابراہیم علیہ السلام	مائل خیرآبادی	ہندی، انگریزی
۶۰	حضرت عمر ثانیؒ	مائل خیرآبادی	ہندی
۶۱	خاتون جنت	مائل خیرآبادی	
۶۲	خدیجۃ الکبریٰؓ	مائل خیرآبادی	

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنّفین	ریمارکس
۶۳	خلافت کوئز	لطف اللہ گوہر، طارق محمود	
۶۴	دانا حکیم	مائل خیرآبادی	
۶۵	دانا حکیم کی دانا بیٹی	مائل خیرآبادی	
۶۶	دو انسان ایک کردار	مائل خیرآبادی	
۶۷	دو مسافر	مولانا مقبول احمد سیوہاروی	
۶۸	ڈی این اے اللہ کی نشانی	ڈاکٹر شمس الاسلام فاروقی	انگریزی
۶۹	رسول اللہ ﷺ کے جاں باز ساتھی	مائل خیرآبادی	ہندی
۷۰	زبان کا زخم	مائل خیرآبادی	ہندی
۷۱	زبان کی حفاظت	بنت الاسلام	
۷۲	سچے افسانے	مائل خیرآبادی	ہندی
۷۳	شہزادۂ توحید	مائل خیرآبادی	ہندی
۷۴	صادقہ	بنت الاسلام	
۷۵	عبرتناک قرآنی قصے	مائل خیرآبادی	ہندی، انگریزی
۷۶	فیصلے	مائل خیرآبادی	ہندی
۷۷	قرآن کی باتیں اول	سید نظر زیدی	”
۷۸	قرآن کی باتیں دوم	سید نظر زیدی	
۷۹	قوموں کی کہانیاں	سید نظر زیدی	
۸۰	حضرت شاہ ولی اللہ	آباد شاہ پوری	
۸۱	نیکی کے سپاہی	نعیم صدیقی	
۸۲	کلامِ نرم و نازک	مائل خیرآبادی	
۸۳	کیا مسافر تھے؟	عرفان خلیلی	
۸۴	کردار کے غازی	سراج الدین ندوی	

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنّفین	ریمارکس
۸۵	گڈو کے گیت	مائل خیرآبادی	
۸۶	گڈو کی گڑیا	مائل خیرآبادی	ہندی
۸۷	گرتی دیوار	وصی اقبال	
۸۸	مٹھائی کا کارخانہ	مائل خیرآبادی	
۸۹	مردناداں	مائل خیرآبادی	ہندی
۹۰	مزدور یا فرشتے	مائل خیرآبادی	
۹۱	مسلم بھیّا	مائل خیرآبادی	
۹۲	مہمان ریچھ	مائل خیرآبادی	
۹۳	نیک بیبیاں (اول، دوم)	متین طارق باغ پتی	ہندی، انگریزی
۹۴	نقلی شہزادہ	مائل خیرآبادی	
۹۵	ننانوے قتل کے بعد	مائل خیرآبادی	
۹۶	نیت کا پھل	مائل خیرآبادی	ہندی
۹۷	ولی کا سایہ	مائل خیرآبادی	
۹۸	ہاتھیوں سے ٹکر	مائل خیرآبادی	ہندی
۹۹	ہادی اعظمؐ	ابوخالد	,,
۱۰۰	ہم ایسی بنیں	مائل خیرآبادی	ہندی
۱۰۱	ہمارا ابن بطوطہ	مائل خیرآبادی	انگریزی، ہندی
۱۰۲	ہمارے بزرگ اول	مائل خیرآبادی	
۱۰۳	ہمارے بزرگ دوم	مائل خیرآبادی	ہندی
۱۰۴	ہمارے حضورؐ	عرفان خلیلی	ہندی
	ہمارے رسول پاک ﷺ	طالب ہاشمی	ہندی
۱۰۵	ام ہانی	زیب النساحیا	
۱۰۶	حیاتِ رسولؐ (کوئز)	علی اصغر چودھری	

۱۰۷	خانہ آبادی	مائل خیرآبادی	
۱۰۸	دنیا کے عجیب وغریب جانور	محمد خلیل	
۱۰۹	ذہنی تربیت (دل چسپ جنرل معلومات)	سید شوکت علی	
۱۱۰	روشنی کی طرف	متین طارق باغپتی	
۱۱۱	روشنی کی کرن	متین طارق باغپتی	
۱۱۲	سویرا (اطفالی نظموں کا مجموعہ)	شوکت کریمی	
۱۱۳	کیڑوں کی پہیلیاں	ڈاکٹر شمس الاسلام فاروقی	ہندی، انگریزی
۱۱۴	مسکراتی کلیاں (اطفالی نظموں کا مجموعہ)	ابوالمجاہد زاہدؒ	
۱۱۵	معلوماتِ قرآن کوئز	علی اصغر چودھری	
۱۱۶	مہکتے پھول (منظومات)	شاد اعظمی ندوی	
۱۱۷	میں نے مضمون نویسی کیسے سیکھی	مائل خیرآبادی	
۱۱۸	ننھی مخلوق: اللہ کی نشانی	ڈاکٹر شمس الاسلام فاروقی	ہندی، انگریزی
۱۱۹	ہیرے کا جگر	مائل خیرآبادی	ہندی
۱۲۰	دل چسپ سیر	ڈاکٹر شمس الاسلام فاروقی	ہندی، انگریزی
۱۲۱	دماغ، دل اور جگر کی کہانی	ڈاکٹر شمس الاسلام فاروقی	,, ,, ,,
۱۲۲	باہمت چیونٹی	ڈاکٹر شمس الاسلام فاروقی	ہندی، انگریزی
۱۲۳	کیڑوں کا میوزم	ڈاکٹر شمس الاسلام فاروقی	ہندی، انگریزی
۱۲۴	پھلواری	مجاہد لکھیم پوری	

شعبۂ تعلیم مرکز نے ان کتابوں کو قطعی ناکافی سمجھتے ہوئے مختلف مکتبوں سے بچوں کے لیے شائع شدہ کتب کی ایک فہرست اردو، ہندی اور انگریزی کتابوں پر مشتمل تمام حلقوں کو فراہم کی ہے، جن میں اردو کتابوں کی تعداد ۹۲۹، ہندی ۱۴۵ اور انگریزی کی ۶۳ کتب ہیں۔

تعلیمی اداروں کا قیام

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ مرکزی درس گاہ جماعت اسلامی ہند کے ۱۹۴۹ء میں قیام کے بعد ہی سے اس ماڈل کو ملک کے دیگر حصوں میں بھی متعارف کرایا گیا۔اس کے نتیجے میں ملک کے طول وعرض میں تعلیمی اداروں کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم ہوگیا۔بعض جگہ جہاں جماعت کے متوسلین اس موقف میں تھے کہ وہ خود تعلیمی ادارے قائم کرسکیں وہاں انھوں نے خود قائم کیے۔ بعض جگہ ملّت کے اصحاب خیر کے تعاون سے تعلیمی ادارے قائم کیے گیے۔مختلف ریاستوں میں وہاں کی اپنی ضروریات کے مطابق نصاب میں جزوی تبدیلی کر کے بعض مضامین من وعن قائم رکھے گئے اور بعض تبدیل کر دیے گئے۔ایسے تعلیمی ادارے بھی بہ کثرت وجود میں آگئے جنھوں نے مختلف ریاستوں میں ریاستی سرکاری نصاب کو جاری کیا اور ساتھ ساتھ دینیات، ناظرہ قرآن، عربی زبان اور دینی ماحول میں تعلیم وتربیت کو اپنا مقصود بنایا۔سرکاری اسکولوں میں پڑھنے والے بچوں کے لیے متوسلین جماعت نے کہیں اپنے طور پر اور کہیں ملت کے تعاون واشتراک سے جز وقتی صباحی وشبینہ مدارس قائم کیے جہاں بچوں کے لیے ناظرہ قرآن کے ساتھ ساتھ عربی زبان اور اسلامیات اور کہیں کہیں اردو زبان کی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔سرکاری اسکولوں اور Convent میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کے لیے دینی تعلیم کی Sunday Classes، تعطیلاتی کلاسز کے انعقاد کے علاوہ کرناٹک اور مدھیہ پردیش میں دینی معلوماتی امتحانات منعقد کیے جاتے ہیں جن میں ہزاروں طلبہ وطالبات شریک ہوکر اپنی دینی معلومات میں اضافہ کررہے ہیں۔

بعض ایسے ادارے بھی قائم کیے گئے جہاں نومسلموں کی تعلیم وتربیت کا مختصر مدتی انتظام کیا گیا۔بعض جگہ یتامیٰ اور معذورین کے لیے بھی تعلیمی ادارے قائم کیے گئے۔لڑکیوں کے لیے پرائمری، ثانوی اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کی طرف بھی توجہ ہوئی اور چھوٹے بڑے سینکڑوں

ادارے اس دوران میں قائم ہوئے۔

بعض جگہ فنی تعلیم کی اہمیت اور ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے آئی۔ ٹی۔ آئی کے طرز کے ادارے بھی قائم کیے گئے اور بعض جگہ کمپیوٹر اور دیگر فنون کی تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا۔

بالغین اور بالغات کی تعلیمی ضرورتوں کو محسوس کرتے ہوئے اُن کے لیے خواندگی کے ساتھ ساتھ بنیادی دینی تعلیم کا بھی نظم کیا گیا۔

بہرحال ان کوششوں کے عمومی طور پر اچھے اثرات مرتب ہوئے۔ تعلیمی بیداری پیدا ہوئی۔ جگہ جگہ ملت کے اصحاب خیر نے تعلیمی ادارے قائم کیے۔ ان تمام کوششوں کا احاطہ تو اس مختصر کتاب میں نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ جماعت اسلامی ہند کے متوسلین و وابستگان کے ذریعے راست اور بالراست کوششوں سے جو ادارے قائم ہوئے ان کی تعداد ۱۷۸ سے متجاوز ہے۔ اس کے علاوہ ۵۷۷ جز وقتی مکاتب، ۵۶۴ مراکز بالغان و بالغات اور ۶۰۰ فاصلاتی کورسز کے سنٹر ۴ پروفیشنل کالجز، ۲ منی آئی ٹی آئی کام کررہے ہیں۔ ملک وملت کی ضرورت کے مقابلے میں یہ کوششیں بہت حقیر ہیں۔ ذیل میں بعض نمایاں اداروں کا تعارف کرایا جارہا ہے۔

مرکزی درس گاہ اسلامی، رام پور

جنوری ۱۹۴۹ء (یکم ربیع الاول ۱۳۶۸ھ) کو ۲۱ طلبہ سے نئے نصاب تعلیم کے مطابق ملیح آباد لکھنؤ میں جو مرکزی درس گاہ جماعت اسلامی ہند قائم ہوئی تھی، ایک سال کے بعد مرکز جماعت کی رام پور منتقلی کے ساتھ ہی درس گاہ بھی رام پور منتقل ہوگئی۔ پہلے یہ درس گاہ محلّہ کھنڈسار کہنہ کی ایک عمارت 'امیر مینائی منزل' میں رہی اور اس کے بعد ۱۹۵۶ء سے دو محلّہ روڈ کی موجودہ عمارت میں منتقل ہوگئی اور اب بھی اسی میں جاری ہے۔

مرکزی درس گاہ ابتدا ہی سے اقامتی رہی ہے۔ ۱۹۷۰ء میں مُحلہ گھیر سیف الدین خان رام پور میں دارالاقامہ کی جدید عمارت تعمیر ہوئی جو اَب تک طلبہ کی اقامتی ضروریات کی تکمیل کررہی ہے۔ ملک کے مختلف حصوں کے طلبہ ایک عرصے تک اس درس گاہ کی تعلیم و تربیت سے فیض یاب

ہوتے رہے۔ مختلف ریاستوں میں تعلیمی اداروں کے قیام کے بعد اب درس گاہ میں قریبی اضلاع کے طلبہ کا ارتکاز ہے۔ اقامتی طلبہ کی گھٹتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اب ہاسٹل باقی نہیں رہا ہے۔

۱۹۷۲ء سے مرکزی درس گاہ کے نظم و انصرام کو جماعت اسلامی ہند نے 'اشاعت اسلام ٹرسٹ دہلی' کے تحت کردیا۔ ۱۹۷۵ء میں ایمرجنسی کے زمانے میں جب کہ جماعت اسلامی ہند پر پابندی لگادی گئی تھی یہ درس گاہ مقامی اہل خیر حضرات الحاج محمد فیاض خان صاحب اور جناب منظور احمد شمسی صاحب کی نگرانی میں 'درس گاہِ اسلامیہ' کے نام سے جاری رہی۔ ایمرجنسی کے اختتام کے بعد دوبارہ اپنے سابق نام مرکزی درس گاہ جماعت اسلامی ہند کے نام سے بحال ہوگئی۔

۱۹۵۶ء میں درس گاہ درجۂ ہشتم تک پہنچی۔ ۱۹۸۱ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے چودہ سالہ اسکیم نافذ کی گئی اور درس گاہ درجۂ ہشتم سے درجہ بہ درجہ ترقی کرکے درجۂ دوازدہم (عالمیت) تک پہنچ گئی۔ اسی دوران میں علی گڈھ مسلم یونی ورسٹی اور لکھنؤ یونی ورسٹی نے اس کی سند کو انٹرمیڈیٹ کے مساوی تسلیم کرلیا۔

ہشتم تک درس گاہ کے نصاب کے مطابق تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ طلبہ یوپی بورڈ کے ہشتم کے امتحان میں بھی شریک ہوتے رہے اور نمایاں کامیابی حاصل کرتے رہے۔ اشاعت اسلام ٹرسٹ دہلی کے زیر انتظام آنے کے بعد ۱۹۸۱ء سے اس درس گاہ کا نام مرکزی درس گاہ اسلامی قرار پایا۔ ۱۹۸۸ء میں اشاعت اسلام ٹرسٹ دہلی نے درس گاہ کے انتظام و انصرام کے لیے ایک مقامی مجلس منتظمہ تشکیل دی۔(۱) ایک اہل خیر اور مقامی رفیق جماعت جناب توسل حسین صدیقی مرحوم اس کے صدر بنائے گئے۔ موصوف کے ۱۹۹۳ء میں انتقال کے بعد سے ممتاز عالم دین اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن مولانا محمد یوسف اصلاحی صاحبِ اس کے سربراہ ہیں۔

اترپردیش میں اردو ذریعۂ تعلیم کو درپیش مسائل کی بنا پر سرپرستوں کو طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ہائی اسکول کی سطح پر اردو میڈیم کی تعلیم کا سرکاری انتظام نہ ہونے کی وجہ سے وہ طلبہ جو اپنے حالات کی بنا پر آئندہ دینی تعلیم جاری رکھنا نہیں چاہتے تھے ان کو درجہ ہشتم

---

(۱) مرکزی درس گاہ اسلامی کا میگزین کرنیں۔ ۸۹-۱۹۸۸ مدیر ابوالمجاہد زاہد۔

کے بعد عملاً ہندی میڈیم اسکولوں میں داخلہ لیناپڑااور وہاں میڈیم کی اچانک تبدیلی سے دقتیں پیش آئیں۔ اس لیے سرپرستوں کی جانب سے یہ اصرار سامنے آیا کہ مرکزی درس گاہ میں بھی کم از کم بعض مضامین کی تعلیم کا ذریعہ ہندی کردیا جائے۔ چناں چہ ششم سے ہشتم تک کے درجات میں ریاضی اور سائنس وغیرہ مضامین کو ہندی زبان میں کردیا گیا۔

ایک اور دشواری جس کا سامنا سرپرستوں کو کرنا پڑا، وہ درس گاہ سے آٹھویں جماعت پاس کرنے کے بعد دیگراداروں میں داخلے کے مسائل سے متعلق تھی۔ یا درمیانی درجات سے کوئی طالب علم اگر کسی اور تعلیمی ادارے میں داخلے کا خواہش مند ہوتا تو عملاً داخلے میں پریشانیاں ہوتیں۔ ان سب کے پیش نظر مرکزی درس گاہ اسلامی کی مجلس منتظمہ نے اشاعت اسلام ٹرسٹ دہلی کے مشورے اور منظوری کے بعد مرکزی درس گاہ کو بحیثیت جونیئر ہائی اسکول حکومت اتر پردیش سے منظور (Recognized) کرانے کا فیصلہ کیا اور یہ منظوری دسمبر ۲۰۰۴ء میں حاصل ہوگئی۔ اس وقت درس گاہ میں دہم درجہ تک تعلیم کا انتظام ہے۔ طلبہ میٹرک کا امتحان بھی دیتے ہیں۔

۱۹۶۰ء میں افضل حسین مرحوم کے بعد حیدرآباد کے جناب منظور الحسن ہاشمی صاحب مرحوم درس گاہ کے ناظم مقرر ہوئے۔ اُن کے بعد ۱۹۸۲ء میں جناب محمد جاوید اقبال صاحب نے درس گاہ کی نظامت کا چارج لیا اور ۳۱ر دسمبر ۱۹۸۷ء تک ناظم رہے۔ ان کے بعد جناب رئیس عثمانی صاحب اور جناب حسن کمال صاحب ان کے بعد سید محمد اسلم صاحب درس گاہ کے ناظم رہے۔ ان کے بعد جناب کرنل ڈاکٹر عظمت علی خان صاحب اس ذمے داری پر مامور رہے۔ آج کل اظہر علی خاں صاحب اس ذمہ داری پر خدمت کررہے ہیں۔

ثانوی درس گاہ، رام پور

جماعت اسلامی ہند کی تشکیل جدید کے بعد ۱۹۴۸ء میں جماعت نے جس چار نکاتی لائحہ عمل کو سامنے رکھ کر ملک میں اپنا کام شروع کیا اس کی ایک شق یہ تھی کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے میں کام کو آگے بڑھایا جائے تاکہ اس طبقے سے تحریک اسلامی کے لیے محقق، ادیب، صحافی اور ایسے اعلیٰ درجے کے کارکن مل سکیں جن کی ضرورت کو جماعت شدت سے محسوس کررہی تھی۔ چناں چہ اس مقصد کے پیش نظر ۱۹۵۰ء (مطابق ربیع الاول ۱۳۶۸ھ) میں رام پور میں ثانوی درس گاہ کا قیام

عمل میں آیا۔ ثانوی درس گاہ کے Prospectus میں اس کے درج ذیل مقاصد بیان کیے گئے ہیں۔

(۱) اس کے ذریعے سے اسلام کے ایسے کامیاب ترجمان تیار ہوں جو درس گاہ سے فراغت کے بعد تحریک اسلامی کے لیے تحقیقی اور علمی کام کر سکیں۔

(۲) اور جو لوگ اتنی اونچی صلاحیتوں کے حامل نہ ہوں وہ بھی کم از کم ایسے ضرور ہوں کہ قدیم و جدید ہر حلقے میں تحریک کے لیے موزوں کارکن ثابت ہو سکیں۔

اس کورس میں ایسے طلبہ کو داخلہ دیا جاتا تھا[۱] جو اغراض و مقاصد درس گاہ سے پوری طرح متفق ہوں اور تحریک اسلامی سے گہرا تعلق اور عملی رابطہ رکھتے ہوں۔ بی۔ اے کے مساوی علمی صلاحیت اور ذوق مطالعہ رکھتے ہوں یا کم از کم ان میں اتنی استعداد ہو کہ وہ علوم جدیدہ میں سے کسی فن کا انگریزی میں بہ طور خود مطالعہ کر سکتے ہوں اور بہت اچھا علمی ذوق اور صلاحیت رکھتے ہوں۔

ثانوی درس گاہ کے فوری قیام کے محرّکات میں مذکورہ بالا مقاصد کے علاوہ یہ بھی بہت قوی محرک رہا کہ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ اور دیگر مقامات کے چند جدید تعلیم یافتہ طلبہ نے جو جماعت اسلامی ہند کی فکر اور اس کے نصب العین سے متاثر ہوئے تھے جنھوں نے اسلام اور تحریک اسلامی کی خدمت سے سرشار ہو کر اس بات کی شدید خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ اپنی تعلیم کا رُخ بدلنا چاہتے ہیں[۲] اور علوم دینیہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ چناں چہ ثانوی درس گاہ میں ان جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لیے ایک چار سالہ نصاب کے تحت عربی اور دینی تعلیم کی تدریس کا انتظام کیا گیا۔ اس نصاب کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابتدائی دو برسوں میں اصل توجہ نحو و صرف اور عربی زبان و ادب پر دی گئی ہے اور بعد کے دونوں برسوں میں قرآن مجید پر، پھر حدیث پر اور پھر فقہ پر۔[۳] علوم جدیدہ کے مطالعے کے لیے روزانہ ڈیڑھ گھنٹہ یا زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے کا وقت فارغ کیا گیا۔ اس نصاب کی نوعیت مطالعاتی تھی۔ طلبہ خود اس کا مطالعہ کرتے تھے۔ مجموعی طور پر پورا نصابِ تعلیم اس معیار مطلوب کو سامنے رکھ کر بنایا گیا کہ چار سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب طالب علم یہاں سے فارغ ہو تو علوم دینیہ اور علوم جدیدہ دونوں میں تحقیقی مطالعے کی صلاحیتیں قابل اعتماد حد تک اس کے اندر پروان چڑھ چکی ہوں۔[۴]

(۱-۴) ثانوی درس گاہ (ضرورت، مقصد، نصاب تعلیم اور نظم و نسق صفحہ ۲۱ تا ۲۷) ناشر مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی ہند، رام پور

اس درس گاہ نے تحریک اسلامی کے لیے لائق وفائق اور باصلاحیت افراد تیار کیے جن میں سے بیشتر اسلام اور تحریک اسلامی کے مختلف میدانوں میں قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ۱۹۶۰ء کے بعد یہ درس گاہ بعض مشکلات کے سبب قائم نہ رہ سکی جن میں بہ طور خاص موزوں طلبہ کی عدم دستیابی ایک اہم وجہ رہی۔ اس درس گاہ کی افادیت اور اس سے حاصل ہونے والے نتائج کی روشنی میں پھر ثانوی درس گاہ کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے اور مختلف انداز سے اس کے احیا کی کوششیں ہورہی ہیں۔ اسلامی اکیڈمی دہلی اسی سلسلے کی کڑی ہے جس کے پہلے نگراں سابق امیر جماعت جناب ڈاکٹر عبدالحق انصاری مرحوم رہے ہیں۔ اس کے بعد ڈاکٹر حسن رضا، رانچی اس کے نگراں ہیں۔

ثانوی درس گاہ کے نام ور فارغین

ثانوی درس گاہ سے فارغ ہونے والے ان لائق فرزندوں میں سے چند کے نام دیے جارہے ہیں جو مختلف میدانوں میں دینی، علمی، فکری اور ادبی خدمات انجام دے رہے ہیں:

ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی: ماہر اسلامی معاشیات، شاہ فیصل بین الاقوامی انعام یافتہ، پروفیسر، ملک اور بیرون ملک کی یونی ورسٹیوں میں تدریسی خدمات انجام دے چکے ہیں اور کئی قابل قدر کتابوں کے مصنف ہیں۔

ڈاکٹر محمد عبدالحق انصاریؒ: فلسفہ کے پروفیسر، ملک اور بیرون ملک کی یونی ورسٹیوں میں تدریسی خدمات انجام دیا، جامعہ اسلامیہ کیرلہ کے چانسلر رہے، کئی علمی کتابیں تصنیف کیں۔ جماعت اسلامی ہند کے امیر (2003-2007) رہے۔

ڈاکٹر فضل الرحمٰن فریدیؒ: پروفیسر، ملک اور بیرون ملک کی یونی ورسٹیوں میں تدریسی خدمات انجام دیا۔ ماہر اسلامی معاشیات، کئی کتابوں کے مصنف، ماہنامہ زندگی نو کے مدیر، مرکزی مجلس شوریٰ جماعت اسلامی ہند کے سینئر رکن، ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ کے سکریٹری اور کئی تعلیمی اور علمی اداروں سے وابستہ رہے۔

ڈاکٹر قاضی اشفاق احمد (اعظم گڑھ): ڈائریکٹر دعوہ اسلامک فاؤنڈیشن فار ایجوکیشن اینڈ ویلفیر، آسٹریلیا۔ قاضی اشفاق احمد صاحب انجینئرنگ کے کنسلٹینٹ، میکانیکل انجینئرنگ کے میدان میں شان دار تعلیمی پس منظر کے مالک رہے، ہند و بیرون ہند کی مختلف یونی ورسٹیوں میں تدریسی خدمات انجام دی ہیں، انجینئرنگ کے عنوانات پر اور صحافتی و اسلامی موضوعات پر ۱۲۵ مقالات قلم بند کر چکے ہیں، جو معیاری بین الاقوامی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس وقت آسٹریلیا ہی میں دعوتی و تحریکی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

عبد الرشید عثمانیؒ (مہاراشٹر): تین میقاتوں تک جماعت اسلامی ہند حلقۂ مہاراشٹر کے امیر اور تین میقاتوں تک جماعت اسلامی ہند کے مرکزی سکریٹری کی حیثیت سے خدمات انجام دیں، جامعۃ الہدیٰ مالیگاؤں کے مہتمم اور کئی تعلیمی اور رفاہی اداروں سے وابستہ رہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ (علی گڑھ): انگریزی کے پروفیسر، آپ نے یوگنڈا (افریقہ) میں دعوت و تبلیغ کے فرائض بھی انجام دیے ہیں، علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی میں انگریزی کے استاد رہے۔ کئی علمی اور تصنیفی کام انجام دیے ہیں۔

ڈاکٹر سید عبد الباری، شبنم سبحانیؒ: اردو کے استاد، ادارۂ ادب اسلامی ہند کے صدر اور اس کے ترجمان ماہنامہ 'پیش رفت' کے مدیر اعلیٰ، کئی علمی، ادبی اور تنقیدی کتابوں کے مصنف، مرکز جماعت اسلامی ہند میں تصنیفی اکیڈمی کے سکریٹری کے منصب پر رہے، کئی تعلیمی، علمی اور رفاہی اداروں سے بھی متعلق رہے۔

پروفیسر عبد المعز منظرؒ (پٹنہ): آپ نے معاشیات کے استاد کے فرائض انجام دیے۔ ان کے کچھ تراجم اور تصنیفات شائع ہوئی ہیں۔

مفتی شمس الدینؒ (دربھنگہ): مجموعۂ احادیث 'شمعِ ہدایت' کے مرتب، آپ نے کچھ عرصے تک مرکز جماعت اسلامی ہند میں ڈائریکٹر رابطۂ عامہ کے فرائض بھی انجام دیے۔ اور مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی کے منیجر بھی رہے۔

ڈاکٹر راؤ عرفان احمد خاں: (حال مقیم امریکہ) فلسفہ کے استاد رہے ہیں اور آج

کل امریکہ میں دعوتی وتحریکی سرگرمیوں اور قرآن مجید کی بعض سورتوں کی تفسیر لکھنے میں مصروف ہیں، سورۂ بقرہ کی تفسیر شائع ہو چکی ہے۔

حبیب حامد الکاف: (حال مقیم حیدر آباد) علمی اور تحقیقی کاموں میں مصروف ہیں۔ ترجمان القرآن لاہور، زندگی نو اور دوسرے علمی رسالوں میں ان کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اظہار الحق: (مقیم بانکا، بہار) آپ نے معاشیات کے استاد کے فرائض انجام دیے۔اور تحریک سے متعلق رہے ہیں۔

حمایت المقیت صدیقیؒ: (حیدر آباد) کئی سال تک بچوں کے لیے ایک انگریزی رسالہ 'لٹل اسٹار' کے نام سے نکالا، علمی کاموں میں مصروف رہے ہیں۔

پروفیسر اقبال احمد انصاریؒ: علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی میں انگریزی کے استاد رہ چکے ہیں۔ حقوق انسانی کی تنظیموں سے وابستہ رہے ہیں۔ حقوق انسانی اور اقلیتوں کے دستوری حقوق پر گراں قدر کتابوں کے مصنف ہیں۔ علمی رسالوں میں آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے۔

سید شاہ محمد اسعد مرحوم اور اظہار کریم مرحوم حلقہ بہار میں مختلف سطح کی تحریکی خدمات انجام دے چکے ہیں۔

چند ممتاز ادارے

(۱) جامعۃ الفلاح، بلریا گنج، اعظم گڑھ

اعلیٰ دینی تعلیم کے فروغ کے لیے بعض دوسرے تعلیمی اداروں نے جو نمایاں کوششیں کی ہیں اُن میں اتر پردیش میں جامعۃ الفلاح بلریا گنج اعظم گڑھ کی کوششیں قابل قدر ہیں۔ ۱۹۶۲ء میں ایک مقامی ادارے کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے درج ذیل مقاصد کے تحت وسعت دی گئی۔(۱)

۱- ایسے افراد تیار کرنا:

(الف) جو قرآن وسنت کا گہرا علم اور دینی بصیرت رکھتے ہوں۔

(ب) جن کی نظر وقت کے اہم مسائل پر ہو اور جو غیر اسلامی افکار ونظریات سے بہ خوبی واقف ہوں۔

(ج) جو اسلامی اخلاق وکردار کے حامل ہوں۔

(د) جن میں احیائے دین اور اعلائے کلمۃ اللہ کا جذبہ ہو۔

(ہ) جو گروہی، جماعتی اور فقہی اختلافات سے بالاتر ہو کر وسعت قلب ونظر کے ساتھ معاشرے کی اصلاح وتعمیر کا فریضہ انجام دے سکیں۔

۲- ایسا نصاب تعلیم زیر عمل لانا جس میں دینی اور عصری علوم کا بہترین امتزاج ہو اور جو جامعہ کی اساس سے ہم آہنگ ہو۔

۳- اسلام کی خدمت کے لیے دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق، فکری، علمی اور تحقیقی مواد فراہم کرنا۔

۴- فنی، ٹیکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم کا اس طرح نظم کرنا جو مقاصد جامعہ سے ہم آہنگ ہو۔

---

(۱) دستور جامعۃ الفلاح، بلریا گنج، اعظم گڑھ مطبوعہ ۱۹۹۷۔ ص (۱) اور ص (۲)

نصابی اسکیم

جامعۃ الفلاح میں اس وقت ۱۶ سالہ نصابی اسکیم نافذ ہے جو ۵ سال پرائمری، ۳ سال ثانوی اور ۸ سال اعلیٰ تعلیم کے عربی درجات پر مشتمل ہے۔ اعلیٰ تعلیم میں ۶ سال عالمیت اور ۲ سال فضیلت کے لیے درکار ہوتے ہیں۔

شعبۂ ابتدائی میں دینیات، زبان (اردو، ہندی، انگریزی) کے ساتھ ساتھ پرائمری درجات کے تمام مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے۔ درسی کتابیں مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز کی شامل نصاب ہیں، شعبۂ ثانوی میں اسلامیات، انگریزی وفارسی کے علاوہ جونیئر ہائی اسکول کے جملہ مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہاں بھی بعض کتابیں مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز کی شامل درس ہیں۔ شعبۂ اعلیٰ میں تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد، ادب عربی، تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات، معاشیات، انگریزی، اردو، ہندی، حفظ وتجوید، اسرارِ شریعت وغیرہ علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ فضیلت کے نصاب کے ساتھ، فقہ حدیث، تفسیر اور دعوت جیسے علوم وفنون میں تخصص کرایا جاتا ہے۔

پیش آمدہ ضروریات کی تکمیل، وقتاً فوقتاً درسیات میں مناسب حذف و اضافہ اور بحیثیت مجموعی مراحل تعلیم ونصابِ تعلیم کے سلسلے میں سفارشات مرتب کرنے کے لیے ماہرین پر مشتمل ایک تعلیمی کمیٹی ہے جو ہر سال اپنی نشست کر کے نصاب ونظام تعلیم پر غور کرتی ہے اور اپنی سفارشات جامعہ کی مجلس شوریٰ کو پیش کرتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف مضامین کی تعلیم کے لیے ترتیب، تقسیم اور تفصیلی منہج مقرر ہے، اس کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اساتذہ کی تبدیلی سے کوئی جوہری فرق واقع نہیں ہوتا ہے اور جامعہ سے ملحق اداروں میں یکسانیت برقرار رہتی ہے۔

مقاصد سے ہم آہنگ درسیات کی تیاری اور دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق فکری، علمی اور تحقیقی مواد کی فراہمی کے لیے ادارۂ علمیہ، جامعۃ الفلاح کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ بھی قائم ہے جہاں سے درجنوں کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں۔

۲۰۱۶ء-۲۰۱۷ء کے تعلیمی ریکارڈ کے مطابق ابتدائی تا اعلیٰ درجات میں طلبہ کی تعداد ۱۷۰۱ تھی۔

شعبۂ نسواں

شعبۂ نسواں میں بھی ۱۶ سالہ نصابی اسکیم کو فضیلت تک نافذ کیا گیا ہے۔ کل طالبات کی تعداد تعلیمی سال ۲۰۱۶ء-۲۰۱۷ء میں ۲۹۸۹ تھی۔

شعبۂ حفظ

طلبہ و طالبات کے لیے شعبۂ حفظ بھی قائم ہے۔ ۲۰۱۶-۲۰۱۷ء میں طلبہ کی تعداد ۱۳۶ اور طالبات کی تعداد ۱۸۰ ہے۔

دارُالاقامہ

غیر مقامی طلبہ و طالبات کے لیے دونوں شعبوں میں قیام گاہیں (ہاسٹل) قائم ہیں، جہاں طلبہ و طالبات کی کثیر تعداد مقیم رہتی ہے۔ غیر مستطیع طلبہ و طالبات کی کفالت کا نظم جامعہ کرتی ہے۔

امتیازی خصوصیات

ایک وسیع و عریض احاطے میں طلبہ و طالبات کی الگ الگ تعلیم گاہیں اور اقامت گاہیں قائم ہیں۔ ایک وسیع و خوش منظر مسجد، کتابوں سے بھرپور لائبریری اور کھیل کے میدان جامعہ کی امتیازی خصوصیات ہیں۔

جامعۃ الفلاح کی سند عالمیت وفضیلت کو ملک و بیرون ملک کے تعلیمی اداروں اور اہم یونی ورسٹیوں نے تسلیم کرلیا ہے جس کی وجہ سے طلبہ و طالبات کو عالمیت وفضیلت کے بعد اپنی پسند کے شعبہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی سہولت حاصل ہوگئی ہے۔ اطراف و اکناف کے تقریباً ۱۱ مدارس و مکاتب کو خود جامعہ نے سندِ الحاق دی ہے۔

اس ادارے کو یہ اعزاز حاصل رہا ہے کہ مولانا جلیل احسن ندوی، مولانا ابواللیث اصلاحی ندوی اور مولانا صدرالدین اصلاحی وغیرہم اکابر اس کے تعلیمی و انتظامی امور کے نگراں رہے ہیں۔ ڈاکٹر خلیل احمد صاحب، مولانا محمد عیسیٰ قاسمی، حاجی عبدالمتین، مولانا ابوالبقا ندوی، مولانا محمد طاہر مدنی اس

کے ناظم رہے ہیں۔ آج کل مولانا رحمت اللہ اثری فلاحی مدنی اس ذمہ داری کو سنبھال رہے ہیں۔

ممتاز عالم دین اور نام ور تحریکی رہ نما مولانا سید جلال الدین عمری اس درس گاہ کے شیخ الجامعہ ہیں۔ جامعہ کا نظام شورائی ہے۔ ہر تین سال کے بعد ذمہ داروں کا انتخاب عمل میں آتا ہے۔

جامعہ نے برادرانِ وطن میں دعوتی کام کی تربیت اور فرض منصبی کی ادائے گی کے لیے باقاعدہ شعبۂ دعوت قائم کر رکھا ہے۔ ۲۰۰۵ء میں دعاۃ کی تیاری کے لیے کلیۃ الدعوۃ کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اس شعبہ کے فروغ واستحکام میں دشواریاں ضرور ہیں تاہم ایک اچھی کوشش ہے جو برابر کی جارہی ہے۔

جامعہ نے کیمپس کے اندر 'الفلاح ہاسپٹل' کے نام سے ایک شفاخانہ قائم کیا ہے، یہ اسپتال ۲۰۱۰ء سے برابر خدمات انجام دے رہا ہے۔ ایک تدریج کے ساتھ ترقی ہورہی ہے۔ اسپتال سے نہ صرف وابستگان جامعہ کو فائدہ پہنچا ہے بلکہ بہتر کارکردگی کے سبب مسلم وغیر مسلم کے وسیع حلقے میں اسپتال نے اعتبار حاصل کرلیا ہے۔ سرِ دست چالیس بیڈ کا نظم ہے اور امید ہے عنقریب سو بیڈ کا اسپتال ہوجائے گا۔ تعمیری کام جاری ہے۔

جامعہ نے اپنے مقصد کے حصول کے لیے فنی وتکنیکی تعلیم کا نظم بھی ایک علیٰحدہ عمارت میں کیا ہے۔ 'فلاح ووکیشنل سینٹر' کے نام سے قائم اس شعبہ نے لڑکوں اور لڑکیوں کی فنی تعلیم کا الگ الگ نظم کیا ہے۔ کمپیوٹر، ٹیلرنگ، سیونگ کٹنگ، امور خانہ داری وغیرہ الیکٹرک وغیرہ کی تعلیم کا نظم ہے۔

'انجمن طلبہ قدیم، جامعۃ الفلاح' کے نام سے فارغین جامعہ کی ایک فعال تنظیم قائم ہے۔ یہ تنظیم فارغین کی مختلف جہتوں سے مدد اور رہ نمائی کرتی ہے اور جامعہ کی تعمیر وترقی میں بھی بھرپور کردار ادا کرتی ہے۔ فی الوقت انجمن جامعہ کی نامکمل عمارتوں کی تکمیل پر متوجہ ہے۔ فارغین کی توجہ اور دل چسپی کو دیکھتے ہوئے توقع کی جارہی ہے کہ بہت جلد یہ ہدف حاصل کرلیا جائے گا۔

جامعہ نے اپنی خدمات کے پچاس سال مکمل ہونے پر ۲۰۱۲ میں گولڈن جوبلی کا انعقاد کیا۔ اس موقع پر فارغین جامعہ کے علاوہ ملک وبیرونِ ملک کی نمایاں شخصیات نے شرکت کی، اربابِ جامعہ نے اپنی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور آئندہ کے لیے ٹھوس بنیادوں پر پیش قدمی کا عہد کیا۔

(۲) جامعۃ الصالحات، رام پور

۱۹۵۲ء میں تحریک اسلامی کے اہل بصیرت اور صاحب نظر قائدین نے چھوٹی بچیوں کی ابتدائی تعلیم کے لیے ایک مکتب قائم کیا تھا جس کا نام 'بچیوں کا مدرسہ' رکھا گیا تھا۔ یہ مکتب برابر ترقی کی منزلیں طے کرتا رہا۔ ایک عرصے سے اس بات کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ لڑکیوں کے لیے دینی علوم کی اعلیٰ تعلیم کا کوئی نظم قائم کیا جائے۔ چناں چہ ۱۷ر ستمبر ۱۹۷۲ء کو ایک کنونشن اُس وقت کے امیر جماعت اسلامی ہند مولانا ابو اللیث اصلاحی ندوی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں طے ہوا کہ لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لیے ایک دار العلوم قائم کیا جائے۔ چناں چہ اسی سال عربی و اسلامی علوم وفنون کی اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعۃ الصالحات کا قیام عمل میں آیا۔ ۷۸-۱۹۷۷ء میں اعلیٰ تعلیم کے چھے سالہ کورس کے آخری کلاس یعنی فاضلہ دوم کا پہلا بیچ فارغ ہوا۔

جامعۃ الصالحات کے اغراض ومقاصد حسب ذیل رکھے گئے ہیں:(۱)

۱- لڑکیوں کے اندر ایمان کی پختگی اور عمل کا جذبہ اُبھارنے کی کوشش کرنا۔

۲- انھیں عربی زبان میں قرآن وحدیث اور فقہ کی تعلیم دے کر اسلام سے روشناس کرانا۔

۳- ایسی خواتین تیار کرنا جو:

(الف) اسلام کے لیے مفید اور کار آمد ہوں اور جو زندگی کے ہر میدان میں اسلام کی نمائندگی کرسکیں۔

(ب) معاشرے کی اصلاح میں اپنا فرض ادا کرسکیں۔

(ج) آئندہ نسلوں کے لیے دینی تربیت کا ذریعہ بن سکیں اور بچوں میں اسلامی اقدار بیدار کرنے کے قابل ہوں۔

(د) علوم اسلامیہ حاصل کرنے کے بعد مغرب زدہ خواتین کی الجھنوں کو دور کرسکیں اور ان کی اصلاح کرسکیں۔

---

(۱) قواعد وضوابط جامعۃ الصالحات۔ مئی ۱۹۷۹ صفحہ:۲

(ہ) گھریلو زندگی کو سلیقے سے گزار سکیں اور ایک مثالی خاتون اور مثالی مومنہ بن سکیں۔

جامعۃ الصالحات میں چودہ سالہ نصاب تعلیم نافذ العمل ہے۔

۸ر سال جونیئر ہائی اسکول کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد چار سال عالمیت اور دو سال فضیلت کے رکھے گئے ہیں۔ عربی اور دینی علوم کے پہلو بہ پہلو، کمپیوٹر اور ہوم سائنس کی تعلیم کا بھی نظم ہے۔ یہ ایک اقامتی درس گاہ ہے۔ ملک کے مختلف حصوں سے طالبات دینی علوم حاصل کرنے کے لیے یہاں آتی ہیں۔ جامعۃ الصالحات کا شمار طالبات کی ممتاز درس گاہوں میں ہوتا ہے۔ ۱۱۴۱ طالبات کا اقامت گاہ میں قیام وطعام کا نظم تھا جب کہ کل طالبات کی تعداد ۲۶۶۰ تھی۔ اس کے باوجود ہر سال بیشتر طالبات گنجائش ناکافی ہونے کے سبب واپس کردی جاتی ہیں۔ معلمین ومعلمات ۱۰۷ اور غیر تدریسی عملہ ۱۱۶ افراد پر مشتمل ہے۔

جامعہ کی عالمیت وفضیلت کی سند کو علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی، جامعہ ہمدرد، دہلی وغیرہ یونی ورسٹیوں نے تسلیم کیا ہے۔ اس جامعہ کی فارغ طالبات ملک کے مختلف حصوں میں بالخصوص لڑکیوں کی تعلیم گاہوں میں دینی وعربی علوم کے فروغ کا ذریعہ بن رہی ہیں اب تک فارغ التحصیل عالمات کی تعداد ۱۴۲۵ اور فاضلات کی تعداد ۸۱۰ ہے۔

یہ ادارہ 'جامعۃ الصالحات مسلم گرلس ایجوکیشنل سوسائٹی رام پور' کے زیر نگرانی چل رہا ہے۔ اس کے بانی صدر جناب محمد عبدالحی مرحوم (مدیر، ماہنامہ، الحسنات) نے ۳۰ر سال تک اس ادارے کی نظامت کے فرائض انجام دیے۔ اس کے بعد جناب توسّل حسین صدیقی صاحب ۷ سال تک صدر اور ناظم رہے۔ ۱۹۹۳ء سے مولانا محمد یوسف اصلاحی صاحب معروف عالم دین، کئی کتابوں کے مصنف، رکن مرکزی مجلس شوریٰ، جماعت اسلامی ہند اور مدیر ماہنامہ ذکریٰ رام پور اس ادارے کی صدارت اور نظامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

(۳) الجامعۃ الاسلامیہ، شانتاپورم، کیرلہ

الجامعۃ الاسلامیہ شانتا پورم (Islamic University Shantapuram) دراصل الکلیۃ الاسلامیۃ، شانتاپورم (Islamia College Shantapuram) کا نقش ثانی ہے، جسے کیرلہ

میں تحریک اسلامی کے سالاراول وی پی محمد علی عرف حاجی صاحب نے ۱۹۵۵ء میں قائم کیا اور جس کو ۲۰۰۳ء میں ترقی دے کر اسلامی یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔ یونیورسٹی کا باضابطہ افتتاح ۲۰۰۳ء میں مشہور عالم دین علامہ یوسف القرضاوی (قطر) کے دستِ مبارک سے عمل میں آیا۔ مشہور محقق اور دانشور ڈاکٹر محمد عبدالحق انصاری سابق امیر جماعت اسلامی ہند اس کے چانسلر مقرر کیے گئے تھے۔

مقاصد جامعہ

قیام جامعہ کے مقاصد درج ذیل بیان کیے گئے ہیں:

۱- ایسے باصلاحیت وباکردار علما کی تیاری جو وطن عزیز میں ملت اسلامیہ کی مختلف سطحوں پر قیادت کرسکیں۔

۲- ایسے محققین اور داعیان کی تیاری جو علمی بصیرت اور اعلیٰ کردار سے آراستہ ہوکر عصری تقاضوں کی روشنی میں دعوتِ اسلامی کا فریضہ ادا کرنے کے اہل ہوں۔

۳- ایسی افراد کی ٹیم تیار کرنا جو ریاست کیرلہ میں خصوصاً اور پورے ملک میں عموماً تحریک اسلامی کے ماتحت چلنے والے مختلف اداروں کے ذمہ دارانہ مناصب پر فائز ہونے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

۴- ایسی عالمات کی تیاری جو خواتین کی علمی وعملی تربیت کرسکیں اور عصر حاضر میں مسلم خواتین پر عائد ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کا اہل بناسکیں۔

خصوصیاتِ جامعہ

۱- علمی ارتقا کے ساتھ اخلاقی اور فکری تربیت کا خصوصی اہتمام۔

۲- نصابی وہم نصابی سرگرمیوں کے ذریعے ثقافتی، تحریکی اور دعوتی سرگرمیوں میں بھرپور شرکت کے مواقع۔

۳- پرفضا محل وقوع اور معتدل آب وہوا۔

۴- وسیع کتب خانہ، ڈیجیٹل لائبریری اور انفارمیشن ٹکنالوجی سنٹر سے استفادہ کے بھرپور مواقع۔

۵- ہندوستان اور عالم عرب کی معروف اسلامی جامعات کے فارغ التحصیل ہندوستانی اساتذہ کے علاوہ عرب اساتذہ کی جز وقتی وہمہ وقتی خدمات۔

٦- دینی مضامین کی تدریس کا میڈیم (Medium) عربی اور عصری مضامین کی تدریس کا میڈیم (Medium) انگریزی۔

شعبہ جات کا مختصر تعارف

ہائر سکنڈری کورس (+2)

اس کورس میں دسویں جماعت (SSLC) کامیاب طلبہ کو داخلہ دیا جاتا ہے، اس دوسالہ کورس میں عربی اور انگریزی زبانوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور طلبہ کو آئندہ کے ڈگری کورس کے لیے تیار کرایا جاتا ہے۔ ساتھ ہی NIOS (National Inistitute of open Schooling) سے 2+ بھی کرایا جاتا ہے۔

ڈگری کورس (UG Course)

ڈگری کورس پر مشتمل دو کلیات (كلية الشريعه اور كلية اصول الدين) قائم ہیں۔ نصاب میں دینی اور عصری تعلیم کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ فضیلت کے معیار کی دینی تعلیم عربی میڈیم سے دی جاتی ہے۔ ساتھ ہی کالی کٹ یونیورسٹی سے بی اے (BA) بھی کرایا جاتا ہے۔

پوسٹ ڈگری کورس (PG Course)

علوم قرآن، علوم حدیث اور علوم دعوت میں اختصاص کے لیے مندرجہ ذیل کلیات کام کر رہے ہیں: ۱) کلیۃ القرآن (دوسالہ) ۲) کلیۃ الحدیث (دوسالہ) ۳) کلیۃ الدعوۃ (دوسالہ)

ان کلیات میں ان طلبہ کو داخلہ دیا جاتا ہے، جنھوں نے شریعہ یا اصول الدین چار سالہ ڈگری کورس مکمل کرلیا ہو۔ کلیۃ القرآن اور کلیۃ الحدیث میں ذریعۂ تعلیم عربی زبان اور کلیۃ الدعوۃ میں ملیالم زبان ہے۔ معروف دینی جامعات کے فارغین (اصلاحی، فلاحی، ندوی، قاسمی، سلفی وغیرہ) بھی ان کلیات میں داخلے کے اہل ہیں۔ داخلہ، ٹسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ ان کلیات میں تعلیم پانے والے طلبہ کو ماہانہ تعلیمی وظائف بھی دیے جاتے ہیں۔

پوسٹ ڈگری ڈپلوما کورسز (PG Diploma Courses)

۱) فیکلٹی آف اسلامک اکنامکس اینڈ فائنانس (Faculty of Islamic Economics & Finance)

عالمی معاشی بحران کے پس منظر میں اس فیکلٹی کا قیام عمل میں آیا ہے۔ یہ ہندوستان میں اسلامی فائنانس کا پہلا ادارہ ہے۔ اس کے تحت اکنامکس اور کامرس کے گریجویٹ طلبہ کے لیے ایک سالہ PG Diploma کورس انگریزی میڈیم میں کرایا جاتا ہے۔ کسی بھی ڈسپلن بالخصوص اکنامکس اور کامرس کے ڈگری یافتہ طلبہ کو اس کورس میں داخلہ دیا جاتا ہے۔

۲) فیکلٹی آف لینگو یجز اینڈ ٹرانسلیشن (Faculty of Languages & Translation)

اس فیکلٹی میں ایک سالہ پی جی ڈپلوما کورس کے تحت عربی اور انگلش میں لکھنے پڑھنے، بولنے اور ترجمہ کرنے کی مہارت پیدا کی جاتی ہے۔ ادارہ کے پیش نظر ایسے افراد کی تیاری ہے جو تالیف اور ترجمے کا کام بہ حسن وخوبی انجام دے سکتے ہوں۔ اس فیکلٹی میں ایسے طلبہ کو داخلہ دیا جاتا ہے جو کسی بھی مضمون سے گریجویشن کر چکے ہوں اور عربی اور انگریزی سے اچھی واقفیت رکھتے ہوں۔

سینٹرس (Centers)

☆ انفارمیشن ٹکنالوجی سنٹر (Information Technology Centre)

☆ سینٹر برائے فروغ انسانی وسائل (Centre for Human resource development)

☆ سینٹر فار ریسرچ اینڈ ایڈوانسڈ اسٹڈیز (Centre for Research & Advanced Studies)

☆ معہد اعداد الائمہ والخطباء (Imam & Khateeb Training Institute)

دیگر ادارے

☆ الجامعہ آرٹس اینڈ سائنس کالج (Al Jamia Arts & Science College)

☆ الجامعہ اگنو کمیونٹی کالج (Al Jamia iGNOU Community College)

☆ گرلس اسلامیہ کالج ونڈر (Girls Islamia College Wondoor)

۱۹۹۰ء میں 'کلیۃ الدعوۃ للدارسات العلیا' (دعوہ کالج) کی بنیاد رکھی گئی جس کا مقصد دعوتی مقاصد کے لیے ایسے باصلاحیت افراد تیار کرنا ہے جن میں صحافت، خطابت اور تصنیف وتالیف کی اہلیت ہو۔ اس کالج سے ۱۴ بیچ فارغ ہو چکے ہیں۔ یہ پوسٹ گریجویشن سطح کا دوسالہ کورس ہے۔

۱۹۹۳ء میں کلیۃ اصول الدین کا قیام عمل میں آیا جس کا مقصد یہ تھا کہ ایسے باصلاحیت علما تیار کیے جائیں جو علمی وفکری حیثیت سے اُمت مسلمہ کی قیادت کر سکیں۔ یہ چھے سالہ ڈگری کورس ہے۔ ۲۰۰۰ء میں مزید توسیع کی گئی اور کلیۃ الشریعہ، کلیۃ القرآن، کلیۃ الحدیث، (چھے سالہ ڈگری کورس) معہد الائمہ والخطباء (دوسالہ کورس) معہد تحفیظ القرآن، معہد التعلیم اللغۃ العربیہ، معہد تدریب المعلّمین، مرکز البحوث والدراسات الاسلامیہ اور مرکز تقنیۃ المعلومات (ٹکنالوجی) کا اضافہ کیا گیا۔

☆ الجامعۃ الاسلامیۃ، میوات کیمپس (ہریانہ)

شہر کے شور وغل سے دور پرفضا اور پرسکون محل وقوع پر الجامعۃ الاسلامیۃ شانتاپورم کی طرف سے میوات میں 2+ کے لیے برانچ شروع کیا گیا ہے۔ اس کورس اور برانچ کا مقصد الجامعۃ الاسلامیۃ شانتاپورم کیرالہ کے گریجویشن کورس کے لیے طلبہ کو تیار کرنا ہے۔

مختلف ریاستوں میں نمایاں تعلیمی کوششیں

۲۰۰۱ کی مردم شماری کے موقعے پر مسلمانوں کے مطالبے پر حکومت نے مذہب کی بنیاد پر شرح خواندگی کا تذکرہ کیا تھا، اب تک یہ معلومات محفوظ زمرے میں ہونے کی وجہ سے منظر عام پر نہیں لائی جاتی تھی۔ یہاں پر خاص طور پر ۲۰۰۱ کی مردم شماری کے اعداد وشمار کا بحیثیت مجموعی اور بالخصوص ریاست کی سطح پر تذکرہ کیا گیا تاکہ مسلمانوں کو یہ معلوم ہو سکے کہ وہ اپنے ہم وطنوں کے مقابلے میں کہاں کھڑے ہیں۔ ۲۰۱۱ کے اعداد وشمار کا بھی علیحدہ سے تذکرہ کر دیا گیا ہے لیکن یہ مجموعی شرح خواندگی کو واضح کرتے ہیں۔

۲۰۰۱ کی مردم شماری کے مطابق پورے ملک کی مجموعی خواندگی ۸۳ء۶۴٪، مردوں کی خواندگی ۲۶ء۷۵٪ اور عورتوں کی خواندگی ۶۷ء۵۳٪ ہے۔

۲۰۱۱ء میں مجموعی خواندگی ۰۴ء۷۴٪، مردوں کی خواندگی ۱۴ء۸۲٪ اور عورتوں کی خواندگی ۴۶ء۶۵٪ ہے۔

ریاست کیرلہ ملک کی سب سے زیادہ خواندہ ریاست ہے۔ یہاں مسلمانوں کی مجموعی خواندگی ۲۰۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۴ء۸۹٪ ہے اور عورتوں کی خواندگی ۵ء۸۵٪ ہے۔ ۲۰۱۱ کی مردم شماری کے مطابق کیرلہ کی شرح خواندگی ۰۳ء۹۳٪ ہے جب کہ خواتین کی شرح خواندگی ۹۲۰٪ ہے۔

کیرلہ

جماعت کی جانب سے اس ریاست میں تعلیمی میدان میں نمایاں کوششیں ہوئی ہیں۔

یکم اپریل ۱۹۸۰ء کو ان کوششوں کو مربوط اور موثر بنانے کے لیے المجلس التعلیم الاسلامی کا قیام عمل

میں آیا۔ اب اس کا نام بدل کر Integrated Educational Council India (IEC India) کر دیا گیا ہے۔ اس کے تحت درج ذیل ادارے قائم ہیں۔

(۱) Majlis Madarsa Education Board

اس کے تحت پانچ سو (۵۰۰) مدارس چلتے ہیں، جن میں تیس ہزار (۳۰۰۰۰) طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں اور دو ہزار (۲۰۰۰) اساتذہ تعلیم وتربیت کے فرائض پر مامور ہیں۔

(۲) Early Childhood Education

پری پرائمری کا ایک نصاب مرتب کر لیا گیا ہے، جس میں اسلامی تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

اس کے تحت پانچ سو (۵۰۰) ادارے خدمت انجام دے رہے ہیں، جن میں چھیاسٹھ ہزار (۶۶۰۰۰) طلبہ اور طالبات زیور تعلیم وتربیت سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ تقریباً چار ہزار اساتذہ ومعلمات اس اہم فریضہ کو انجام دے رہے ہیں۔

(۳) Vidya Council for School Education

اس کے زیر نگرانی ایک سو آٹھ (۱۰۸) ادارے تعلیم وتربیت کے کام کر رہے ہیں، جن میں چھیاسٹھ ہزار (۶۶۰۰۰) طلبہ اور طالبات تعلیم وتربیت حاصل کر رہے ہیں۔ ان طلبہ کی رہ نمائی اور تعلیم پر تقریباً چار ہزار معلّمین اور معلّمات مامور ہیں۔

(۴) Higher Education Department

اس کے تحت اکیس (۲۱) Islamia Arabic Colleges اور نو (۹) Arts and Scienc Colleges اسی طرح تین Proffisinal Colleges اور دو (۲) Traning College کام کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ اس کے تحت تین اور ذیلی ادارے قائم کیے گئے ہیں۔

(الف) Board of Studies

(ب) Islamia College principal Council

(ج) Curriculam Review Commission

(۵) Research and policy studies

یہ کل ہند ریسرچ کرنے والوں کا گروپ ہے، جس میں ۲۰۰ افراد ریسرچ کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اس ادارے کے تحت اسکالرس کے پروگرام بھی ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں سے تین قابل ذکر ہیں۔

(i) Motivational research orientation for Islamya College Graduates.

(ii) Motivational research orientation for young sters below 30 years' (including those from outside, J.I.H)

(iii) Motivational research orientation for adults in J.I.H. who have excelled academically but are unaware of reseach possibilities or methods (4 persons have joined Ph.D after this program)

مذکورہ بالا شعبے کے ذریعے شعبوں کے کارکنان کی تربیت کا نظم کیا جاتا ہے۔ بشمول آفس ورکرس، استقبالیہ کے کارکنان اور دیگر منتظمین۔ اب تک اس طرح کے ۴۸ ٹریننگ کے پروگرام منعقد کیے جا چکے ہیں۔

(۶) Management & Development Council

(۷) Production and Publication

(الف) پری پرائمری درجات کے لیے اسلامی نقطہ نظر سے کتابیں تیار کر کے شائع ہو چکی ہیں۔

(ب) مدارس اسلامیہ کے لیے بیس (۲۰) کتابیں ٹسٹ بک کے طور پر طبع ہو چکی ہیں۔

(ج) اسکول کورس کے لیے ۱۸ کتابیں زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ چکی ہیں۔

(د) کالجز کے لیے چھ کتابیں طبع ہو چکی ہیں۔

(۸) Centre for Educational research and Training

(۹) الجامعۃ الاسلامیہ شانتاپورم

(تفصیلی تعارف آچکا ہے)

جزائر انڈمان ونکوبار

جماعتی نظم میں یہ حلقہ کیرلہ کے تحت ہے۔

یہاں کی مجموعی خواندگی ۸۱ء۱۸ ٪ ہے جس میں مسلم مردوں کی خواندگی ۸۹ء۹ ٪ اور مسلم عورتوں کی خواندگی ۸۶ء۸ ٪ ہے۔

یہاں گزشتہ سالوں میں ایک اسکول قائم کیا گیا ہے، نیشنل کونسل فار پروموشن آف اردو لنگویج کے تحت کمپیوٹر کلاس کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

اترپردیش

اترپردیش مسلم آبادی کے ارتکاز کے لحاظ سے بہت اہم ریاست ہے۔ نظم جماعت کے تحت اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے (۱) یوپی مغرب واتراکھنڈ (۲) یوپی مشرق۔ تعلیمی لحاظ سے اترپردیش ایک پس ماندہ ریاست ہے۔ یہاں مجموعی طور سے تعلیمی خواندگی 67.68% ہے (۲۰۱۱ء کی مردم شماری کے مطابق) جب کہ اتراکھنڈ میں مجموعی تعلیمی خواندگی 78.82% ہے۔ دونوں ہی ریاستوں میں مسلمان خواندگی کے لحاظ سے اور پیچھے ہیں۔ یہاں تعلیم کی پس ماندگی کو نظر میں رکھتے ہوئے 'اترپردیش فلاحِ عام سوسائٹی' لکھنؤ کا قیام 1979 میں عمل آیا۔ اس سوسائٹی نے دینی اور رفاہی خدمات کے ساتھ ساتھ بطور خاص تعلیم کے فروغ کو اپنا اہم ہدف بنایا ہے۔ اس سوسائٹی نے ہاسپٹل، نرسنگ ہوم، ڈسپنسریاں، تعلیم بالغاں و بالغات کے سینٹرس اور سلائی وکڑھائی کے سینٹرس بھی قائم کیے ہیں جو بحسن وخوبی خدمت خلق میں مصروف ہیں۔ اور بلاتفریق مذہب وملت اپنے میدان کار میں سرگرم عمل ہیں۔ اترپردیش فلاح عام سوسائٹی نے ملحقہ مدارس اور ملت کے دیگر تعلیمی اداروں کے معیار تعلیم کی بلندی کے لیے اساتذہ کی ایک ماہی ٹریننگ کیمپ کا سلسلہ 1988 سے شروع کیا۔ مارچ 2009 سے یہ ٹریننگ کیمپ یک ماہی نہ ہوکر پندرہ روزہ کردیا گیا ہے۔ اب تک اس کے 28 کامیاب کیمپ منعقد ہوچکے ہیں، جن سے فارغ

معلّمین و معلّمات کی تعداد تقریباً 1400 تک پہنچ چکی ہے۔ اس ٹریننگ کیمپ میں معلّمین و معلّمات کو اسلامیات کے علاوہ فلسفۂ تعلیم، تعلیمی نفسیات، تنظیم ادارہ، طریقۂ تدریس اور جانچ سے متعلق نظری معلومات کے علاوہ دو مضامین میں تدریس کی عملی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ اس کوشش کے اچھے نتائج سامنے آرہے ہیں۔ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ معلّمین و معلّمات کی تربیت کا باقاعدہ کوئی ادارہ وجود میں آئے۔

اس وقت یہ سوسائٹی یو پی مغرب میں مصروف عمل ہے۔ اس سوسائٹی کے تحت حلقہ میں ۱۲۹ اسکول چل رہے ہیں، جن میں ۱۳ انٹرمیڈیٹ، ۴ ہائی اسکول، ۹ جونیر اور ۱۳ پرائمری اسکول ہیں۔ ان اسکولوں میں طلبہ و طالبات کی تعداد ۸۹۵۶ ہے، جس میں ۴۹۰۴ طلبہ اور ۴۰۵۲ طالبات ہیں۔ کل اساتذہ کی تعداد ۲۷۶ ہے، جس میں ۱۲۵ مرد اساتذہ اور ۱۵۱ خواتین اساتذہ ہیں۔ ٹرینڈ اساتذہ کی تعداد ۱۳۲ اور اَن ٹرینڈ اساتذہ کی تعداد ۱۴۴ ہے۔ ایک ادارہ یو پی بورڈ الٰہ آباد سے ملحق ہے، ۶ ادارے بیسک شکشا پریشد سے ملحق ہیں اور ۲۲ ادارے یو پی مدرسہ سکشا بورڈ لکھنو سے ملحق ہیں۔ ایک ادارہ گریڈ A، ۷ ادارے گریڈ B اور ۲۱ ادارے گریڈ C میں ہیں۔

سوسائٹی نے تعلیم بالغاں و بالغات کے لیے ۱۹۷۱ء سے کوششیں شروع کیں۔ اس وقت سوسائٹی کے ۲۰ سینٹرس یو پی مغرب میں سرگرم عمل ہیں۔ ان مراکز سے مرد خواتین کی بڑی تعداد مستفیض ہورہی ہے۔ ضلع بجنور ان کا مرکز ہے۔ بجنور کے علاوہ دیگر اضلاع میں بھی اس طرح کے سینٹرس قائم ہیں۔ سلائی کڑھائی سینٹرس کی تعداد ۱۱ ہے، جن سے ۱۵۰ طالبات استفادہ کررہی ہیں۔

حلقہ یو پی (مشرق)

الحمدلِلہ تعلیم پر حلقہ کی جانب سے بھرپور توجہ اور کوششوں کے نتیجے میں درج ذیل تعداد میں مختلف تعلیمی ادارے جماعت کے زیرانتظام یا زیراثر اپنی تعلیمی سرگرمیاں انجام دے رہے ہیں۔

۱	مکاتب	۳۱
۲	مدارس	۴۴
۳	جامعات	۵
۴	پرائمری اسکول	۱۸

۵	جونیئر ہائی اسکول	۱۲
۶	ہائی اسکول	۱
۷	انٹر کالج	۱
۸	فاصلاتی تعلیمی مراکز	۴۷

ان کے علاوہ کئی مقامات پر اقامتی مدارس، مراکز تعلیم بالغان و بالغات اور جز وقتی تعلیمی مراکز بھی قائم ہیں۔ چناں چہ جماعت کے کل ۱۱۲ اداروں میں طلبہ و طالبات کی تعداد 23,605 ہے۔

جامعۃ الطیّبات، دلیل پورہ، کان پور

یہ ادارہ طالبات کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک مثالی ادارہ ہے۔ طالبات میں تحریکی ذہن کو پروان چڑھانے کی حتیٰ الامکان کوشش کی جاتی ہے۔ اس میں پرائمری اسکول، ہائی اسکول، انٹر اور بی، اے کے ساتھ ساتھ عالمیت و فضیلت تک تعلیم ہوتی ہے۔ طالبات کے لیے پنج وقتہ نمازوں کا اچھا انتظام ہے۔ اس کے علاوہ دور جدید سے ہم آہنگ کرنے کے لیے کمپیوٹر کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔

☆ یہ ادارہ ساڑھے سات سو گز زمین پر واقع ہے۔ جس میں ۱۵ر کمرے ہیں جو دس بڑے ہال کی شکل میں ہیں۔ بچیوں کے کھیلنے کے لیے ۲۰۰۰ر اسکوائر فٹ کا ایک چھت پر لان ہے۔

☆ اس میں دو اسٹاف روم، ایک کلرک روم، ایک پرنسپل آفس اور طالبات کے رہنے کے لیے دار الاقامہ بھی موجود ہے۔

☆ طالبات کی کل تعداد ۴۸۰ ہے۔ اساتذہ کی کل تعداد ۳۴ ہے، جس میں چار معلم ہیں اور بقیہ/ باقی معلّمات ہیں۔

جامعہ خدیجۃ الکبریٰ، بابو پوروہ، کان پور

یہ انگلش میڈیم اسکول بابو پوروہ کان پور میں واقع ہے۔ لاکھوں کی مسلم آبادی والے

علاقے میں اس اسکول کی اپنی ایک پہچان ہے۔ الحمدللہ یہاں کا تعلیمی معیار کافی بلند ہے۔

☆ اسکول درجہ آٹھ تک ہے۔ کل طلباء وطالبات کی تعداد ۷۵۰ ہے۔ اساتذہ کی کل تعداد ۳۳ ہے۔

☆ ہر کلاس میں سی سی ٹی وی کیمرے نصب ہیں، جس کی نگرانی پرنسپل آفس سے ہوتی ہے۔

☆ اسکول میں عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ عربی ناظرہ، مسنون دعائیں اور ان میں دینی شعور پیدا کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے نیز جمعہ کی نماز کا اسکول میں ہی بندوبست ہے۔ اسکول کا رزلٹ ۹۸ فیصد رہتا ہے۔

☆ یہ اسکول تقریباً ۸۰۰ گز پر مشتمل ہے۔ بلڈنگ تین منزلہ ہے، جن میں ۲۲ کمرے، بیچ میں ایک بڑا لان، کمپیوٹر روم،، اسٹاف روم، پرنسپل آفس، کلرک آفس اور اسمارٹ کلاس موجود ہے۔

الجامعۃ الاسلامیہ، تلکھنا، سدھارتھ نگر

جامعہ سوا تین ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے۔ اس میں ۲۲ کمرے درجات کے لیے مختص ہیں، ۳۶ کمرے ہاسٹل کے لیے، ڈائننگ ہال، منیجر آفس، پرنسپل آفس، اسٹاف روم اور نماز کے لیے ایک مسجد ہے۔

☆ یہاں جونیئر ہائی اسکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عالمیت وفضیلت کا بھی بندوبست ہے۔

☆ اساتذہ کی تعداد ۲۸۔

☆ ہاسٹل میں رہنے والے طلبہ کی تعداد ۱۳۵ ہے۔

☆ منی آئی ٹی آئی کا شعبہ بھی قائم ہے، اس کے تحت طلبہ کو الیکٹرانک وکمپیوٹر کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔

☆ یہ اسکول گورنمنٹ سے ایڈیڈ ہے البتہ کچھ ٹیچروں کو گورنمنٹ تنخواہ نہیں دیتی ہے انھیں اسکول کی طرف سے تنخواہ دی جاتی ہے۔

جامعہ مصباح العلوم، چوکونیاں، سدھارتھ نگر

یہ تین ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے، جس میں ۳۰/کلاس روم، ۴۰ کمروں پر مشتمل ایک ہاسٹل، دو اسٹاف روم، ایک لائبریری، پرنسپل آفس، منیجر آفس۔ جامعۃ الفلاح کے نصاب کے مطابق عالمیت تک کی تعلیم ہوتی ہے۔

☆ اساتذہ کی کل تعداد ۳۲ ہے۔

☆ ہاسٹل میں مقیم طلبہ کی تعداد ۱۸۰ ہے۔

☆ یہاں منی آئی ٹی آئی بھی ہے اس کے تحت طلبہ کو کمپیوٹر کی تعلیم دی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ چند مقامی اداروں کے نام درج ذیل ہیں:

۱	مدرعائشہ پبلک اسکول	جھانسی
۲	ہائی اسکول	الٰہ آباد
۳	انٹر کالج	کوشامبی
۴	پرائمری	سرائے عاقل
۵	پرائمری	باگی
٦	جامعۃ الصالحات	جون پور

بہار

ریاست بہار بڑی مسلم آبادی والی ریاست ہے۔ تعلیمی لحاظ سے اس کا شمار بھی پس ماندہ ریاست میں ہوتا ہے۔ ۲۰۰۱ کی مردم شماری کے مطابق مجموعی خواندگی کا فیصد ۵۳ء۷ ۴٪ ہے جب کہ مسلم مردوں کی خواندگی ۱ء۲ ۴٪ اور خواتین کی خواندگی ۵ء۳۱٪ ہے۔ نئی ریاست جھارکھنڈ کی مجموعی خواندگی ۱۳ء ۵۴٪ ہے جب کہ مسلم مردوں کی خواندگی یہاں ٦ء ۵۵ اور مسلم عورتوں کی خواندگی ۷ء۴۲٪ ہے۔ ۲۰۱۱ء کی مردم شماری کے مطابق بہار کی مجموعی خواندگی کی شرح ۸۷ء۶۳٪ ہے۔ اس ریاست میں ’مجلس تعلیمی الاسلامی بہار‘ نام کا ایک رجسٹرڈ ادارہ ۱۹۸۷ء

سے تعلیمی امور کی انجام دہی کے لیے سرگرم عمل ہے۔ بہار میں مجلس سے ملحق اداروں کی تعداد ۲۸ اور جھارکھنڈ میں ۲۴ ہے۔ ۴۸ درس گاہیں ایسی بھی ہیں جہاں مرکزی مکتبہ کی درسیات پڑھائی جاتی ہیں۔ حلقہ جھارکھنڈ نے المنار ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے نام سے تعلیم کا علیٰحدہ نظم قائم کیا ہے۔ ہیومن ویلفیئر فاؤنڈیشن دہلی نے ہزاری باغ میں لڑکیوں کے ایک ہائی اسکول کو گود (Adopt) لی ہے۔

درس گاہِ اسلامی، اسلام نگر دربھنگہ ۱۹۵۰ء میں قائم ہوئی تھی۔ شتابدی پبلک اسکول، گیا اور اقرا پبلک اسکول، گیا میں میٹرک تک تعلیم کا نظم ہے۔ جامعۃ البنات کھنڈیل میں عالمیت کی سطح تک لڑکیوں کی تعلیم کا نظم ہے۔ ضروری عصری مضامین بھی نصاب میں شامل کیے گئے ہیں۔ اوپن اسکول سے طالبات کو میٹرک اور انٹر کرانے کا منصوبہ بھی ادارے کے پیش نظر ہے۔ درس گاہ اسلامی، مظفر پور بھی ایک قدیم تعلیمی ادارہ ہے جو ۱۹۸۳ میں قائم کیا گیا۔ اب اس کی اپنی کشادہ عمارت HWF کے تعاون سے تعمیر ہو چکی ہے۔

جھارکھنڈ

حلقہ جھارکھنڈ میں تعلیمی امور کی انجام دہی اور اس سے متعلق دیگر سرگرمیوں کے لیے جماعت اسلامی ہند، جھارکھنڈ کی تشکیل نو کے فوراً بعد ہی 'المنار ایجوکیشنل فاؤنڈیشن، جھارکھنڈ' کے نام سے 2006 کے اواخر میں ایک تعلیمی بورڈ کی تشکیل دی گئی۔ الحمدللہ یہ بورڈ سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے۔

اپریل 2016 کے اعداد و شمار کے مطابق حلقہ جھارکھنڈ میں درج ذیل نوعیت کے ادارے وابستگانِ جماعت کے ذریعے چلائے جا رہے ہیں۔ جن کی نگرانی یہ بورڈ کرتا ہے۔

۱	دینی جزوقتی مکاتب	07
۲	پرائمری اسکول	02
۳	جونیئر ہائی اسکول	04
۴	ہائی اسکول	09
۵	انٹر کالج (صرف لڑکیوں کے لیے)	02

	جملہ تعلیمی اداروں کی تعداد (دینی وعصری)	24

نوٹ: متذکرہ تعلیمی اداروں میں 03 انگریزی میڈیم اور بقیہ اردو/ ہندی میڈیم سے ہیں۔ ملینیم پبلک اسکول، ہزاری باغ لڑکیوں اور آزاد پبلک اسکول، چتگڈہ لڑکوں کے لیے اقامتی ادارہ ہے۔

المنار ایجوکیشنل فاؤنڈیشن کے ذریعے معمول کے مطابق درج ذیل سرگرمیاں انجام دی جاتی ہیں۔

(۱) مدرسین کی فکری وفنی لحاظ سے تربیت
(۲) طلبہ وطالبات کے اندر مخفی صلاحیتوں کونشوونما دینا
(۳) ملت کے اندر تعلیمی ارتقااور تعلیمی بیداری کی کوشش
(۴) تعلیمی اداروں کا معائنہ
(۵) جزوقتی مکاتب کے تعلیمی ورک شاپ کا انعقاد

مہاراشٹر

۲۰۱۱ کی مردم شماری کے مطابق یہاں مجموعی شرح خواندگی 82.84 فیصدی ہے۔ مسلمان مردوں کی خواندگی 78.1 فیصدی اور عورتوں کی خواندگی 70.8 ہے۔

تعلیمی ادارے

عصری تعلیمی ادارے: جماعت اسلامی ہند، حلقہ مہاراشٹر میں جماعت کے زیرانصرام جملہ 19 ایجوکیشن سوسائٹیز ہیں، جس کے تحت چلنے والے اداروں کی درجہ بندی اس طرح کی گئی ہے۔

۲۹ پری پرائمری، پرائمری وجونیئر اسکول ہیں۔ان اسکولوں میں 6413 طلبہ اور 7271 طالبات تعلیم حاصل کرتے ہیں۔اسی طرح 19 ہائی اسکول چلائے جاتے ہیں، جن میں 4950 طلبہ اور 7150 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ چار جونیئر کالجز ہیں، جن میں 62 طلبہ اور 5050 طالبات تعلیم پاتے ہیں۔ٹیکنیکل وپروفیشنل کالجز کی تعداد 2 ہے، جن میں 62 طلبہ اور 63 طالبات کی تعلیم جاری ہے۔

دینی تعلیمی ادارے: ریاست مہاراشٹر میں جماعت اسلامی کی تعلیمی سوسائٹیز کے زیرانصرام دینی مدارس ومکاتب کا بھی نظم کیا گیا ہے۔جس کی درجہ بندی اس طرح کی گئی ہے۔

جملہ 39 مدارس ہیں، جس میں 557 طلبہ اور 1636 طالبات تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ اقامتی اداروں کی تعداد 5 ہے، جس میں 76 طلبہ اور 129 طالبات زیرِ تعلیم ہیں۔ مراکز بالغان و بالغات کی تعداد 8 ہے، جس میں 160 طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح جز وقتی مکاتب کی تعداد 14 ہے، جس میں 274 طلبہ اور 321 طالبات تعلیم پاتی ہیں۔

مندرجہ بالا اداروں کا Upgradation کرنے کی کوشش بھی الحمد للہ جاری ہے، جس کے لیے اساتذہ کے تربیتی کیمپ منعقد کیے جاتے ہیں۔ ابھی تک ان اداروں میں A اور B گریڈ کے حامل اداروں کی تعداد 5 ہے۔ ان اداروں کی نگرانی اور مسلسل معائنہ کے لیے، معائنہ کاروں کی 32 افراد پر مشتمل ایک ٹیم بنائی گئی ہے۔ اور اس ٹیم کی تربیت کے لیے بھی وقتاً فوقتاً تربیتی پروگرام لیے جاتے ہیں۔ مسلسل تعلیمی معائنہ، اساتذہ کی تربیت، Management کے ورکشاپ، Refresher courses، مختلف ایجنسیز (پرائیویٹ ایجنسی) کو ہائیر کرنا و دیگر ذرائع کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ E-learning پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔

۱۹۷۹ء میں مالیگاؤں میں 'جامعۃ الہدیٰ' کے نام سے ایک اقامتی درس گاہ قائم کی گئی تھی جس میں میٹرک کے ساتھ ساتھ ضروری دینی تعلیم کا بھی نظم ہے۔ گزشتہ سالوں سے اس سوسائٹی کے تحت لڑکیوں کے لیے 'جامعۃ المحسنات' نامی ادارہ بھی قائم کیا گیا ہے۔

'ملّت ایجوکیشن سوسائٹی' جلگاؤں کے تحت پرائمری اور ہائی اسکول قائم ہیں۔ 'الحرا ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی اورنگ آباد' ۱۹۸۴ء میں قائم ہوئی تھی، اس کے تحت اقراء پری پرائمری، پرائمری، بوائز ہائی اسکول، گرلز ہائی اسکول، العرفان اقامتی ہائر سکنڈری اسکول (CBSE) اور چند ادارے اسی نظم کے تحت جاری ہیں۔

حلقہ مہاراشٹر میں میٹرک یا اُس کے مساوی طالبات کے لیے اردو ذریعہ تعلیم سے دو سالہ کورس والے اداروں کا ایک نیٹ ورک قائم کیا گیا ہے جہاں تین گھنٹے تعلیم ہوتی ہے۔ لڑکیوں کو قرآن مجید، حدیث، فقہ اور عربی زبان کی ضروری تعلیم دی جاتی ہے۔ ایسے اداروں کی تعداد

۵۴ کے قریب ہے۔ طالبات کے کچھ ایسے تعلیمی ادارے بھی ہیں جہاں تین چار اور پانچ سالہ کورس رائج ہے۔ اول الذکر ادارے اورنگ آباد میں اور ثانی الذکر علاقہ ممبئی میں ہیں۔ مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز کی درسیات کی تیاری کے کام اور ملک بھر میں ہونے والے ٹیچرس ٹریننگ پروگرام اور معائنے اور جائزے کے کام میں یہاں کے رفقا اور تعلیمی ماہرین کا بڑا تعاون رہا ہے۔

'فلاحِ عام ٹرسٹ' کے تحت بھی بہت سے تعمیری، تعلیمی اور رفاہی کام انجام دیے جارہے ہیں۔ شعبۂ تعلیم حلقۂ مہاراشٹر مختلف تعلیمی اداروں کو مربوط کرنے کی کوشش کررہا ہے۔

۱۶ سال پہلے الحرا ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی اورنگ آباد نے العرفان اقامتی اسکول خلد آباد میں قائم کیا جو مرکزی شعبہ تعلیم کا جائزے میں A گریڈ کا حامل قرار دیا گیا ہے۔ یہاں پر چند سال پہلے ڈی ایڈ کالج کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اس ادارہ کو CBSE (سینٹرل بورڈ آف سکنڈری ایجوکیشن) دہلی سے الحاق حاصل ہے۔ اردو اور انگریزی دونوں میڈیم میں تعلیم ہوتی ہے۔

حلقہ کرناٹک

۲۰۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق کرناٹک میں مجموعی خواندگی ۶۷/۰۴، مسلم مردوں کی خواندگی 76.9% اور عورتوں کی خواندگی 63% تھی۔

کرناٹک تعلیمی اعتبار سے ترقی یافتہ ریاست ہے۔ ۲۰۱۱ کے مطابق مجموعی خواندگی 75.36 فیصد ہے جب کہ مردوں کی خواندگی کی شرح 82.47 اور عورتوں کی 68.08 ہے۔

☆ سرکاری اردو ہائی اسکولوں کی کل تعداد 344 ہے، سرکاری پرائمری اسکول کی کل تعداد 4375 ہے، ڈراپ آؤٹس کی تعداد پس ماندہ طبقات سے زیادہ ہے، درجہ ہشتم میں 14.8% اور درجہ نہم میں 10.6% لڑکے اور 9.5% لڑکیاں ہیں۔ درجہ دہم میں 14.8% لڑکے اور لڑکیاں 9.8% ہیں۔

بورڈ آف اسلامک ایجوکیشن کرناٹک

کرناٹک میں تعلیم کی اس صورتِ حال کے تناظر میں جماعت اسلامی ہند، حلقہ کرناٹک وگوا نے 2002ء میں بورڈ آف اسلامک ایجوکیشن کرناٹک قائم کیا۔ گزشتہ میقات کے شروع میں گوا

حلقہ کے قیام کے بعد بورڈ کا نظم بھی الگ کیا گیا۔ یہ بورڈ چار اہم شعبوں پر اپنی توجہ مرکوز کرتا ہے۔

☆ طلبہ ☆ اساتذہ ☆ تعلیمی ادارے ☆ نظام تعلیم (نصاب تعلیم)

الحمدللہ درج ذیل اغراض ومقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے بورڈ سرگرم عمل ہے۔

۱- اسلامی نظریہ تعلیم کے مطابق نوخیز نسلوں کی صحت مندانہ خطوط پر تعلیم وتربیت کا اہتمام کرنا۔

۲- تعلیمی پس ماندگی کو دور کرنے کے لیے ملت کے تعاون سے تعلیمی بیداری پیدا کرنے کے معروف ذرائع اختیار کرنا، مثلاً اسکول، تعلیم بالغاں وبالغات کے مراکز وغیرہ قائم کرنا۔

۳- عصری تعلیمی اداروں کے ذمہ داروں کو دینی تعلیم وتربیت کی ضرورت واہمیت سے اور دینی تعلیمی اداروں کے ذمہ داروں کو تعلیم میں عصری ضروریات کی اہمیت سے واقف کرنا۔

۴- اپنے دائرہ کار میں ریاستی نصاب تعلیم کا تنقیدی جائزہ لینا اور قابل اعتراض اجزا کی نشان دہی اور ان کو خارج کروانے کے لیے مناسب اقدامات کرنا۔

۵- دینی وعصری تعلیمی اداروں سے ربط رکھنا اور انھیں بورڈ سے ملحق کرنے کی کوشش کرنا۔

۶- بورڈ سے ملحق اداروں کو اپنے نظم میں مربوط کرنا اور تعلیمی نصاب اور نظامِ تعلیم کو یکساں کرنے کے لیے نصابی وتعلیمی امور میں مشورہ اور رہ نمائی کرنا۔

۷- اساتذہ کی علمی، فکری، اخلاقی اور پیشہ ورانہ تربیت کا اہتمام، انتظام وانصرام کرنا۔

۸- مسلم تعلیمی اداروں کے انتظامیہ کی ہمہ پہلو رہ نمائی اور تربیت کا اہتمام کرنا۔

۹- اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے اسلامی کورسس چلانا۔

۱۰- مختلف موضوعات پر اسٹڈیز، پراجکٹس اور سیمینار وسمپوزیم منعقد کرنا۔

۱۱- تعلیمی مسائل کو حل کرنے اور تعلیمی وفنی ترقی وفروغ کے لیے تحقیقی کام کروانا۔

۱۲- مستحق طلبہ وطالبات کو وظائف جاری کرنا اور طلبہ کے فوائد کے دیگر اقدامات، مثلاً ہاسٹل، لائبریری، دارالمطالعہ، کونسلنگ سینٹر وغیرہ قائم کرنا۔

۱۳- طلبہ اور اساتذہ کو معاشرے میں معروف بھلائیوں کو فروغ دینے اور برائیوں کے ازالے کے لیے آمادہ وتیار کرنا۔

☆ بورڈ آف اسلامک ایجوکیشن کرناٹک گزشتہ تیرہ سالوں سے اس کوشش میں مصروف

ہے کہ اسلامی نظریہ تعلیم کے مطابق نوخیز نسلوں کی صحت مند خطوط پر تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے۔ اس مقصد کے تحت بورڈ کی جانب سے 'اسلامی تعلیمی کورسس' چلائے جاتے ہیں۔ ان کورسس کا ایک بہترین نصاب تیار کیا گیا ہے، جس کی کتابیں چار زبانوں (اردو، انگریزی، ہندی اور کنڑا) میں دستیاب ہیں۔ سال میں ایک مرتبہ امتحانات منعقد کیے جاتے ہیں اور ان کورسس میں کامیاب طلبہ کو سرٹیفکیٹ دیے جاتے ہیں۔ ریاستی سطح پر رینک حاصل کرنے والے طلبہ کو ان کی ہمت افزائی کے پیش نظر انعامات سے بھی نوازا جاتا ہے۔ اب تک اسلامک سرٹیفکیٹ کورس سال اول میں داخلہ لینے والے طلبہ کی تعداد 84000 ہے، جن میں برادران و خواہران وطن کی تعداد 2000 سے زائد ہے۔ ریاست کے مختلف علاقوں میں بورڈ کے 280 سینٹرس ہیں، تقریباً ہر سال تمام کورس میں 15000 طلبہ و طالبات شریک امتحان ہوتے ہیں۔

☆ 38 تعلیمی ادارے بورڈ سے الحاق شدہ ہیں جن کو بورڈ تعلیمی میدان میں رہ نمائی کرتا ہے۔ (۲۰۱۵ کے مطابق)

☆ اساتذہ کے لیے ۲۰۱۰ء میں ایک سالہ 'ڈپلوما اِن ٹیچرس اورینٹیشن' کے نام سے ایک کورس شروع کیا گیا۔ ۲۰۰۹ء میں بہترین ٹیچرس ایوارڈ سے بعض اساتذہ کو بنام 'مولانا افضل حسینؒ ایوارڈ' سے نوازا گیا۔ اور اسی طرح ٹیچرس ٹریننگ کیمپس بورڈ کی جانب سے منعقد کیے جاتے ہیں، تاکہ اساتذہ طلبہ کو احسن انداز میں پڑھائیں، اس کیمپ میں ماہرین کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔

☆ ہر سال ریاستی حکومت کی درسیات کا تنقیدی جائزہ لیا جاتا ہے۔ جس کی ایک کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے۔ قابل اعتراض مواد کو نشان دہی کر کے حکومت (تعلیمی محکمہ) تک میمورنڈم پیش کیا جاتا ہے۔ الحمدللہ نشان دہی کے سبب بہت سارے مواد کو ریاستی حکومت نے اپنے نصاب سے خارج کیا ہے۔

حلقہ تلنگانہ وآندھراپردیش اوراڑیسہ

جماعتی نظم میں اب تلنگانہ واڈیشہ ایک حلقہ ہے اور آندھراپردیش کو الگ حلقہ بنادیا گیا ہے۔ ۲۰۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق آندھراپردیش کی مجموعی خواندگی ۶۱ء۱۱٪ ہے۔ مسلم مردوں کی خواندگی ۶۸٪ اور مسلم عورتوں کی خواندگی کا فیصد ۴۹ء۱٪ ہے۔ اُڑیسہ کی مجموعی خواندگی ۶۳ء۶۱٪ ہے۔ مسلم مردوں کی خواندگی ۷۱ء۳٪ اور مسلم عورتوں کی خواندگی ۶۲ء۳٪ ہے۔ آندھراپردیش میں مسلم آبادی کا تناسب ۹ء۱٪ اوراڑیسہ میں ۲ء۱٪ ہے۔ (۲۰۱۱ء کی مردم شماری کے مطابق) آندھرا کی مجموعی شرح خواندگی ۶۷ء۰۲٪ ہے۔ آندھراپردیش سے علیحدہ کرکے ریاست تلنگانہ تشکیل دی گئی ہے۔

ریاست تلنگانہ میں تعلیمی اداروں کی معتد بہ تعداد ہے۔ ان اداروں کو ایک نظام کے تحت ملحق کرنے کی غرض سے ۱۹۹۹ء میں 'اسلامی تعلیمی بورڈ' کا قیام عمل میں آیا تھا۔ لیکن وہ بورڈ اس وقت فعال نہیں ہے۔

☆ جامعہ دارالہدیٰ۔ ماہ جون ۱۹۷۸ء میں حیدرآباد منتقلی سے پہلے یہ ادارہ کریم نگر (آندھراپردیش) میں ۱۵ سال سے قائم تھا۔ حیدرآباد منتقلی کے بعد یہ ادارہ 'اسلامک سوشل سروس سوسائٹی' (رجسٹرڈ) حیدرآباد کے تحت جاری ہے۔ اس جامعہ میں کتاب وسنت، فقہ اسلامی اور عربی زبان وادب کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری علوم کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ دینی علوم میں عالمیت تک اور عصری علوم میں گریجویشن کی سطح تک تعلیم کا یہاں ابتدائی چند برسوں تک اہتمام کیا گیا تھا۔ یہاں، ثانوی تعلیم (ازششم تادہم) ۵ سال، اعلیٰ تعلیم انٹرمیڈیٹ۔ ۵ سال، فنی تعلیم اور لسانیات کے لیے دوسال اس طرح یہ ادارہ کل ۱۲ سالہ مدتِ نصاب پر مشتمل ہے۔ فی الحال یہاں ششم سے میٹرک تک اقامتی طرز پر انگریزی میڈیم سے تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔

یہ ادارہ حیدرآباد سے چند میل کے فاصلے پر وادیٔ ہدیٰ کمپلیکس کے وسیع وعریض احاطے میں قائم ہے۔ اور کشادہ مسجد، کھیل کے مناسب میدان، دارالاقامہ، لائبریری اور رہائشی

کوارٹرس پر مشتمل ہے۔

☆ حیدرآباد کا ذکریٰ انگلش میڈیم ہائی اسکول، وجے واڑہ کی درس گاہ اسلامی ہائی اسکول اور کریم نگر کا مدرسہ لطیفیہ وغیرہ ادارے ایک عرصے سے فروغِ تعلیم کے لیے کوشاں ہیں۔

ورنگل کا جامعۃ الصفہ اور انصار اقامتی اسکول برائے یتامیٰ بھی قابلِ ذکر ادارے ہیں۔

حلقہ تمل ناڈو

۲۰۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق حلقۂ تمل ناڈو میں خواندگی کی شرح ۷۳ء۴۷٪ ہے۔ مسلم مردوں کی خواندگی ۸۲ء۹٪ اور مسلم عورتوں کی خواندگی ۶۷ء۲٪ ہے۔ ۲۰۱۱ء میں مجموعی شرح خواندگی ۸۰ء۰۹٪ ہے۔

مسلم تعلیمی اداروں کے ایک وفاق کے ساتھ حلقہ تمل ناڈو کا اچھا اشتراک ہے۔ یہاں جماعت اسلامی نے جو تعلیمی کوششیں کی ہیں اُس کے نتیجے میں پانچ پرائمری اسکول، دو ہائی اسکول، ایک دینی مدرسہ، اور آٹھ جز وقتی مکاتب جاری ہیں۔ تعلیم بالغاں کے پانچ مراکز بھی ہیں۔ کوئمبٹور کا اسلامیہ میٹریکیولیشن اسکول مرکزی شعبۂ تعلیم کی جانب سے درج A کا حامل قرار دیا گیا ہے۔

☆ اس ریاست میں نومسلموں کی تعلیم و تربیت کے لیے ۱۹۷۸ء میں اسلامک سینٹر ویلور ٹرسٹ کے تحت 'اسلامک سینٹر' کا ویلور میں قیام عمل میں آیا۔ اس سینٹر میں نومسلم مردوں اور عورتوں کو علٰیحدہ علٰیحدہ بنیادی دینی تعلیم کا ایک نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ نماز اور اسلامی معاشرت کے آداب وغیرہ کی عملی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

حلقۂ راجستھان

راجستھان میں ۲۰۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق عمومی خواندگی ۶۱ء۰۳٪ ہے۔ مسلم مردوں کی خواندگی ۵۶ء۶٪ اور مسلم عورتوں کی خواندگی محض ۸ء۰۴٪ ہے۔ ۲۰۱۱ء میں مجموعی

خواندگی ۱۱ء۶۶٪ ہے۔

حلقہ راجستھان میں اس وقت پرائمری اسکول ۸، ہائی اسکول ۱۱، جز وقتی مکاتب اور ۵ مراکز تعلیم بالغاں ہیں۔

ارتداد زدہ علاقے میں 'راجستھان دینی تعلیمی ٹرسٹ' کے تحت چند اقامتی ادارے اور اسکولی بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

۲۰۰۳ء کے تعلیمی سال کے آغاز پر ایک ماہ کی تعلیمی بیداری مہم کا اہتمام بھی کیا گیا جس کے مفید نتائج مرتب ہوئے۔

حلقہ مدھیہ پردیش

۲۰۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست مدھیہ پردیش کی مجموعی خواندگی ۱۱ء ۶۴٪ ہے جس میں مسلم مردوں کی خواندگی ۳ء۰۷٪ اور مسلم عورتوں کی خواندگی ۱ء۶۰٪ ہے۔ ۲۰۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق مجموعی خواندگی ۳۲ء۶۹٪ ہے۔ ۲۰۱۱ کی مردم شماری کے مطابق ریاست چھتیس گڑھ کی مجموعی خواندگی ۰۴ء۶۰٪ ہے جس میں مردوں کی خواندگی ۴۵ء۸۱٪ اور عورتوں کی خواندگی ۵۹٪ ۶۰ ہے۔ جماعت کے نظم کے اعتبار سے یہ دونوں ریاستیں اب علیٰحدہ ہوچکی ہیں۔ حلقہ مدھیہ پردیش میں اس وقت جماعت کے زیر اثر ۳ پرائمری اسکول، ۲ دینی مدارس اور ایک جز وقتی مکتب ہے۔ ۱۳ تعلیم بالغاں کے سینٹر ہیں جن سے تقریباً ۲۵۰ مرد اور ۲۰۰ خواتین استفادہ کرتی ہیں۔

☆ عصری تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کے لیے اس حلقہ میں فاصلاتی طرز تعلیم کے مطابق ۱۹۹۹ء میں 'جامعہ اسلامیات' کا قیام عمل میں آیا۔ اس ادارے کے تحت ہر سال جون کے آخری ہفتے میں درج ذیل چھے امتحانات کا انعقاد ہوتا ہے۔

۱- اسلامیات ابتدائی

۲- اسلامیات اوّل

۳- اسلامیات دوم

۴- اسلامیات سوم
۵- متعلّم اسلامیات
۶- معلم اسلامیات

۲۰۰۰ء سے ان امتحانات کے انعقاد کا آغاز ہوا۔ اردو اور ہندی دوزبانوں میں یہ امتحان منعقد ہوتے ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں اس کے سینٹر قائم ہوتے رہتے ہیں۔ ہر سال امتحان دینے والے طلبہ وطالبات کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ ۲۰۰۳ء کے امتحانات میں ۱۲۵ سینٹرس پر ۳۵۰۰ طلبہ وطالبات نے امتحانات دیے۔

حلقہ مغربی بنگال

۲۰۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق مغربی بنگال کی مجموعی خواندگی ۶۹ء۲۲٪ ہے جس میں مسلم مردوں کی خواندگی ۵ء۷۵٪ اور مسلم خواتین کی خواندگی ۸ء۴۹٪ ہے۔ ۲۰۱۱ء میں بڑھ کر مجموعی شرح خواندگی ۲۶ء۷۶٪ ہوگئی۔

اس ریاست میں جماعت کے زیر اثر ۹ پرائمری اسکول، ۴ ہائی اسکول، ۲ دینی مدارس ۲۱ جزوقتی دینی مکاتب اور ۱۲ مراکز تعلیم بالغاں ہیں۔

مغربی بنگال میں سرکار سے منظور شدہ ۵۰۷ ہائی اور سینئر مدارس ہیں، ۴۵۰ غیر منظور شدہ مدرسے ہیں۔ جماعت اسلامی 'مدرسہ ٹیچرس ایسوسی ایشن' اور 'مدرسہ اسٹوڈنٹس یونین' سے تعاون واشتراک کرتی ہے۔ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ مغربی بنگال کے نصاب تعلیم میں اصلاح و تبدیل کے لیے جماعت نے دیگر مسلم تنظیموں کے ساتھ مل کر جدو جہد کی اور نصاب کو قابل قبول بنانے کی کوشش کی۔ یہاں کے تعلیمی اداروں کو مربوط کرنے کی کوشش جاری ہے۔ ہیومن ویلفیئر فاؤنڈیشن دہلی نے گزشتہ سالوں میں ایک ادارہ اسکالر اسکول کے نام سے قائم کیا ہے۔

حلقہ آسام

۲۰۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق آسام کی مجموعی خواندگی ۲۴ء۶۴٪ ہے جس میں

مسلم مردوں کی خواندگی ۴ء۸ ۴ ٪ اور مسلم عورتوں کی خواندگی ۲ء۰ ۴ ٪ ہے۔ ۲۰۱۱ء میں شرح خواندگی بڑھ کر ۱۹ء۲ ۷ ہوگئی۔

جماعت کے زیر اثر ریاست آسام میں ۳ پرائمری اسکول، ۲ ہائی اسکول، ایک جز وقتی مکتب اور ۶ تعلیم بالغاں کے مراکز ہیں جماعت اسلامی کی جانب سے تعلیم کے سلسلے میں صحیح سوچ اور فکر پیدا کرنے کی کوشش جاری ہے۔ تعلیمی اداروں کو مربوط کرنے کے لیے گزشتہ دنوں اسلامی تعلیمی بورڈ کی تشکیل عمل میں آئی ہے۔ مرکز جماعت نے ریاست کی وسعت کے پیش نظر اس کو آسام شمال اور آسام جنوب میں تقسیم کر دیا ہے۔ حلقہ جنوبی آسام میں ہیومن ویلفیئر فاؤنڈیشن دہلی نے دی اسکالر اسکول کو ہائی قائم کیا ہے۔

حلقہ گجرات

۲۰۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق گجرات کی مجموعی خواندگی ۹۷ء۶۹ ٪ ہے جس میں مسلم مردوں کی خواندگی ۵ء۳ ۷ ٪ اور مسلم عورتوں کی خواندگی ۵ء۳ ۶ ہے۔ ۲۰۱۱ء میں مجموعی شرح خواندگی ۰۳ء۸ ۷ ٪ ہوگئی ہے۔

تعلیم کے سلسلے میں صحیح سوچ اور فکر پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ریاست کے منتخب طلبہ و طالبات کو ملک کے مختلف معیاری، اسلامی تعلیمی اداروں میں حصول تعلیم کے لیے بھیجا گیا ہے۔ ۳۰۰۰ طلبہ و طالبات کو تعلیمی وظائف دیے گئے۔ ایک پرائمری اسکول اور ایک ہاسٹل کا آغاز کیا گیا ہے۔ مستقبل قریب میں مزید چار پرائمری اسکول قائم کرنے کا منصوبہ ہے۔

حلقہ دہلی و ہریانہ

ریاست ہریانہ جماعتی نظام میں حلقہ دہلی کے تحت ہے۔ ۲۰۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق دہلی کی مجموعی شرح خواندگی ۸۲ء۸۱ ٪ ہے جس میں مسلم مردوں کی خواندگی ۶ء۶۶ ٪

اور مسلم عورتوں کی شرح خواندگی ۵۹ء۱ % ہے۔ ۲۰۱۱ء میں مجموعی شرح خواندگی ۸۶ء۲۱ % ہوگئی ہے۔

ریاست ہریانہ کی مجموعی خواندگی ۶۸ء۵۹ ہے جس میں مسلم مردوں کی خواندگی ۴۰ % اور مسلم عورتوں کی خواندگی ۲۱ء۵ % ہے۔ ۲۰۱۱ء کی مردم شماری کے مطابق مجموعی شرح خواندگی ۷۵ء۵۵ % ہے۔

حلقۂ دہلی میں تعلیم کے سلسلے میں صحیح سوچ اور فکر کو عام کیا جارہا ہے۔ جماعت سے وابستہ بعض افراد نے پرائمری اسکول اور ایک جونیئر ہائی اسکول الفلاح اسلامک اسکول، ۱۳ جزوقتی مکاتب اور ۳ تعلیم بالغان کے سینٹرس بھی قائم کیا ہے۔ ریاست ہریانہ میں بھی ایک الفلاح ماڈل ہائی اسکول بھادس ضلع میوات میں قائم کیا گیا ہے۔ ضلع میوات میں ہی الجامعۃ الاسلامیۃ میوات کیمپس کا آغاز کیا گیا ہے جس میں 2+ کے مساوی تعلیم الجامعۃ الاسلامیۃ شانتاپورم کے نصاب کے مطابق دی جاتی ہے۔ فی الحال ۳۰ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ آرٹس اسٹریم کے تحت پولیٹکل سائنس سوشیالوجی، آئی ٹی اور انگلش کے علاوہ عربی زبان اور اسلامیات کی باقاعدہ مستند تعلیم کا اہتمام کفایتی خرچ پر ہاسٹل کے عمدہ انتظام کے ساتھ کیا گیا ہے۔ دہلی میں اشاعت اسلام ٹرسٹ، دہلی کے تحت ایک ملی ماڈل سینئر سکنڈری اسکول جاری ہے جس میں لڑکوں کے لیے پرائمری اور لڑکیوں کے لیے سینئر سکنڈری تک تعلیم کا نظم ہے۔ ۲۰۱۰ میں ہیومن ویلفیئر فاؤنڈیشن نے انگریزی میڈیم کے ایک اسکول 'دی اسکالر اسکول' کا احیا کیا ہے۔

اساتذہ کی رہ نمائی وتربیت

☆ جماعت اسلامی ہند نے جہاں مطلوبہ اسلامی نصاب تعلیم، درسی کتابوں کی تیاری اوراس کے مطابق درس گاہوں کے قیام کی کوشش کی ہے وہیں اس بات کی طرف بھی شروع ہی سے متوجہ رہی ہے کہ اساتذہ کی دینی، فکری اورفنی رہ نمائی بھی ہوتی رہے۔ چناں چہ آغاز میں اساتذہ کے لیے تین تین مہینوں کی ٹریننگ کا اہتمام کیا گیا۔ بعد میں یہ سلسلہ ایک ماہ میں تبدیل ہوگیا۔ یہ ٹریننگ کیمپ گھرولی (دربھنگہ)، چترپور، فیض آباد، بلریا گنج، رام پور، جے پوراور حیدرآباد وغیرہ مقامات پر مشہور ماہر تعلیم جناب افضل حسین مرحوم کی نگرانی میں منعقد کیے گئے جن سے کافی تعداد میں اساتذہ نے استفادہ کیا۔

☆ اساتذہ اور والدین کی رہ نمائی کے لیے جناب افضل حسین صاحب نے جون ۱۹۶۳ء میں 'فن تعلیم وتربیت' نامی کتاب تصنیف کی۔ یہ کتاب اساتذہ کے لیے ایک رہ نما کتاب (گائیڈ بک) کا درجہ رکھتی ہے۔ اُس وقت سے اب تک اس کتاب کے متعدد ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں۔ اب بھی یہ کتاب اپنی معنویت کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔ ۲۰۱۴ء میں اس کا ہندی زبان اور ۲۰۱۷ میں انگریزی زبان میں ترجمہ شائع ہوچکا ہے۔ ۲۰۱۴ء میں فن تعلیم و تربیت جلد دوم کی اشاعت عمل میں آچکی ہے، جس میں نئے تعلیمی تقاضوں کے تحت نئے موضوعات کا اضافہ کیا گیا ہے۔

☆ منتظمین اور تعلیم کے میدان میں کام کرنے والوں کے لیے ایک اور بنیادی کتاب 'تعلیمات' ہے جو مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے مضامین پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب انگریزی زبان میں بھی شائع ہورہی ہے:

☆ ان کے علاوہ تعلیم وتربیت سے متعلق مضامین، کتابیں اور چارٹس وغیرہ بھی شائع

کیے گئے جن میں درج ذیل کتابیں قابل ذکر ہیں۔

۱- بچوں کی تربیت	مولانا سراج الدین ندوی
۲- بچے اور اسلام	مولانا سید جلال الدین عمری
۳- طرزِ تعلیم	پروفیسر عبدالمغنی
۴- اسلام کا نظریۂ تعلیم	پروفیسر خورشید احمد
۵- علم	بنت الاسلام
۶- Education in Early Islamic period	ڈاکٹر ظفر عالم
۷- تعلیم کی اہمیت سنت نبوی کی روشنی میں	علامہ یوسف القرضاوی
۸- سید مودودی کے تعلیمی نظریات	پروفیسر محمد حسین
۹- دینی مدارس، مسائل اور تقاضے	ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی
۱۰- مغربی فلسفۂ تعلیم کا تنقیدی مطالعہ	پروفیسر سید محمد سلیم
۱۱- ہمہ جہتی معیار تعلیم کا انصرام	ڈاکٹر بدر الاسلام
۱۲- رفیق معلم	عتیق احمد شفیق اصلاحی
۱۳- ہم نصابی سرگرمیاں اور شخصیت کا ارتقا	پروفیسر سید محمد سلیم
۱۴- اساتذہ کا علمی، فکری اور فنی ارتقا	عتیق احمد شفیق اصلاحی

☆ ۱۹۹۰ء میں مرکز میں شعبۂ تعلیم کے قیام کے بعد سے اساتذہ کی رہنمائی اور تربیت کے کام کو اور زیادہ منظّم پیمانے پر انجام دیا جانے لگا۔ مختلف ریاستوں میں اساتذہ کی رہنمائی اور تربیت کے لیے ماہرین خصوصی (Resourse Persons) کی تیاری اور فراہمی میں بھی شعبۂ تعلیم نے خصوصی دل چسپی لی۔

☆ اساتذہ کے لیے سہ ماہی اور ماہانہ مدّت کا نصاب تربیت پہلے سے موجود تھا۔ لیکن یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ جن اساتذہ کے لیے اتنی مدّت فارغ کرنے میں دشواری پیش آرہی ہے، ان کے لیے کم مدّتی ٹریننگ پروگرام ترتیب دیے جائیں تاکہ وہ ان میں شریک ہوکر اور اُن کی اہمیت وضرورت محسوس کرکے مزید ٹریننگ کے لیے وقت فارغ کرسکیں۔ چناں چہ دس روزہ،

ہفت روزہ اور کم از کم سہ روزہ ٹریننگ کے خاکے بھی تیار کیے گئے۔

☆ اس کے نتیجے میں اتر پردیش میں اتر پردیش فلاح عام سوسائٹی لکھنو کی جانب سے ۱۹۸۸ء سے ہر سال اساتذہ کے اک ماہی ٹریننگ پروگرام کا باقاعدہ انعقاد ہوتا ہے اور اب تک ۱۹ کیمپس منعقد ہو چکے ہیں مارچ ۲۰۰۹ میں یہ ٹریننگ کیمپ پندرہ روزہ کر دیے گئے ہیں۔ مجموعی طور پر ۲۰۱۵ تک منعقدہ کیمپس میں فارغ اساتذہ کی تعداد ۱۴۰۰ ہو چکی ہے۔

☆ ان کے علاوہ مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، آندھرا پردیش، کیرلہ، کرناٹک، بہار، تمل ناڈو، گجرات، راجستھان، دہلی و ہریانہ، آسام، مغربی بنگال وغیرہ ریاستوں میں مختصر مدتی کیمپس کہیں ایک دو اور کہیں ان سے زیادہ منعقد ہو چکے ہیں۔

☆ اتر پردیش اور مہاراشٹر کی تعلیمی سوسائٹیوں نے ان پروگراموں کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے تعلیمی لیکچر اور نمونے کے اسباق وغیرہ کے ویڈیو سی ڈیز تیار کیے اور ان کو مختلف مقامات پر اساتذہ کی رہ نمائی اور ٹریننگ کے پروگراموں میں استعمال کیا۔

ماہرینِ خصوصی کی تیاری

مختلف ریاستوں میں اساتذہ کی رہ نمائی اور ٹریننگ کے لیے اس بات کی ضرورت شدّت سے محسوس ہوئی کہ ہر ریاست میں کچھ افراد کو بہ طور ماہر خصوصی (Resourse Person) تیار کیا جائے۔ چناں چہ پہلی بار اس سلسلے میں جنوبی ہند کی ریاستوں کے لیے مئی ۱۹۹۵ء میں دس روزہ ماہرین خصوصی کی تیاری کا کیمپ پونا میں اور شمالی ہند کی ریاستوں کے لیے مئی ۱۹۹۶ء میں دہلی میں رکھا گیا۔ ہر ریاست سے دس ٹرینڈ اور تجربہ کار اساتذہ کو دعوت دی گئی کہ وہ اس کیمپ میں شریک ہوں۔ چناں چہ تمام ریاستوں سے منتخب افراد ان دونوں کیمپس میں شریک ہوئے اور مختلف لیکچرس، ورک شاپس اور مطبوعہ مواد سے استفادہ کیا۔ ملک کے منتخب کلیدی اصحاب اور ماہرین نے اساتذہ کی رہ نمائی کی۔ غیر رسمی تعلیم کے دو اہم اداروں تعلیم بالغاں اور جز وقتی مکاتب اور رسمی تعلیمی اداروں کے معائنے اور رہ نمائی کے سلسلے میں ماہرین خصوصی کی تیاری کے لیے ایک سات روزہ کل ہند کیمپ مورخہ ۲۴ر تا ۳۰ر مئی ۲۰۰۶ء کے دوران خلد آباد (اورنگ آباد) مہاراشٹر میں منعقد ہوا۔

اسی طرح کا ایک اور کل ہند کیمپ ماہرین خصوصی کی تیاری کے لیے مورخہ ۲۲ر تا ۲۹ر مئی ۲۰۰۸ء کے دوران خلد آباد اورنگ آباد میں منعقد کیا گیا۔ جس میں اصولِ تعلیم، نفسیات، تعلیمی مسائل، طریقۂ تعلیم، تعلیمی جانچ (Evaluation) پر ماہرین کے لیکچرس اور ورک شاپس ہوئے۔

۱- مکاتب دینیہ اور عصری اسکولوں کے اسلامیات کے اساتذہ کی ٹریننگ

اس مقصد کے لیے ایک کل ہند پانچ روزہ کیمپ اورنگ آباد (مہاراشٹر) میں منعقد ہوا جس میں ملک بھر کی ۱۵ ریاستوں سے ۵۳ مرد اور ۱۱ خواتین بطور (Resource person) ماہر خصوصی شریک تھے۔

اس کیمپ کے ذریعے درج ذیل مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی گئی:

۱- اساتذہ کو اس طرح تربیت دینا کہ وہ اپنی تدریس کو موثر بنا سکیں۔

۲- انھیں اصول وطریقہ ہائے تدریس سے واقف کرانا۔

۳- تدریس اسلامیات کے مقاصد سے واقف کرانا۔

۴- انھیں بچوں کی نفسیات کا علم بہم پہنچانا تاکہ وہ بچوں کو ذہنی و جسمانی کیفیت و صلاحیتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کے ساتھ مناسب رویہ اختیار کرسکیں۔ ان میں طلبہ کے تئیں مشفقانہ اور ہمدردانہ رویہ پیدا ہو۔

۵- اساتذہ مبادیات تجوید سے واقف ہوں۔ ۲۶ مختلف کلیدی اصحاب نے شرکائے کیمپ کی رہ نمائی کی۔ ۵ تذکیریں، ۶ نمونے کے اسباق، ۱۹ مختلف موضوعات پر لیکچرس، دوعدد مذاکرے اور دوعدد ورک شاپ برائے تیاری مائیکرو ٹیچنگ اسباق شامل تھے۔

محترم نصرت علی صاحب (سابق قیم جماعت اسلامی ہند) کا کلیدی خطاب ہوا۔ سکریٹری شعبہ نے پانچ روزہ کیمپ کی نگرانی اور رہ نمائی کا کام انجام دیا۔ پنجاب، راجستھان، آسام جنوب اور تمل ناڈو کے علاوہ تمام حلقوں کی نمائندگی ہوئی۔ پروگرام کے انعقاد سے پہلے ایک Concept paper تمام ریاستوں کو فراہم کیا گیا۔

۲- کل ہند دوروزہ معیار تعلیم کانفرنس

اس کانفرنس کا ۲۵، ۲۶ مئی ۲۰۱۴ء کو دہلی میں انعقاد ہوا، جس میں پورے ملک کے

۱۶ حلقوں سے ۶۴ منتخب شرکا نے شرکت کی۔ ۱۰ کلیدی اصحاب نے معیارِ تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر شرکا کی رہ نمائی کی۔ امیر جماعت اور قیم جماعت نے بھی خصوصی خطاب فرمایا۔ تمام اہم موضوعات کو 10 DVDs میں ریکارڈ کرلیا گیا ہے، جو مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز دہلی سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ پرتھم ایجوکیشن فاؤنڈیشن دہلی کے نمائندے نے اس پروگرام میں حصہ لیا۔ یہ ادارہ پورے ملک میں معیار تعلیم پر تحقیق کے سلسلے میں شہرت رکھتا ہے۔ ابھی حال ہی میں اس نے رپورٹ شائع کی ہے جس میں پورے ملک کے حکومتی اداروں میں پرائمری تعلیم کی صورتِ حال کا جائزہ لیا گیا ہے۔

۳- پری پرائمری اساتذہ کے لیے ٹریننگ پروگرام

۵ر نومبر تا ۹ر نومبر ۲۰۱۴ء کے دوران دہلی کے منتخب پری پرائمری اساتذہ کے لیے یہ ٹریننگ پروگرام رکھا گیا تھا جس میں اساتذہ کے علاوہ انتظامیہ کے ذمہ داران بھی شریک رہے۔ ۲۳ر کلیدی اصحاب نے پروگرام کے مختلف پہلوؤں پر، مثلاً پری پرائمری طلبہ کی نفسیات، طریقہ تعلیم، سرگرمیوں پر مبنی تدریس، اِنڈور وآؤٹ ڈور گیمس اور پری پرائمری پر پانچ اہم اور بنیادی کتابوں کی تلخیص پیش کی۔

ان تمام پروگراموں کو 32 DVDs میں محفوظ کرلیا گیا ہے، جس کی تقسیم اور فروخت مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، دہلی سے جاری ہے۔ اس موقع پر پری پرائمری کی اردو درسی کتابوں کی نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ پری پرائمری سے متعلق NCERT کی جانب سے شائع شدہ بنیادی کتابیں بھی شامل تھیں۔ یہ پانچ روزہ ٹریننگ پروگرام اس لحاظ سے کامیاب رہا کہ اس کے ذریعے شرکا کو یہ واضح پیغام پہنچا کہ پری پرائمری تعلیم کا مقصد رسمی تعلیم دینا نہیں ہے بلکہ رسمی تعلیم کے لیے تیار کرنا ہے۔

۴- DVDs کی تیاری

تربیت اساتذہ کے نقطۂ نظر سے اس دوران شعبہ نے ۲۰۰ ڈی وی ڈیز تیار کرلی ہیں، جن میں ۷۵ مثالی اسباق، ۵۰ تعلیمی موضوعات پر لیکچرس، مدارس دینیہ واسکولوں میں تدریس کا فریضہ انجام دینے والے اساتذہ کے لیے ۳۴ ڈی وی ڈیز معیاری تعلیم پر ۱۰ اور پری پرائمری تعلیم

پر ۳۲ ڈی وی ڈیز شامل ہیں۔

۵- جز وقتی مکاتب اور اسکولوں کے اساتذۂ دینیات کے لیے ایک چار سالہ نصاب تعلیم شائع کیا گیا ہے، جس میں ۱۴۰ احادیث، ۴۰ دعائیں، منتخب قرآنی سورتوں کا حفظ اور مکمل ناظرہ قرآن کی تعلیم مع تجوید بھی شامل ہے۔ اسلامیات کا سیٹ سجاد ین کے چاروں حصے چار سالوں میں تقسیم کیے گئے ہیں، جس میں عقائد، عبادات، سیرتِ انبیا، سیرت النبیؐ، سیرتِ صحابہ، صلحا، فقہا و محدثین شامل ہیں۔ یہ سیٹ جناب افضل حسین مرحوم اور مولانا محمد یوسف اصلاحی کا تصنیف کردہ ہے جو اردو، ہندی اور انگریزی کے علاوہ دیگر علاقائی زبانوں میں شائع ہوا ہے۔

تعلیمی اداروں کے معیار کی بلندی

۱- راہ نما خطوط برائے تعلیم و تربیت کی اشاعت

تعلیمی اداروں کے معیار کی بلندی کے لیے، اساتذہ، پرنسپل اور مجلس منتظمہ اور سرپرستوں کی رہ نمائی کے لیے ایک کتابچہ اردو، انگریزی اور ہندی زبان میں الگ الگ شائع کیا گیا۔ یہ کتابچہ تمام حلقوں کو روانہ کیا گیا اور ان سے گزارش کی گئی کہ وہ مختلف تعلیمی اداروں تک اسے پہنچائیں۔

۲- تعلیمی اداروں کی درجہ بندی بذریعہ خود احتسابی کی اشاعت

تعلیمی اداروں کے معیار کی ہمہ جہتی بلندی کے لیے ڈاکٹر بدر الاسلام اورنگ آباد مہاراشٹر نے ایک کتابچہ تالیف کیا ہے۔ اس کتابچے کے مندرجات کی تکمیل کر کے تعلیمی اداروں کے سربراہان اپنے ادارے کے درجے (Grade) کا تعین کر سکتے ہیں۔ اور بتدریج اس کے درجے (Grade) کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ فروری ۲۰۰۹ء میں اس کی اشاعت عمل میں آئی۔ محترم سید حامد صاحب چانسلر جامعہ ہمدرد و سکریٹری ہمدرد ایجوکیشن سوسائٹی دہلی نے اس پر بیش قیمت پیش لفظ تحریر فرمایا اور کتابچے کو نہایت مفید قرار دیتے ہوئے اداروں کی خود احتسابی کی طرف مہم کے انداز میں متوجہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انگریزی اور ہندی زبانوں میں بھی اس کے تراجم دستیاب ہیں۔

۳۔ تعلیمی اداروں کا معائنہ

اداروں کی تعلیمی کارکردگی کا قریب سے مشاہدہ و معائنہ کرنے کا سلسلہ گزشتہ کئی سالوں سے جاری ہے۔ (میقات ۲۰۰۷ تا ۲۰۱۱) میں مرکزی شعبۂ تعلیم نے اس کا اہتمام کیا اور ہر ریاست کے کچھ منتخب اداروں کا معائنہ ریاستوں کی معائنہ ٹیم کے ساتھ کیا اور اساتذہ کی تدریس، طلبہ کے فہم اور صلاحیتوں نیز ان کے تحریری کام کو دیکھا اور پھر اساتذہ اور مجلس منتظمہ کے اصحاب کو صورت حال سے مطلع کیا اور بہتری کے لیے اپنی سفارشات اور مشاہدات پر مبنی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ چناں چہ گزشتہ ۸ سالوں میں ریاست مدھیہ پردیش و چھتیس گڑھ، مغربی اور مشرقی یوپی، آندھراپردیش، ریاست آسام، کرناٹک، دہلی، راجستھان، جھارکھنڈ، مہاراشٹر، تمل ناڈو، بہار، گوا، گجرات اور مغربی بنگال کے مختلف تعلیمی اداروں کا معائنہ ریاست کے تعلیمی افراد کے ساتھ کیا گیا۔ اس سرگرمی کے مفید نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ ریاست کیرلہ کے مدارس دینیہ کا بھی جائزہ لیا گیا۔ اداروں کے معائنے کا سلسلہ برابر جاری ہے۔

☆اس بات کی ضرورت بھی محسوس ہوئی کہ اساتذہ کے ساتھ ساتھ تعلیمی اداروں کی مجلس منتظمہ کے سربراہوں کو بھی تعلیمی تقاضوں سے واقف کرایا جائے۔ چناں چہ ان کی رہ نمائی کے لیے شمالی و مغربی ہند کی ریاستوں کے دس دس منتخب نمائندوں کا پانچ روزہ کیمپ اکتوبر ۲۰۰۳ء میں دہلی میں اور جنوب و مشرقی ہند کے نمائندوں کا دسمبر ۲۰۰۳ء میں حیدرآباد میں رکھا گیا۔

ہر دو کیمپس میں ماہرین تعلیم اور تعلیمی انتظامیہ کے میدان میں طویل تجربہ رکھنے والے اصحاب نے انتظامیہ کے نمائندوں کی رہ نمائی کی۔ فروغ تعلیم اور تعلیمی اداروں کے قیام واستحکام کے مرکزی موضوع کے تحت ۲۴ مختلف موضوعات پر لیکچرس، تبادلۂ خیالات اور بحث و تمحیص کا موقع ملا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ ملک کے منتخب تعلیمی اداروں کی انتظامیہ کے نمائندوں کو باہم مل بیٹھ کر ایک دوسرے کے تجربات سے بھی استفادے کا موقع ملا۔

اجتماعی کوششوں میں تعاون

جماعت اسلامی ہند ملت کے مخصوص تعلیمی مسائل اور ملک کے حالات کے پس منظر میں یہ ضروری سمجھتی ہے کہ مسائل کے موثر حل کے لیے کوششیں مشترکہ ہوں۔ چناں چہ جماعت آغاز ہی سے اس پالیسی پر گامزن رہی ہے اور تقسیم کے بعد ہی سے جماعت نے اس طرف توجہ کی۔[1] ۱۹۵۰ء میں مرکز جماعت اسلامی ہند رام پور میں مولانا حفظ الرحمٰن صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند، مولانا محمد منظور نعمانی مدیر الفرقان اور مولانا ابواللیث صاحب امیر جماعت اسلامی ہند کے ایک اجتماع میں اس مقصد کے لیے ایک مشترکہ بورڈ کو تشکیل دینے کی تجویز زیر غور آئی جس پر تینوں حضرات نے اتفاق رائے کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ جمعیۃ العلما کی مجلس عاملہ نے اسے منظور نہیں کیا۔ تعلیم کے فروغ کے لیے جماعت اسلامی ہند کی کوششوں کا اندازہ جنوری ۱۹۵۱ء کی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں اس وقت کے امیر جماعت اسلامی ہند مولانا ابواللیث اصلاحی ندوی کی تعلیم کے سلسلے میں تجاویز کے ایک مسوّدے سے ہوتا ہے جس سے مجلس شوریٰ نے بالکلیہ اتفاق کیا تھا۔[1]

''ابتدائی تعلیم کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں ہم ہر اُس جماعت کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں جس کا مقصد تعلیم اور طریقۂ تعلیم بنیادی طور پر ہمارے مقصد اور طریقہ کے خلاف نہ ہو۔ اس کے لیے رفقا کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جن مقامات پر مسلمانوں کی کسی جماعت کی طرف سے ابتدائی تعلیم کے سلسلے میں کوئی کوشش عمل میں لائی جارہی ہو اور وہ جماعت

---

(۱) جماعت اسلامی ہند اور دینی تعلیمی تحریک از افضل حسین صفحہ ۵۔ شائع کردہ مرکزی مکتبہ اسلامی

(۲) روداد مجلس شوریٰ، جماعت اسلامی ہند شائع کردہ شعبۂ تنظیم صفحہ ۵۰۔

اس کے سلسلے میں ان کے تعاون اور اشتراک کی خواہش مند ہو تو خواہ اس جماعت کی عمومی دعوت و مسلک سے ہمیں اتفاق ہو یا اختلاف وہاں ہمارے رفقا مذکورہ بالا شرط کا لحاظ کرتے ہوئے اس کے ساتھ اشتراکِ عمل کر سکتے ہیں بشرطے کہ کام کی صحیح نوعیت سے آگاہ کر کے مرکز سے پہلے سے اجازت حاصل کر لی جائے۔''

ا- دینی تعلیمی کونسل اتر پردیش کی تشکیل

آزادی کے بعد بالخصوص یوپی کے سرکاری نصاب اور درسیات میں جب مشرکانہ عقائد اور توہمات پر مبنی چیزیں در آئیں اور وہ بچوں کے ذریعہ گھروں میں پہنچیں تو عام طور پر مسلمانوں میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہوا۔ اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس ہوئی کہ اس صورتِ حال کے ازالے کے لیے ملی پیمانے پر جدو جہد کی جائے۔ چناں چہ یوپی کے ضلع بستی میں ۳۰/۳۱/ دسمبر ۱۹۵۹ء کو مختلف مکاتب فکر کے ملی رہ نما جمع ہوئے اور 'دینی تعلیمی کونسل اتر پردیش' کا قیام عمل میں آیا اس کے بعد ملک کے دیگر حصوں میں بھی اس طرح کے مشترکہ پلیٹ فارم بنانے کا احساس ابھرا اور بعض ریاستوں میں اس سلسلے میں پیش رفت بھی ہوئی۔ چناں چہ راجستھان، مدھیہ پردیش اور بہار میں اس طرح کی کونسلیں تشکیل پائیں۔ ۱۹۸۰ء کے قریب مہاراشٹر میں بھی اس طرح کی کوششیں ہوئی لیکن عملاً کامیابی نہ ہو سکی۔ اس وقت صرف اتر پردیش کی کونسل متحرک ہے۔ ضرورت ہے کہ اس طرح کے مشترکہ فورم ہر جگہ وجود میں لائے جائیں۔ جماعت اسلامی ہند پہلے ہی دن سے ان کوششوں کے ساتھ رہی ہے۔

دینی تعلیمی کونسل اتر پردیش کے پلیٹ فارم سے مسلمانوں کو پرائمری مدارس و مکاتب قائم کرنے کی زور دار تحریک چلائی گئی۔ اس کے نتیجے میں ہزاروں مکاتب و مدارس قائم ہوئے جہاں اسلامیات کے ساتھ ساتھ قرآن مجید ناظرہ اور ضروری عصری مضامین نصاب تعلیم میں شامل رہے ہیں۔ ابتداءً کئی برسوں تک جماعت کی تیار کردہ درسیات رائج رہیں۔ بعد میں دینی تعلیمی کونسل نے پرائمری درجات کی اپنی درسی کتابیں تیار کیں۔ اس کے علاوہ دینی تعلیمی کونسل نے

سرکاری نصاب و درسیات میں پائے جانے والے قابل اعتراض مواد کی نشان دہی کی۔ ریاستی اسمبلی اور ملکی پارلیمنٹ میں بھی اس کے خلاف آوازیں بلند ہوئیں جس کے نتیجے میں حکومت کے بھی کان کھڑے ہوئے اور اُس کی طرف سے اصلاحِ نصاب کے لیے کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ دینی تعلیمی کونسل کی جانب سے آئے دن اصلاحِ نصاب کی یہ کوششیں ہوتی رہتی ہیں۔

ب۔ علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کے اقلیتی کردار کے تحفظ کی جدوجہد

ملت اسلامیہ ہند کی تعلیمی اور تہذیبی زندگی میں مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کو ایک اہم مقام حاصل رہا ہے۔ اس ادارے کو مسلمانان ہند نے عرصۂ دراز کی جدوجہد کے بعد قائم کیا تھا اور اس سے ان کی بہت سی تمنائیں اور امنگیں وابستہ رہی ہیں۔ چناں چہ جب جب مسلم یونی ورسٹی حکومتی ریشہ دوانیوں کا شکار ہوئی ہے، جماعت اسلامی ہند بھی ملت کے شانہ بہ شانہ کھڑی رہی ہے۔ ۱۹۶۵ء میں جب ایک آرڈینینس (Ordinance) کے ذریعے مسلم یونی ورسٹی کے اقلیتی کردار کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو جماعت نے ۱۹۶۵ء کے اس آرڈینینس اور ایکٹ کے خلاف مشترکہ جدوجہد میں حصہ لیا۔ مرکزی مجلس شوری منعقدہ جون ۱۹۶۵ء میں درج ذیل مطالبات پیش کیے گئے۔

”مسلم یونی ورسٹی کے مسلم کیریکٹر کو مسلمانانِ ہند کے نزدیک اتنی اہمیت حاصل ہے کہ وہ کسی قیمت پر اسے مجروح نہ ہونے دیں گے۔ انتہائی ضروری ہے کہ اعلیٰ ترین سطح سے مسلمانوں کو اس بات کی ضمانت دی جائے کہ:

الف۔ مسلم یونی ورسٹی کے نام سے لفظ 'مسلم' خارج نہیں کیا جائے گا۔

ب۔ اس امر کا اہتمام کیا جائے گا کہ مسلم یونی ورسٹی میں طلبہ، اساتذہ، انتظامی عملہ اور عہدہ داران کی غالب اکثریت حسب سابق مسلمانوں پر مشتمل رہے۔

ج۔ حسب سابق مسلم یونی ورسٹی میں دینی اور اخلاقی تعلیم و تربیت، دینیات، اسلامی علوم، عربی، فارسی اور اردو زبان و داب کا اور ہندستان میں مسلم دور کی تاریخ کی تعلیم اور ان علوم میں ریسرچ کا خصوصی اہتمام کیا جاتا رہے گا۔

د۔ جو روایات مسلم کلچر کی بقاو ترقی کے لیے ضروری ہیں، مسلم یونی ورسٹی میں ان کے نشو ونما کا اہتمام کیا جائے گا اور کسی ایسی سرگرمی کی کوئی ہمت افزائی نہ کی جائے گی جو مسلم کلچر کے منافی ہو۔

ہمارے نزدیک یونی ورسٹی کے مسلم کیریکٹر کے برقرار رہنے کا اس بات پر بہت کچھ انحصار ہے کہ وہاں اساتذہ، عہدہ داران اور انتظامی عملے میں ایسے افراد معتد بہ تعداد میں موجود ہوں جو اسلامی افکار وعقائد پر یقین رکھتے ہوں اور اسلامی اخلاق و کردار کے حامل ہوں۔ یونی ورسٹی کے انتظامی عہدوں اور تعلیمی شعبوں پر ایسے عناصر کا چھا جانا جو اسلام سے برگشتہ اور مذہب واخلاق سے منحرف ہوں، مسلم یونی ورسٹی کی جڑ کھودنے کے مترادف ہے۔(۱)''

مرکزی مجلس شوریٰ نے اس موقع پر اس وقت کے وزیر تعلیم عبدالکریم چھاگلہ کی برطرفی کا بھی مطالبہ کیا تھا۔

مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ مارچ ۱۹۶۶ء میں مستقل مسلم یونی ورسٹی ایکٹ بنانے کے لیے نئے بل کو جلد از جلد پیش کرنے کے مطالبہ کا اعادہ کیا گیا۔

افسوس کہ مسلمانوں کے مسلسل مطالبات کے باوجود حکومت نے اس سلسلے میں زبانی وعدوں کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ چناں چہ مرکزی مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس مئی ۱۹۷۰ء میں پھر اس صورت حال کا نوٹس درج ذیل قرارداد میں لیا۔(۲)

''مرکزی مجلس شوریٰ جماعتِ اسلامی ہند اس بات پر تشویش کا اظہار کرتی ہے کہ مسلم یونیورسٹی گزشتہ پانچ سال سے آرڈیننس اور اس پر مبنی ایکٹ کی بنیاد پر چلائی جارہی ہے اور حکومت متعدد وعدوں کے باوجود نیا بل اب تک سامنے نہیں لاسکی۔''

قرارداد کے آخر میں حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا۔

''نئے ایکٹ میں یونی ورسٹی کی داخلی خود مختاری کے پہلو بہ پہلو اس کے مخصوص مسلم کردار کو برقرار رکھنے کی بھی مکمل ضمانت موجود ہو۔''

---

(۱) روداد مجلس شوریٰ، جماعت اسلامی ہند۔ مرتبہ شعبۂ تنظیم، ص: ۲۵۰-۲۵۱

(۲) روداد مجلس شوریٰ، جماعت اسلامی ہند ۶۷ تا مئی ۸۹ ص: ۴۱-۴۲۔ شائع کردہ، مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی

جماعت اسلامی ہند کی یہ جدو جہد ملت کے مختلف افراد اور جماعتوں کے ساتھ بالخصوص اقلیتی کردار کی بحالی کے لیے قائم کردہ 'ایکشن کمیٹی' کے ساتھ اس وقت تک جاری رہی جب تک کہ یونی ورسٹی کا اقلیتی کردار بحال نہیں ہوگیا۔ جماعت اسلامی ہند کی مرکزی مجلس شوریٰ کی قرار دادوں کے متن سے اس کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے جس کی تفصیل ذیل میں درج کی جارہی ہے۔

جون ۷۲ء کی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں پھر مسلم یونی ورسٹی کا مسئلہ زیر بحث آیا اور یونی ورسٹی کے اقلیتی کردار کی عدم بحالی پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔

نومبر ۷۲ء کی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں مسلم یونی ورسٹی کنونشن کے بارے میں غور ہوا جو آئندہ ہونے والا تھا اور طے کیا گیا کہ (۱)

''متوسلین جماعت مجوزہ کنونشن میں شرکت کے لیے وقت نکالیں اور اس کو کامیاب بنانے کے لیے تعاون کریں۔

مئی ۷۳ء کے اجلاس میں طلبہ اور اساتذہ کے خلاف تادیبی کارروائی پر تشویش اور تاسف کا اظہار کیا گیا۔

مئی ۷۷ء میں ایمرجنسی کے بعد پھر مجلس شوریٰ نے مطالبہ کیا کہ (۱) ''مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کا مسئلہ بالکل صاف ہے اس کا مخصوص اقلیتی و اسلامی کردار بحال ہونا چاہیے۔'' آگے قرارداد میں کہا گیا۔

''اس سلسلے میں ان سفارشات کو سامنے رکھا جائے جو ۷۵ء میں طلبہ، اساتذہ اور قومی کارکنوں پر مشتمل ایک بڑی مجلس نے مرتب کی تھیں اور یونی ورسٹی کی ایکزیکٹیو کونسل نے انھیں منظور کرکے اپنی سفارش کے طور پر حکومت کے سامنے پیش کردیا تھا۔''

مجلس شوریٰ کے اجلاس ۲۸/اپریل ۷۸ء تا ۳/مئی ۷۸ء میں علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی بل پر درج ذیل قرارداد منظور ہوئی۔ (۳)

---

(۱) روداد مجلس شوریٰ، جماعت اسلامی ہند ۶۷ تا مئی ۸۹ ص:۱۰۰۔ شائع کردہ، مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی۔

(۲) روداد مجلس شوریٰ، جماعت اسلامی ہند ۶۷ تا مئی ۸۹ ص:۱۸۳۔

(۳) روداد مجلس شوریٰ، جماعت اسلامی ہند ۶۷ تا مئی ۸۹ ص:۲۳۷۔

'' مسلمانان ہند اور ملک کے دوسرے انصاف پسند حلقوں کا مسلسل مطالبہ رہا ہے کہ علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی ترمیمی ایکٹ ۷۲ ء کو منسوخ کر کے اس کی جگہ ایک ایسا ایکٹ لایا جائے جو یونی ورسٹی کے اقلیتی کردار کو پوری طرح بحال کر دے اس سلسلے میں بیگ کمیٹی اور خسرو کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر جلد از جلد عملی کارروائی کی جائے۔''

مرکزی مجلس شوریٰ نے مئی ۸۰ ء کی قرارداد میں مسلم یونی ورسٹی سے متعلق حکومت سے درج ذیل مطالبہ کیا:(۱)

'' ایکٹ میں ترمیم کے ذریعے مسلم یونی ورسٹی کو دستور ہند کی دفعہ ۳۰ (۱) کا تحفظ دیا جائے اور مسلم یونی ورسٹی ایکشن کمیٹی کے مسودہ کے مطابق ایکٹ میں ایسی ترمیمات کی جائیں جن کے نتیجے میں یونی ورسٹی کا نظم ونسق موثر طور پر مسلمانوں کے ہاتھ میں آجائے اور اس کی اندرونی خودمختاری بحال ہو جائے۔''

۲۰/اپریل تا ۳/مئی ۸۳ ء کے اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ میں یونی ورسٹی کی داخلی صورت حال سے متعلق تشویش ظاہر کرتے ہوئے باہمی صف آرائی پر اظہار تاسف کیا گیا اور قرارداد کے آخر میں کہا گیا:(۲)

'' مجلس شوریٰ کا خیال ہے کہ اقلیتی کردار کی بحالی کے بعد اب یونی ورسٹی کورٹ ہی وہ واحد ادارہ ہے کہ جسے یونی ورسٹی کے انتظامی امور میں آخری فیصلے کرنے کا اختیار ہے اس لیے ضروری ہے کہ اسے جلد از جلد کام کرنے کا موقع ملے اور اس راہ میں حائل دشواریوں کو دور کرنے کے لیے وائس چانسلر صاحب بھی اپنے طور پر کوشش کریں۔ پولیس کو یونی ورسٹی کے احاطے سے جلد از جلد ہٹالیا جائے تا کہ یونی ورسٹی میں خوش گوار اور پرسکون فضا بحال ہو سکے۔''

☆ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ میں دسمبر ۹۹ ء میں ہونے والے ہنگاموں کے سلسلے میں کل ہند مسلم مجلس مشاورت کی جانب سے کی جانے والی کوششوں، مثلاً کورٹ کے موجودہ اور سابق ممبران کی مرکز جماعت میں نشست کا انعقاد جس میں ایکزیکیٹو کونسل کی نشست کے انعقاد

---

(۳) روداد مجلس شوریٰ، جماعت اسلامی ہند ۶۷ تا مئی ۸۹ ص: ۲۷۸۔
(۱) روداد مجلس شوریٰ، جماعت اسلامی ہند ۶۷ تا مئی ۸۹ ص: ۳۶۴۔

اور نئے وائس چانسلر کے انتخاب کی کارروائی کا آغاز کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس موقع پر مرکزی وزیر برائے فروغ انسانی وسائل اور وائس چانسلر سے خط و کتابت اور پریس ریلیز کے اجرا وغیرہ امور میں تعاون کیا گیا۔

☆ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی: اکتوبر ۱۹۹۷ء میں دہلی ہائی کورٹ کے ایک فیصلے کے نتیجے میں جامعہ ملیہ اسلامیہ میں داخلوں میں دیے جانے والے بعض تحفظات جن کا تعلق جامعہ اسٹاف کے زیر پرورش اور اردو زمرے میں آنے والے طلبہ نیز انٹرویو میں دیے جانے والے مارکس کے وزن (Weightage) سے متعلق تھا، یونی ورسٹی برادری میں اضطراب اور بے چینی کا باعث بنا۔

جماعت اسلامی ہند نے اس موقع پر جامعہ کے حقیقی کردار کی بحالی کے مطالبہ میں جامعہ برادری کا ساتھ دیا اور پریس اور پلیٹ فارم سے اس کے خلاف آواز بلند کی اور عوام وخواص کو حقیقی صورتِ حال سے واقف کرایا۔

اسی طرح اپریل ۲۰۰۰ء میں جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کے طلبہ پر پولیس کی زیادتیوں کے سلسلے میں جماعت کے وفد نے طلبہ کے ہاسٹل کا دورہ کیا۔ بعض ذمہ داران، چانسلر، پرووسٹ، رجسٹرار وغیرہ سے ملاقاتوں کے علاوہ ملی رہ نماؤں کے ساتھ وائس چانسلر اور دیگر ذمہ داران سے بھی ملاقاتیں کی گئیں۔

☆ کل ہند مسلم مجلس مشاورت، ملی تنظیموں اور نمایاں افراد کا ایک وفاق ہے۔ ملی، ملکی، سیاسی اور تعلیمی امور میں یہ مجلس مسلمانوں کی نمائندگی کرتی ہے۔

جماعت اسلامی ہند نے مسلم مجلس مشاورت کا ایک حصہ ہونے کی بنا پر اس کی تمام کوششوں بالخصوص تعلیمی امور ومسائل میں ہر وقت تعاون کیا۔

☆ ۲۱ر جولائی ۲۰۰۱ء کو تعلیم میں فرقہ واریت اور زعفرانیت کے خلاف مسلم جماعتوں نے بشمول جماعت اسلامی ہند آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کی تحریک پر ایوان غالب میں ایک روزہ کانفرنس کا انعقاد کیا۔ کانفرنس کا افتتاح سابق وزیر اعظم ہند جناب وی۔ پی۔ سنگھ نے کیا تھا اور اس کے اختتامی سیشن میں جناب آئی۔ کے۔ گجرال سابق وزیر اعظم حکومت ہند کے علاوہ کئی مسلم اور غیر مسلم دانشور بھی شریک تھے۔ اس کانفرنس نے اس موقع پر ایک جامع قرارداد منظور

کی تھی جس میں قومی جمہوری اتحاد (N.D.A) حکومت کے تعلیم کو فرقہ وارانہ رنگ دینے کی مذمت کی گئی تھی۔ اور اپنے احساسات درج ذیل الفاظ میں درج کرائے تھے: ''یہ کانفرنس نام نہاد 'قومی نصابی خاکے' کو خلاف جمہوریت، غیر سیکولر، انٹی نیشنل اور تعلیم کو سنگھیانے کا منصوبہ قرار دیتے ہوئے رد کرتی ہے۔''

اس کانفرنس نے حکومت سے یہ مطالبہ کیا تھا:

''ماہرین تعلیم پر مشتمل ایک مستقل قومی ہیئت بنائی جائے جو سکنڈری اسکول کی سطح تک پڑھائی جانے والی درسی کتابوں اور منظور شدہ موادِ تعلیم بسلسلۂ زبان، تاریخ اور سماجیات پر اس لحاظ سے نظر ثانی کرے کہ وہ قومی یکجہتی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور دستور ہند میں درج مساوات، آزادی، انصاف اور اخوت انسانی کی اقدار کو فروغ دینے میں کس حد تک معاون ہیں۔''

اس کانفرنس کے ایک سیشن میں سکریٹری شعبۂ تعلیمات جماعت اسلامی ہند نے این۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی کے نصاب کا تنقیدی جائزہ پیش کیا اور امیر جماعت اسلامی ہند نے آخری سیشن کی صدارت کی۔

☆ اسی طرح آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے ایک نمائندہ وفد نے جس میں جماعت کی جانب سے جماعت اسلامی ہند کے نائب صدر مولانا محمد شفیع مونس بھی شریک رہے، یکم جون ۲۰۰۴ء کو یونائیٹڈ پیپلز الائنس (UPA) کے فروغ انسانی وسائل کے مرکزی وزیر سے ملاقات کی اور مسلمانوں کی تعلیم سے متعلق جو مسائل پیش کیے ان میں سب سے اول نمبر پر سرکاری نصاب و درسی کتابوں کو فرقہ واریت کے زہر سے پاک کرنے کا مطالبہ تھا۔ موجودہ حکومت نے اس سلسلے میں نصاب پر نظر ثانی کے علاوہ کچھ عملی اقدامات کیے ہیں جو خوش آئند ہیں۔

جماعت اسلامی ہند کی جانب سے تعلیمی امور و معاملات میں اشتراک و تعاون کی یہ صورتِ حال نہ صرف مرکزی سطح بلکہ ریاستی، علاقائی اور مقامی سطح تک پائی جاتی ہے۔ جماعت اسلامی ہند کا منصوبہ یہ ہے کہ مرکز اور حلقوں کی سطح پر جماعت ایک مشترکہ تعلیمی فورم کی تشکیل کی کوشش کرے گی۔ یہ مشترکہ فورم ملت اسلامیہ کے تعلیمی امور و معاملات بالخصوص اقلیتی تعلیمی اداروں اور دینی مدارس کو درپیش مسائل و مشکلات کے حل کے لیے عملی تدابیر اختیار کرے گا اور

حکومت کی طرف سے درپیش خطرات کے سدّ باب کے لیے حتّی الوسع اجتماعی جدو جہد کرے گا۔ اس سلسلے میں جماعت کے تعاون وتحریک سے ۲۰۰۴ میں فیڈریشن آف مسلم ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹ کا قیام عمل میں آیا۔ ۲۰۱۴ میں NDA کی حکومت مرکز میں منتخب ہوئی اور اس نے نئی تعلیمی پالیسی کی تشکیل کا اعلان کیا۔ جماعت اسلامی ہند، ایس آئی او اور دیگر اداروں اور افراد نے اس سلسلے میں حکومت کو مشورے دیے۔

مدارسِ دینیہ کا تحفظ

ملک کے قومی حفاظتی نظام کی اصلاح کے سلسلے میں گروپ آف منسٹرس کی ایک رپورٹ فروری ۲۰۰۱ء کی سفارشات میں مدارس دینیہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کو زیر بحث لا کر بعض بیجا اندیشوں کا تذکرہ کیا گیا تھا جس کے نتیجے میں بعض علاقوں میں مدارس کے ذمہ داروں سے غیر ضروری پوچھ تاچھ کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ جماعت اسلامی ہند نے اس کا فوری نوٹس لیا اور متعلقہ ذمہ داروں بالخصوص وزیر داخلہ کو متوجہ کیا۔ کمیٹی کے ایک معزز رکن منسٹر سے ملاقات بھی کی۔ اپنے ذرائع سے تمام ریاستوں کے امرائے حلقہ کو مطلع کر کے صورت حال معلوم کرنے کی کوشش کی۔ مدارس اسلامیہ سے متعلق حکومتی پروپیگنڈے پر مبنی مواد سے تمام حلقوں کے ذمہ داران اور ملت کے دانش وروں اور رہ نماؤں کو مطلع کیا۔ حلقہ بہار کی جانب سے موصول ریاست بہار کی قانون ساز کونسل کی مدارس سے متعلق مبنی بر حقیقت رپورٹ کو پریس اور دیگر ذرائع سے عام کیا گیا جس میں مدارس کے رول کی تعریف کی گئی ہے اور انھیں ہر طرح کے الزامات سے پاک قرار دیا گیا۔

اس موقع پر مارچ ۲۰۰۳ء میں جمعیۃ العلما ہند کی تحریک پر تمام ملی جماعتوں کے ذمہ داران پر مشتمل تحفظ مدارس کے سلسلے میں ایک کل جماعتی کانفرنس منعقد ہوئی اور اس نے مدارس کے خلاف جو فضا ذرائع ابلاغ میں بنائی جا رہی ہے، اس کی مذمت کی اور اس مقصد کے لیے ملت کے رہ نماؤں پر مشتمل ایک 'مجلس عمل' تشکیل دینے کا فیصلہ کیا۔ جماعت اسلامی ہند نے بھی اس پوری کارروائی میں شرکت کی اور وہ 'مجلس عمل' میں بھی شامل رہی۔

سرکاری تعلیمی پالیسی اوراس کی درسیات

جماعت اسلامی ہند اپنے تعلیمی نظریات اور نصاب تعلیم کو متعارف کرانے کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی کوشش کرتی رہی ہے کہ ملک کے موجودہ سرکاری نظام تعلیم پر بھی نگاہ رکھی جائے اور اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے نقطۂ نظر سے جائزہ لیا جائے کہ دستور میں دیے گئے تحفظات کی کس حد تک پاس داری کی جارہی ہے۔ جماعت اسلامی ہند کی پالیسی اور پروگرام میں ہمیشہ ان باتوں کو اہمیت دی گئی ہے۔ ملکی سطح پر بنیادی تعلیمی پالیسی کی تشکیل کے کئی مواقع پر جماعت نے اپنے نقطۂ نظر اور مسلمانوں کے تعلیمی مسائل کے سلسلے میں نمائندگی کی۔

انڈین ایجوکیشن کمیشن

۱۹۶۴ء میں جب 'انڈین ایجوکیشن کمیشن' ڈاکٹر کوٹھاری کی سربراہی میں نظام تعلیم پر اپنی سفارشات ترتیب دے رہا تھا، جماعت کے وفد نے باقاعدہ کمیشن سے ملاقات کرکے ایک جامع میمورنڈم پیش کیا اور اپنا نقطۂ نظر کمیشن کے سامنے رکھا۔

میمورنڈم کے ساتھ سرکاری درسی کتب کے قابل اعتراض اجزا کی نقلیں بھی منسلک کردیں۔ اس کے علاوہ امرائے حلقہ جات کو بھی ہدایت کی گئی کہ وہ اپنی اپنی ریاستوں میں دینی تعلیم کا کام کرنے والے اداروں، افراد اور جماعتوں کے مشورے سے میمورنڈم تیار کرکے کمیشن کے پاس بھیجیں۔ نیز درسی کتب کے قابلِ اعتراض اجزا کی نقلیں بھی منسلک کردیں اور جب کمیشن کا وفد ان کی ریاست میں پہنچے تو اس سے مل کر اپنا نقطۂ نظر واضح کریں۔(۱)

جن ریاستوں میں مشترکہ تنظیمیں قائم ہوچکی تھیں، مثلاً یوپی۔ مدھیہ پردیش وغیرہ وہاں کمیشن کے سامنے میمورنڈم مشترکہ طور سے پیش کیا گیا اور مسلمانوں کے وفود نے بھی کمیشن کے وفد سے مل کر اپنا نقطۂ نظر واضح کیا۔ ملک کی دوسری ریاستوں کے امرائے حلقہ جات نے اپنے طور پر لوگوں کے مشورے سے میمورنڈم تیار کرکے کمیشن کے سامنے پیش کیے اور درسی کتب کے قابل اعتراض اجزا کے اقتباسات بھی بہ طور ضمیمہ لگائے۔ ملک کے گوشے گوشے سے توجہ

---

(۱) جماعت اسلامی ہند کی تعلیمی کاوشیں۔ از افضل حسین ص: ۱۳۰۔ مطبوعہ مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز

دلانے کا مجموعی اثر کمیشن پر اچھا پڑا اور درسی کتب کے جن قابل اعتراض پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی گئی تھی اس کے ضمن میں اس کا رویّہ بہت معقول اور ہمدردانہ رہا۔[1]

کمیشن کی بعض ایسی سفارشات جن میں تعلیمی اداروں کے لیے رجسٹریشن کا لزوم اور پڑوسی اسکول (Neighbour hood School) کے قیام کے بعد اس علاقے کے تمام بچوں کے لیے یہ شرط کہ وہ اسی اسکول میں پڑھیں وغیرہ کی جماعت نے مخالفت کی۔ دینی تعلیمی کونسل اور ہر مکتب فکر و خیال کے لوگوں نے بھی شدید احتجاج کیا، جس کے مفید اثرات مرتب ہوئے اور حکومت ان سفارشات کو عملی جامہ نہ پہنا سکی۔

اچاریہ راما مورتی کمیٹی

۱۹۸۹ء میں مرکزی حکومت نے ۱۹۸۶ء کی قومی تعلیمی پالیسی پر نظر ثانی کے لیے اچاریہ راما مورتی کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی اس وقت پڑوسی اسکول کے تصور کو مشترک اسکولی نظام (Common School System) کے نام سے دوبارہ روبہ عمل لانے کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ جماعت نے بروقت اس کا نوٹس لیا اور مسلمانوں کی نمائندگی کی، جس کے نتیجے میں حکومت اپنے اس اقدام سے باز رہی۔ ۵/نومبر ۱۹۹۱ء کو جماعت کے ایک وفد نے نظر ثانی کمیٹی کے روبرو تفصیل سے ملت کے تعلیمی مسائل کے سلسلے میں اظہار خیال کیا اور ایک جامع یادداشت بھی پیش کی۔

۱۹۸۶ء کی تعلیمی پالیسی کے مفید و مضر پہلوؤں سے وسیع پیمانے پر لوگوں کو متعارف بھی کرایا گیا۔

قومی نصابی خاکے کے سلسلے میں نمائندگی

ملکی سطح پر ہر پانچ سال پر اسکولی تعلیم کے سلسلے میں قومی نصابی خاکے (National Curriculum frame work) کی اشاعت عمل میں آرہی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت پہلے ایک نصابی مسوّدہ شائع کرتی ہے اور اس پر تبصرے اور مشورے طلب کیے جاتے ہیں۔ ۲۰۰۰ء اور

---

(۱) جماعت اسلامی ہند کی تعلیمی کاوشیں۔ از افضل حسین ص: ۱۳۔ مطبوعہ مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز

۲۰۰۵ میں مرکزی سطح پر حکومت کی تبدیلی کے نتیجے میں قومی نصابی خاکوں کی اشاعت عمل میں آئی۔ مرکزی شعبۂ تعلیم جماعت اسلامی ہند نے اس سلسلے میں اپنے طور پر اور کل ہند مسلم مجلس مشاورت کے اشتراک سے نمائندگی کی اور مسلمانوں کے نقطۂ نظر کو پیش کیا۔ NDA کے دوبارہ اقتدار میں آنے کے بعد ۲۰۱۵ء میں نئی تعلیمی پالیسی کی تشکیل کے سلسلے میں بھی جماعت نے اپنی تجاویز اور مشورے حکومت کو پیش کیے۔ حکومت کی طرف سے اکتوبر ۲۰۱۶ء میں نئی پالیسی کا اعلان کردیا گیا ہے۔

جسٹس راجندر سچر کمیٹی کے روبرو نمائندگی

مسلمانوں کی تعلیمی، سماجی اور معاشی پس ماندگی کے ازالے کے لیے مارچ ۲۰۰۵ء میں یو۔ پی۔ اے حکومت نے جسٹس راجندر سچر کی سربراہی میں ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی تھی۔ اس کمیٹی نے مذکورہ بالا مسائل کے سلسلے میں تبادلۂ خیال کے لیے مرکز جماعت کے ایک وفد کو اپنے دفتر میں دعوت دی تھی۔ جماعت نے اس موقع پر مختلف ریاستوں سے معلومات حاصل کرکے گفتگو اور تبادلۂ خیال کے علاوہ تفصیلی یادداشت بھی کمیشن کو پیش کی۔

تہذیبی جارحیت

جماعت اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے اپنے اجلاس مورخہ ۱۹/تا۲۸/مئی ۱۹۸۹ء منعقدہ دہلی میں تہذیبی جارحیت کے مسئلہ پر اپنی تشویش کا اظہار کیا اور ایک قرارداد منظور کی۔ ذیل میں اس قرارداد کے متن کا ایک حصہ نقل کیا جارہا ہے۔(۱)

''مجلس شوریٰ اس امر پر بھی بہ غرض اصلاح توجہ دلاتی ہے کہ این۔سی۔ای۔آر۔ٹی کے ذریعے چھٹی اور ساتویں کلاس کے طلبہ کے لیے سنچھپت رامائن اور سنچھپت مہا بھارت جیسی کتابوں کی تیاری اور ان کی لازمی تعلیم تہذیبی اقلیتوں کے ساتھ صریح زیادتی اور آئین کی روح کے سراسر منافی ہے۔''

اس کے بعد اس وقت کے امیر جماعت اسلامی ہند مولانا ابواللیث اصلاحی ندوی نے

---

(۱) مرکزی مجلس شوریٰ جماعت اسلامی ہند کی قراردادیں۔ ص: ۲۶۹ شائع کردہ مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز دہلی

کچھ مسلم ممبران پارلیمنٹ اور مرکزی وزیر تعلیم کو خطوط لکھے اور این۔سی۔ای۔آر۔ٹی کی کتابوں کے نصاب میں سنچھپت رامائن اور سنچھپت مہا بھارت کی شمولیت پر توجہ دلائی۔ اس وقت کے وزیر تعلیم نے خط کے جواب میں وعدہ کیا تھا کہ ان کتب کی بہ جائے دوسری متبادل کتب تجویز کی جائیں گی، لیکن وعدہ وفا نہ ہوسکا۔

یوپی کے اسکولوں میں فسطائی مظاہر کی مذمت

☆ ۱۹۹۷ء میں جب یوپی کی بی۔جے۔پی حکومت نے ریاست کے اسکولوں میں ایک مخصوص عقیدے اور کلچر کو رواج دینے کی کوشش کی تو جماعت اسلامی ہند کے جنرل سکریٹری نے اس کا نوٹس لیا، ان کے بیان کا ایک حصہ ذیل میں درج کیا جارہا ہے:

''ریاستی وزیر مسٹر روندر شکلا کا گورکھپور اور دیگر مقامات کا یہ بیان بھی پریس میں آچکا ہے کہ ہر پرائمری اسکول میں بھارت ماتا کی تصویر لازمی طور پر لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس کے نتیجے میں محکمہ بیسک تعلیم نے بھارت ماتا کی تصویر کو مالا پہنانے اور پوجا ارچنا کرنے کے لیے ایک ٹائم ٹیبل بھی جاری کیا ہے اور اب انہی بیسک تعلیم کے ریاستی وزیر کے حوالے سے یہ خبر بھی آئی ہے کہ آئندہ سال یکم جنوری ۹۸ء سے حکومت کے تحت چلنے والے سرکاری اور امدادی پرائمری اور جونیئر درجات کے اسکولوں کے طلبہ کے لیے لازم ہوگا کہ وہ اپنی حاضری کے جواب میں 'وندے ماترم' کہیں۔ 'وندے ماترم' کے سلسلے میں مسلمان اپنے اس موقف کا بار بار اعادہ کرچکے ہیں کہ اس ترانے میں وطن کو بعض ایسی تخلیقی صفات سے متصف کردیا گیا ہے جو خالقِ کائنات کی صفتِ تخلیق سے تعلق رکھتی ہیں۔

وندے ماترم کا مطلب یہی ہے کہ 'ماں تجھ کو سلام' میں ترے آگے اپنی گردن جھکاتا ہوں۔ گردن جھکانے میں عبادت اور پرستش کا تصور پایا جاتا ہے۔ اسلام میں مراسمِ عبودیت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے مخصوص ہیں۔ ہمارے ملک کا دستور یہاں رہنے والے تمام باشندگان ملک کو اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ اپنے مذہبی عقائد کی آزادانہ پیروی کرسکتے ہیں۔ دستور، اسٹیٹ کو پابند کرتا ہے کہ وہ کسی خاص مذہب اور تہذیب کی سرپرستی نہ کرے۔

جماعت اسلامی ہند کے جنرل سکریٹری نے اپنے بیان کے آخر میں کہا:

”میں وزیراعلیٰ یوپی کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس ناروا اقدام کی غلطی نہ کریں اور میں صدر جمہوریہ ہند، وزیراعظم اور مرکزی وزیر داخلہ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ حکومت یوپی کو ایسے اقدامات پر عمل درآمد سے اجتناب کی ہدایت کریں جو ملک میں فرقہ وارانہ بھائی چارہ اور میل ملاپ کو نقصان پہنچانے والے ہوں۔“

وزیراعظم کے دفتر نے اس کا نوٹس لیا۔ حلقہ اترپردیش اور نظمائے علاقہ جات کو بھی متوجہ کیا گیا کہ وہ حکومت یوپی کے ناروا اقدامات کے سلسلے میں رائے عامہ ہموار کریں۔ اسی دوران میں مسلم پرسنل لا بورڈ کے صدر مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے بھی حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر وہ ان اقدامات سے باز نہ آئی تو مسلمان سرکاری اسکولوں سے اپنے بچوں کو نکالنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ ان کوششوں کے اثرات یہ ہوئے کہ حکومت نے مسلمانوں کے تیور بھانپ لیے اور اس طرح کے اقدامات سے گریز کیا۔

سرکاری درسی کتابوں میں قابلِ اعتراض اجزا کی نشان دہی

سرکاری درسیات میں قابلِ اعتراض اجزا کی نشان دہی کا سلسلہ جماعت اسلامی ہند نے برابر جاری رکھا۔ مرکز اپنی سطح سے اور حلقے نے اپنی سطح سے اس سلسلے میں اپنی اپنی کوششیں کرتے رہے۔

☆ اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی کے سماجیات (Sociology) کے نصاب میں اُسی کتاب میں درج اعداد و شمار اور حقائق کے برخلاف ایک تصویر کے ذریعے سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی تھی کہ کثیر زوجگی (Polygamy) کا رجحان مسلمانوں میں زیادہ ہے۔ حالاں کہ اسی کتاب میں درج اعداد و شمار بول رہے تھے کہ کثیر زوجگی کا رجحان ملک میں پائے جانے والے مختلف قبائل اور خود ہندوؤں میں مسلمانوں سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں بروقت یونی ورسٹی کے وائس چانسلر کو جماعت اسلامی اور دیگر مسلم تنظیموں نے متوجہ کیا۔ وائس چانسلر صاحب نے اس غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کا وعدہ کیا چناں چہ اصلاح کردی گئی۔

ریاست دہلی کی کتاب ’ہماری دلّی‘ برائے درجہ سوم کا تنقیدی جائزہ لیا گیا اور

سفارشات متعلقہ کمیٹی کو پیش کی گئیں، اکثر سفارشات تسلیم کرلی گئیں۔

☆ ۱۹۹۵ء میں مرکزی حکومت نے ریاستی حکومتوں کی سرکاری درسیات بالخصوص زبان اور سماجی علوم کے تنقیدی جائزے کے لیے پروفیسر بپین چندر کی سربراہی میں ملکی سطح پر Steering Committee تشکیل دی۔ کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں اس بات کی پرزور سفارش کی کہ ریاستی حکومتوں میں پڑھائی جانے والی بالخصوص تاریخ کی کتابیں انگریزوں کے نقطۂ نظر کے مطابق 'لڑاؤ اور حکومت کرو' کی پالیسی کی اب تک نمائندگی کررہی ہیں۔ اس لیے ان سب کتب کو فوراً واپس لے لینا چاہیے۔ ان ساری رپورٹوں کے اقتباسات متعلقہ ریاستوں کے امرائے حلقہ جات کو بھجوائے گئے تاکہ وہ اپنے جائزے کے وقت اس کو بھی پیش نظر رکھیں۔

☆ حکومت کی مرکزی کمیٹی نے ریاستی حکومتوں کی درسیات کے ساتھ ساتھ 'ششو مندر'، 'ودیا بھارتی' اور 'مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی' کی درسی کتابوں کا بھی تنقیدی نظر سے جائزہ لیا۔ مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی کا جائزہ ۱۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس سلسلے میں بعض چیزیں نامناسب انداز میں رپورٹ کے حوالے سے اخبارات میں شائع ہوئیں۔ اس کا نوٹس لیا گیا اور صحیح صورت حال اور اپنے نقطۂ نظر سے نہ صرف پریس بلکہ کمیٹی کے ذمّہ داروں اور مرکزی وزارتِ تعلیم کو بھی مطلع کیا گیا۔

☆ دینی تعلیمی کونسل اترپردیش لکھنؤ نے اترپردیش کی سرکاری درسی کتابوں پر مشتمل ایک تفصیلی جائزہ کتابی صورت میں شائع کیا۔ اس جائزے کی کاپیاں منگوا کر حلقہ اترپردیش اور بعض دیگر اہل علم کو فراہم کی گئیں۔

☆ اکبر رحمانی مدیر آموزگار جلگاؤں مہاراشٹر نے 'قومی یکجہتی اور درسی کتابیں' کے موضوع پر سرکاری درسیات کا جائزہ لے کر کتابی صورت میں شائع کیا۔ انھیں بھی مختلف ریاستی حکومتوں کی زبان اور تاریخ کی کتابیں ان کے حسب خواہش مہیا کرائی گئیں۔ انھوں نے اپنے رسالے میں سرکاری درسی کتابوں کے اس تنقیدی جائزے کو شائع بھی کیا۔

☆ ریاست تمل ناڈو کی دہم جماعت کی حیاتیات کی درسی کتاب میں 'انسانی افزائش' کے سلسلے میں ناروا انداز سے بعض تصاویر شائع ہوئیں، اس پر حلقہ تمل ناڈو نے بعض غیر مسلم تنظیموں اور

شخصیات کے تعاون سے احتجاج کیا۔ حکومت نے فوری طور پر اقدام کیا اور اس کی تلافی کی۔

۲۰۰۴ء میں حلقہ کرناٹک و گوا نے بعض اداروں اور افراد کے تعاون سے سرکاری درسیات کا تفصیلی جائزہ لیا اور بالخصوص تاریخ کی کتابوں میں پائے جانے والی قابل اعتراض عبارتوں کی نشان دہی کی۔ حکومت کرناٹک نے فوراً اس کا نوٹس لیا اور ان عبارتوں کو درسی کتابوں سے حذف کرایا متعلقہ ذمہ داروں کو کمیٹی سے برخاست کیا گیا اور آئندہ پنجم تا دہم کی کتابوں کی نئے سرے سے تیاری و اشاعت کا وعدہ کیا۔

ان سب کوششوں کے باوجود اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ اس کام کو بڑے پیمانے پر جاری رکھا جائے اور درسی کتابوں کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ برابر اُن پر نگاہ رکھی جائے اور قابل اعتراض اجزا کی نشان دہی کا عمل جاری رہے۔

اس ضرورت کے پیش نظر کل ہند سطح پر پانچ روزہ (۱۶/تا ۲۰/مئی ۲۰۰۸ء) سمینار و ورک شاپ دہلی میں رکھا گیا جس میں بطور خاص تاریخ کی درسی کتابوں کے تنقیدی جائزے کے لیے نظری معلومات اور تاریخ کی درسی کتابوں کا تنقیدی جائزہ لیا گیا۔ اس سمینار کی سفارشات میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس سلسلے میں ایک مستقل کمیٹی کام کرتی رہے۔

تعلیم میں فرقہ واریت کے ازالے کی کوشش

اقتدار میں آنے کے بعد نیشنل ڈیموکریٹک الائنس کی حکومت نے جب نصاب تعلیم کو بدلنے کا فیصلہ کیا تو جماعت اسلامی ہند نے آغاز ہی سے اس پر توجہ کی۔

☆ قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت دہلی (NCERT) کی جانب سے شائع کردہ اسکولی تعلیم کے نصابی خاکے National Curriculum frame work for School Education کی کاپیاں حاصل کر کے مختلف ماہرین تعلیم اور ذمہ داروں کو روانہ کی گئیں تاکہ وہ اس کا تنقیدی جائزہ لے سکیں۔ خود مرکزی شعبۂ تعلیم نے نصابی خاکے پر مارچ ۲۰۰۰ء میں ماہرین تعلیم کے ساتھ ورک شاپ منعقد کر کے ترمیمات وتجاویز سے NCERT اور ترقی وانسانی وسائل کے مرکزی وزیر کو مطلع کیا اور ساتھ ہی مسلمانوں کے معروف تعلیمی اداروں، ذمہ داروں اور امرائے حلقہ جات کو

بھی مطلع کیا۔ افسوس کہ NCERT نے نومبر ۲۰۰۰ میں مسوّدہ کو قطعی شکل دیتے وقت بیشتر مشوروں کونظر انداز کردیا۔

☆ جب اس نصاب کے مطابق NCERT کی درسی کتابیں شائع ہوئیں اور حکومت کے بعض دوسرے اقدامات سامنے آئے تو اس سے مسلمانوں اور ملک کے سیکولر اور جمہوریت پسند طبقات، نیز انصاف پسند شہریوں میں اضطراب پیدا ہوا۔ پریس اور پلیٹ فارم سے اس کی پُر زور مخالفت ہوئی۔ مختلف رسالوں اور اخبارات نے 'تعلیم میں فرقہ واریت' کے مسئلے کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اپنی خصوصی اشاعتیں نکالیں۔ سہ روزہ دعوت دہلی نے خصوصی اشاعت اور ہفتہ وار ریڈینس، ہفت وار کانتی اور ماہنامہ رفیق منزل دہلی نے اس موقع پر خصوصی مضامین کی اشاعت کا اہتمام کیا۔

جماعت اسلامی ہند نے مسلم مجلس مشاورت کی تحریک پر دیگر مسلم جماعتوں اور ہندو اور مسلمان دانش وروں کے ساتھ مل کر دہلی میں ایک روزہ کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس کے علاوہ جماعت اسلامی ہند کے ذمہ داروں نے ملک کے طول وعرض میں ان کوششوں کے عواقب و نتائج اور مضرّات سے اہل ملک کو آگاہ کیا۔ اس مسئلے پر مختلف جگہوں پر سمینار اور خطابات عام کا انعقاد کیا گیا۔

اسی طرح ۲۰۰۵ء میں جب UPA کی حکومت نے قومی نصابی خاکہ برائے اسکولی تعلیم NCERT کی جانب سے شائع کیا تو اس وقت بھی جماعت نے اپنی تجاویز سے حکومت کو مطلع کیا اور مشاورت کے وفد کے ساتھ بھی ڈائرکٹر NCERT سے ملاقات کی گئی۔ مہاراشٹر، بہار اور جھارکھنڈ میں اس دوران ریاستی سطح کے مباحثے بھی منعقد ہوئے۔ بہار اور جھارکھنڈ کے کیمپس میں NCERT کے نمائندے بھی شریک رہے جماعت کے سکریٹری تعلیمی امور نے بھی اس میں شرکت کی۔ جماعت کی بعض تجاویز کو حکومت نے منظوری دی۔

آئندہ کے عزائم

جماعتِ اسلامی ہند نو خیز نسلوں کی تعلیم و تربیت کو بہت اہمیت دیتی ہے۔ اُس کی یہ خواہش ہے کہ مسلمان بچے زیور تعلیم و تربیت سے آراستہ ہوں۔ ان کے لیے ایسے تعلیمی ادارے وجود میں آئیں جہاں بنیادی دینی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ معیاری عصری علوم کی بھی تعلیم بہم پہنچائی جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ ملت اسلامیہ میں اس طرح کے اداروں کی ضرورت کا احساس ابھرا ہے اور وہ ایسے تعلیمی اداروں کو پسند کر رہے ہیں۔

☆ ہمارے مدارسِ دینیہ کے نصاب تعلیم و تربیت میں جہاں دینی علوم کی معیاری اور اعلیٰ تعلیم ہو رہی ہے وہیں عصری آگہی کو بھی اہمیت دی جائے تاکہ وہاں سے فارغ ہونے والے پورے اعتماد کے ساتھ دورِ حاضر کے چیلنجوں کا سامنا کرسکیں۔

☆ وہ طلبہ اور طالبات جو سرکاری اسکولوں اور دیگر تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں ملت اُن کے لیے متبادل طور پر موثر اور نتیجہ خیز بنیادی دینی تعلیم و تربیت کا انتظام کرے تاکہ مسلمان بچے اپنی دینی ذمہ داریوں اور دین کے تقاضوں سے اچھی طرح واقف ہوجائیں۔ ان کے لیے جز وقتی دینی تعلیم اور قرآنی تعلیم کا مساجد میں صباحی اور شبینہ نظم قائم کیا جائے۔ یہاں پڑھانے والے اساتذہ کو جدید طریقۂ تعلیم، 'بچوں کی نفسیات'، اجتماعی طرز پر بلیک بورڈ کی مدد سے تفہیم اور کچھ بنیادی امور میں ٹریننگ دی جائے تاکہ وہ اس مختصر وقت کو مؤثر طور پر تعلیم و تربیت کے کام میں استعمال کرسکیں۔

☆ ہمارے درمیان ناخواندہ مردوں اور عورتوں کی تعداد ۲۰۰۱ء کی مردم شماری کی

رپورٹوں کے بہ موجب دیگر مذہبی گروہوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری آبادیوں میں خواندگی کی شرح کو بڑھایا جائے۔ اس وقت ملک کی مجموعی خواندگی ۳۸ء۶۵٪ ہے جن میں مردوں کی خواندگی ۸۵ء۷۵٪ اور عورتوں کی خواندگی ۱۶ء۵۴٪ ہے۔ مسلمانوں کی مجموعی خواندگی ۱ء۵۹٪ ہے جب کہ مسلم عورتوں کی خواندگی ۱ء۵۰٪ ہے۔ جماعت اسلامی ہند یہ چاہتی ہے کہ مسلمان مردوں وعورتوں کو محض خواندہ ہی نہ بنایا جائے بلکہ اُنھیں خدا شناس بھی بنایا جائے۔ وہ اپنی دینی ذمہ داریوں سے واقف ہوں اور اپنے فرائض دنیا کو بھی بحسن و خوبی انجام دے سکیں۔ ان کے مناسب حال ایسے مراکز قائم کیے جائیں جہاں بالغین و بالغات کی تعلیم کا نظم ہو۔اس سلسلے میں جماعت چاہتی ہے کہ ملت میں تعلیمی بیداری کی مہم چلائی جائے اور اس کے لیے ملت کے تعاون سے مختلف سطحوں پر کوشش کی جائے۔

☆ دستور ہند میں اقلیتوں کو جو تعلیمی حقوق دیے گئے ہیں ان کی رو سے اقلیتوں کو اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنی زبان اور تہذیب کی حفاظت کے لیے اپنے زیر انتظام اپنے پسندیدہ تعلیمی ادارے قائم کرسکتے ہیں۔لیکن آج اقلیتی تعلیمی اداروں کو طرح طرح کی مشکلات کا سامنا ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو اس کا احساس ہے، اس کے باوجود اقلیتوں کے تعلیمی اداروں کے راستے میں طرح طرح کی مشکلات کے پہاڑ حائل ہیں۔اُن کے اداروں کو حکومت کی منظوری (Recognition) حاصل نہیں ہوتی۔حکومت سے اس مسئلے کے حل کے لیے ۲۰۰۴ میں آل انڈیا مائنوریٹی ایجوکیشن کمیشن کا قیام عمل میں آیا، جس کے قیام سے اقلیتی تعلیمی اداروں کو راحت ملی۔اس کمیشن نے جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کے اقلیتی کردار کو بھی بحال کرایا۔اردو زبان میں حکومتی درسی کتابوں کی فراہمی کا مسئلہ بھی آئے دن درپیش رہتا ہے۔خود مرکزی سطح پر NCERT وغیرہ کی کتابیں انگریزی اور ہندی میں تو دستیاب ہوجاتی ہیں لیکن اردو میں ان کو منتقل ہوتے ہوتے سال دو سال کا عرصہ گزر جاتا ہے۔

سرکاری درسی کتابوں میں ایک مخصوص تہذیب کا غلبہ، توہمات، مشرکانہ عقائد اور مسلم دور کی تاریخ کو مسخ کرنے کا سلسلہ بھی برابر جاری رہتا ہے۔

☆ بین الاقوامی ذرائع ابلاغ میں مدارس دینیہ کو ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت

مطعون کیا جارہا ہے۔ مسلم ممالک کے نصاب تعلیم میں طرح طرح کی تبدیلیاں سجھائی جارہی ہیں۔ مدارس دینیہ کے کردار کو مسخ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ انھیں بیجا طور پر دہشت گردی سے جوڑا جارہا ہے، جس کا اثر پچھلے دنوں ملکی میڈیا اور حکومت کی قومی سلامتی کی رپورٹ میں بھی دیکھا گیا۔ حکومت کی تبدیلی ۲۰۱۰ء کے بعد اس فضا میں بہتر تبدیلی ضرور آئی لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ملت اس سلسلے میں بیدار رہے۔ ۲۰۱۶ء کی NDA کی پالیسی اور اب تک کا طریقۂ کار بھی تشویش کے بہت سے پہلو رکھتا ہے، جس پر برابر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

یہ تمام امور اس بات کے متقاضی ہیں کہ مرکزی اور ریاستی سطح پر مشترکہ تعلیمی فورم وجود میں آئیں جس میں ملت کے باہم تعاون واشتراک سے ان مسائل کے حل کے لیے جدوجہد کی جائے۔

☆ مسلمانوں کے تعلیمی اداروں کے معیار تعلیم کی بلندی ایک اہم ضرورت ہے۔ ہمارے پاس پچھلے نصف صدی سے زائد عرصے کی کوششوں کے نتیجے میں ایک تعلیمی ڈھانچہ تو وجود میں آگیا ہے لیکن معیاری تعلیم وتربیت کے پہلو سے ابھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔

☆ ہمارے اساتذہ جن کے کندھوں پر نوخیز نسلوں کی معیاری تعلیم وتربیت کی ذمہ داری ہے اور جو تعلیمی عمل میں کلیدی حیثیت کے حامل ہیں، ان کے فکری اور فنی ارتقا کے لیے بڑے پیمانے پر کوششوں کی ضرورت ہے۔ ملت کے نجی تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی قابلِ لحاظ تعداد غیر تربیت یافتہ (Untrained) ہے۔ اس سلسلے میں جو کوششیں ہورہی ہیں وہ بہت ناکافی ہیں۔ پہلے قدم کے طور پر جماعت یہ چاہتی ہے کہ ہر ریاست میں کچھ ایسے ماہرین خصوصی (Resourse Persons) تیار ہوجائیں جو اس ریاست کے غیر تربیت یافتہ اساتذہ کو ٹریننگ دے سکیں۔ اس سلسلے میں مستقل تربیتی مراکز کے قیام کی بھی اشد ضرورت ہے تاکہ وہاں اساتذہ آکر ٹریننگ حاصل کرسکیں۔ ہمارے دینی مدارس میں بھی اب اس ضرورت کو محسوس کیا جانے لگا ہے۔ کچھ بڑے مدارس اگر اس سلسلے میں پہل کریں تو ان مدارس سے متصل ایک تربیتی مرکز قائم کیا جاسکتا ہے جہاں فارغ طلبہ کو حسب حال تین ماہ، یا چھے ماہ کے تدریسی تربیت کے پروگرام سے گزارا جاسکتا ہے۔ اس کی بھی ضرورت ہے کہ دینی مضامین، قرآن، حدیث، فقہ اور خود عربی زبان و ادب کی تدریس میں جدید مفید تجربات سے استفادہ کیا جائے۔ جامعۃ الفلاح اعظم گڑھ نے اس

سلسلے میں کچھ ابتدائی کوششوں کا آغاز کیا تھا، لیکن افسوس کہ وہ جاری نہ رہ سکیں۔

☆ تعلیمی اداروں کی انتظامیہ کے افراد کے سلسلے میں بھی یہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ انھیں تعلیم وتربیت کے صحیح تقاضوں کا علم ہو۔ تعلیمی انتظام میں ہونے والے نئے نئے تجربات سے بھی ان کو آگہی ہو۔ جب تک کہ کسی اسکیم اور منصوبے کے سلسلے میں تعلیمی انتظامیہ کے ذمہ داروں کو شرحِ صدر نہ ہوگا، اُس وقت تک وہ اسکیم روبہ عمل نہیں آسکتی۔ اس لیے ان افراد کے لیے بھی مختصر مدتی ریفریشر کورسیز اور تعارفی پروگرام (Orientation Programme) کے اہتمام کی ضرورت ہے۔ مرکزی شعبۂ تعلیم، الحرا سوسائٹی مہاراشٹر، اتر پردیش فلاح عام سوسائٹی لکھنؤ، المنار ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے علاوہ التعلیم الاسلامی کیرلہ، شعبۂ تعلیم دہلی وہریانہ اس سلسلے میں متوجہ ہیں۔

☆ جماعت اسلامی ہند نے اس بات کی ضرورت کو آغاز ہی سے محسوس کیا تھا کہ ہم اسلام کے جن نظریات کے تحت طلبہ وطالبات کی تعلیم وتربیت کرنا چاہتے ہیں اس کے لیے اُن نظریات کے مطابق نصاب اور درسی کتب کی تیاری بھی ضروری ہے۔ چناں چہ جماعت نے پرائمری سطح کے تمام مضامین کے لیے درسی کتب تیار کیں۔ ان کتابوں پر نظر ثانی اور پرائمری سطح کی نئی درسی کتابوں کی تیاری کا کام جاری ہے۔ اب ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ اس سلسلے کو آگے بڑھایا جائے۔ جونیئر ہائی اسکول اور ہائی اسکول کی سطح کی درسی کتابیں بھی اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق تیار کی جائیں۔ انگریزی زبان میں یوں تو متعدد ناشرین کی درسی کتابیں دستیاب ہیں لیکن وہاں بھی ہمارے تہذیبی پس منظر کے مطابق درسی کتابوں کی بڑی کمی محسوس ہوتی ہے۔

☆ آج کل پری پرائمری تعلیم کا چلن عام ہوتا جارہا ہے۔ اردو اور تعلیم کے دوسرے ذرائع میں بھی اس طرح کے اسکول قائم ہورہے ہیں۔ چھوٹی عمر کے بچوں کے لیے تصاویری کتب، آسان کہانیوں، نظموں اور کھیل کود پر مبنی سرگرمیوں پر مشتمل ایک رہ نما کتاب کی اساتذہ کے لیے ضرورت ہے۔ مرکزی شعبہ تعلیم نے اس سلسلے کی کوششوں کا آغاز کردیا ہے۔

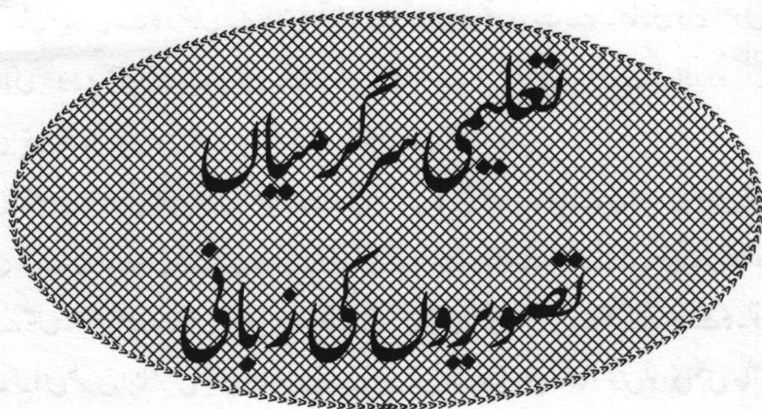
☆ تعلیم بالغاں وبالغات کی ضرورت مسلم ہے۔ لیکن ان کے لیے مناسب درسی کتب جن میں ان کی عمر، نفسیات اور ضروریات کا لحاظ رکھا گیا ہو، کم یاب ہیں۔ جدید تعلیمی اصولوں اور اسلامی نقطۂ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے ایک نئی سیریز تیار کرنے کی ضرورت ہے۔

☆ اسکولی سطح کے طلبہ وطالبات کے خارجی مطالعے کے لیے کتب کی تعداد میں مزید اضافے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ان کی ذہنی وفکری تربیت اور ان کے دینی علم میں اضافے کے ساتھ ساتھ انھیں سائنس اور معلومات عامہ کی واقفیت بھی بہم پہنچانا چاہیے۔ ٹکنالوجی کے اس دور میں بچوں کے لیے بہت سا بے مقصد تفریحی مواد ٹی وی، ڈی وی ڈیز، اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے مارکیٹ میں دستیاب ہے۔ ضرورت اس بات کی محسوس ہوتی ہے کہ بامقصد اور تفریحی مواد تیار کیا جائے تاکہ بچوں کے ذوق کی صحیح طور پر تسکین ہو سکے۔

☆ یہ اور اس طرح کے بیشتر کام ہیں جن میں تحریک کے کارکنوں، استادوں، ملت کے بہی خواہوں اور تعلیمی میدان کے کارکنوں کے باہمی اشتراک وتعاون کی ضرورت ہے۔ ہماری نوخیز نسلوں کی اسلامی خطوط پر تعلیم وتربیت ہی ان کے اندر اُن کے منصب کا صحیح شعور پیدا کرے گی اور وہ مستقبل میں اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا کرنے کے قابل بن سکیں گے۔

یہی تعلیم ان کو حقوق اللہ، حقوق العباد اور حقوق النفس کا صحیح علم بہم پہنچائے گی اور اُن کو اس قابل بھی بنائے گی کہ وہ اس ملک میں اور اس دنیا میں خیر امت اور امت وسط کے تاریخی رول کو انجام دے سکیں۔ اُسی صورت میں یہ دنیا اور یہ ملک صحیح معنیٰ میں امن وآشتی سے ہم کنار ہو سکے گا۔ توقع ہے کہ اس طرح اپنا فرض منصبی ادا کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا وخوش نودی بھی حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان عزائم کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور اس کے لیے بہترین انسانی اور مادّی وسائل مہیا فرمائے۔

☆☆☆


تعلیمی سرگرمیاں
تصویروں کی زبانی